مور میجک
آف دی
منیمم ڈوز
مترجمین
ڈاکٹر جاوید اختر بٹ
چوہدری محمد یوسف
DR DOROTHY SHEPHERD
ORE MAGIC of
THE MINIMUM
DOSE
Further case histories by a
orld famous homoeopathic doctor
شیخ محمد بشیر اینڈ سنز
ناشران و تاجران کتب

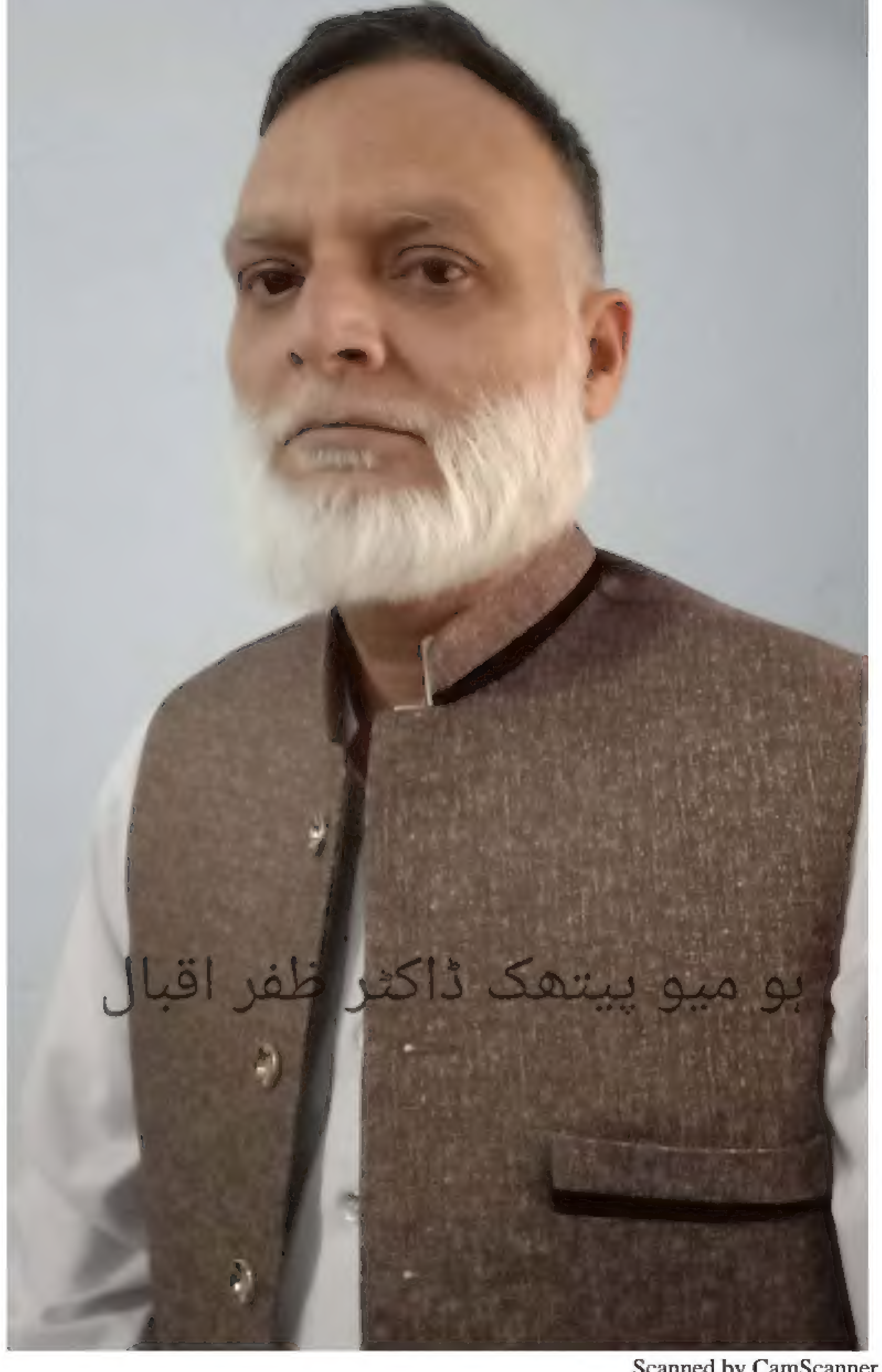
ہو میو پیتھک ڈاکٹر ظفر اقبال

Scanned by CamScanner

فہرست

(I)

ہومیو پیتھی کے فوائد

ہومیو پیتھی ایسی حیران کن چیز ہے کہ شاید ہی آپ کو کبھی مصیبت میں اکیلا چھوڑے- آپ متمدن دنیا کی آسائشوں، ہسپتال اور ڈاکٹر کی رسائی اور پہنچ سے کتنا ہی دور ہوں یہ طریقہ علاج آپ کے لئے صحت اور آرام کا ذریعہ ہوگا- اگرچہ ایلوپیتھی میں سرجری کا بہت بڑا سٹاف، جراثیم کش ادویات اور جراثیم سے پاک سازوسامان میسر ہیں- اس کے باوجود ہومیو علاج کو ایلوپیتھی پر برتری حاصل ہے- بات واضح کرنے کے لئے میں ایک ذاتی تجربہ بیان کرنا چاہتی ہوں۔

میں سوئزرلینڈ کے پہاڑوں پر شفاف فضا میں موسم گرما کی تعطیلات گذار رہی تھی- ایک روز دن بھر کی پُرلطف تفریح کے بعد نیند کے مزے لے رہی تھی، رات کے درمیانی حصے میں دائیں پاؤں میں ناقابل برداشت درد نے مجھے جگا دیا۔ بقیہ رات نہایت بے چینی اور تکلیف میں گزری۔ اگلی صبح پاؤں کا معائنہ کرنے پر معلوم ہوا کہ پاؤں کی ایک انگلی میں سڑاند پیدا ہوگئی تھی- یہ سڑاند پورے پاؤں میں پھیل گیا تھا۔ پاؤں اور ٹخنہ بری طرح متورم ہوگیا- سوزش زدہ حصہ باقی جسم پر بہت نمایاں تھا- متاثرہ حصہ بہت حساس تھا- بوٹ پہننا ممکن نہ رہا، یہاں تک کہ پٹی کرنے کے بعد بڑے سائز کا بوٹ بھی نہیں پہنا جا سکتا تھا- چلنا تو دور کی بات پاؤں کا زمین پر رکھنا بھی بے حد مشکل تھا- اس پر مزید پریشانی کی یہ بات تھی کہ سوزش تیزی سے پھیل رہی تھی اور علاج کی کوئی سہولت میسر نہ تھی- اس موقعہ پر صرف ہومیو دوائی ہی کام آ سکتی تھی- پہاڑی راستوں پر دو گھنٹے کی پیدل مسافت اور سولہ میل کے کوچ اور تین گھنٹے ٹرین پر سفر کے بعد کسی قریب ترین سرجن یا ہسپتال پہنچا جا سکتا تھا- پاؤں کی سڑاند دماغ کو بھی متاثر کر رہی تھی- اس طرح کی تکلیف میں ہسپتال والوں کی غفلت سے میں نے مریضوں کو دو تین دن کے اندر اندر مرتے ہوئے کئی بار دیکھا تھا- ذہن ماؤف ہو رہا تھا-

تاہم مجھے یہ یاد آیا کہ زخم دھونے والی ہومیو ادویات، کھیتوں اور جنگلوں میں پیدا ہونے والی خودرو جڑی بوٹیوں سے تیار کی جاتی ہیں- خدائے برتر نے ان میں ہمارے لئے شفا رکھی ہے- ان سے فائدہ اٹھانا نہ اٹھانا ہمارے اختیار کی بات ہے-

میں چل پھر نہ سکتی تھی لہذا ایک مہربان دوست ایک پہاڑی جڑی بوٹی ہائپر کم کی کچھ

مقدار اکٹھی کرنے نکلا- وہاں ہومیو دوا کے طور پر عام استعمال ہونے والی ہائپیریکم پائی نہیں جاتی تھی بلکہ اس کی ایک اور قسم ہائپیریکم انڈرائینم مل گئی- پرانے وقتوں میں بڑی عمر کی تجربہ کار عورتیں تازہ اور گلے سڑے زخموں میں اسے استعمال کرتی تھیں- درپیش صورت حال میں اس کے استعمال کے سوا کوئی چارہ کار نہ تھا- چنانچہ اس بوٹی کے چند پودے شاخوں پتوں اور جڑوں سمیت پانی میں ڈال کر کچھ دیر تک ابالے گئے اور یوں اس ایک سنہری رنگ کا خوشبودار محلول تیار ہو گیا- اس گرم لوشن میں رومال گیلا کر کے سوزش زدہ پاؤں پر رکھا گیا- فوری طور پر آرام آنے لگا- پاؤں پر بندھی پٹی خشک ہوتی تو اسے لوشن سے تر کر دیا جاتا شام تک تکلیف میں خاصہ افاقہ ہو چکا تھا- سوزش کافی کم ہو گئی تھی- پاؤں کی جلن اور درد تقریباً ختم ہو چکی تھی- اور اگلی صبح تک اس لوشن کو شروع کیے ہوئے چوبیس گھنٹے ہو چکے تھے- اب پاؤں زمین پر رکھنا اور لنگڑا کر سیڑھیاں اترنا ممکن ہو گیا- میں نے کئی دنوں تک لوشن سے پٹی کو تر رکھنے کا عمل جاری رکھا- پانچ دنوں کے بعد میں چلنے پھرنے کے لائق ہو گئی-

بیرونی علاج کے طور پر ہائپیریکم لوشن کے استعمال کے ساتھ ساتھ اندرونی علاج کے لئے ہیپر سلف 1m اور ہائپیریکم 1m ادل بدل کر لی گئی- وجہ یہ تھی کہ متاثرہ جگہ کی جلد بہت زیادہ خستہ ہو چکی تھی اور اسے ہاتھ لگانے سے بہت تکلیف ہوتی تھی- سڑاند کے آغاز میں یہ دوائیں نہایت مفید ہیں- یہ پھوڑوں کی تشکیل کو روکتی ہیں- ہائپیریکم کا انتخاب اس لئے بھی تھا کہ تکلیف کا آغاز ناخن کے قریب تھا اور ایسا شاید پہاڑوں پر چلنے میں ناخنوں پر دباؤ آنے سے ہوا تھا-

میں ہومیوپیتھک علم پر ممنون و مسرور تھی- اس سے مجھے شدید تکلیف میں آرام ملا- بے چینی سے نجات کے علاوہ بھاری اخراجات سے بچت ہوئی- تکلیف کے ساتھ اتنے کٹھن سفر کا تصور ہی خوف ناک تھا اور ہاں اگر میں کسی طرح سفر کی صعوبتیں اٹھا کر ہسپتال تک پہنچ ہی جاتی تو ڈاکٹر نشتر اور ویکسین کو ترجیح دیتے- ان کا دوائیہ عمل واضح نہیں- یہ ویکسین کس طرح تیار ہوتی ہے- پیپ کا ٹیکہ کسی جانور کو لگایا جاتا ہے- عام طور پر گھوڑے کو لگایا جاتا ہے- پھر اس جانور سے ویکسین حاصل کی جاتی ہے- یہ عمل جانور، خواہ گھوڑا، خرگوش، خنزیر ہو بہرحال مریض اور جانور دونوں کے لئے تکلیف دہ ہے- اس طرح جانوروں سے حاصل کردہ ویکسین زیر جلد خلیوں میں دوران خون میں داخل کر دی جاتی ہے- امید یہ کی جاتی ہے کہ اس سے مریض کو فائدہ ہو گا- مگر ویکسین کے پیدا کردہ مسائل بہت گہرے ہیں- اس کے برعکس عام نباتات سے لوشن اور ہومیو ادویات کے مفید اثرات سال ہا سال کے کلینیکل تجربات سے ثابت ہیں-

میں اونچی طاقت کی دواؤں کے بیگ کے بغیر کہیں بھی سفر نہیں کرتی - یہ دوائیں میرے لئے کئی بار خدا کا انعام ثابت ہوئی ہیں - اگست ۱۹۳۸ میں فرانس سے سوئزرلینڈ کو سفر کر رہی تھی - ان دنوں وبا پھیلی ہوئی تھی - دوران سفر ایک ہم سفر اچانک درد شقیقہ میں مبتلا ہوا - درد بہت شدید، بے ہوشی کے دورے اور قے - یہ شدید علامات تھیں مگر بد قسمتی سے میرا ادویات کا تھیلا ریلوے کے رجسٹر شدہ سامان میں بند تھا - گاڑی کئی گھنٹے لیٹ ہو گئی تھی - بیچاری مریضہ شدت تکلیف سے گر پڑتی - گاڑی پہاڑی علاقے سے گزر رہی تھی - آخر کار سفر پورا ہوا - مریضہ بے ہوشی کی حالت میں تھی - خوش قسمتی سے دوران سفر سامان ضائع نہ ہوا تھا - اپیکاک 1m کی خوراک مریضہ ہوش میں آ گئی - اس نے گرم یخنی کا پیالہ لیا اور سکون کی نیند سو گئی - اگلی صبح اسے ایک مزید خوراک دی گئی اور علاج مکمل ہو گیا -

ہومیو علاج سے قبل اسے اس طرح کا حملہ ہوا تھا تو ۴۸ گھنٹے تک شدید حالت رہتی - آپ دیکھیں کہ اپیکاک کی ایک ہی خوراک نے اس کی صحت کو فوری طور پر بحال کر دیا -

ایک اور موقع پر میں سوئزرلینڈ ہی میں تھی - میرا ایک دوست شکمی انفلوئنزا میں مبتلا ہوا - یہ بیماری وادی میں پھیلی ہوئی تھی - ہمارے ہوٹل میں بھی پہنچ چکی تھی - بیمار ہوتے ہی اسہال شروع ہو جاتے - رات کے وقت مرض میں شدت' اور ۱۲ بجے رات کے وقت شدت، بے انتہا بے چینی، نڈھال اور شدید پیاس - آرسینک مطلوبہ دوائی تھی - مریض کی خراب حالت کے پیش نظر ہر آدھ گھنٹے بعد ایک خوراک - تاہم آرسینک نے گہرا اثر نہ کیا - مریض کا مزید جائزہ لیا گیا تو کئی اور علامات پیدا ہو گئی تھیں - بعض اوقات حاد بیماریوں میں علامتیں تیزی سے تبدیل ہو جاتی ہیں کیونکہ بیماری پروان چڑھ رہی ہوتی ہے - آرسینک نے قے اور متلی روک دی لیکن معدے کی انتڑیوں کی سوزش پر اس نے کوئی اثر نہ کیا - ہیضہ جاری رہا - پاخانے سیاہی مائل بھورے پتلے اور پانی کی طرح کئے ان میں بعض اوقات خون ملا ہوتا' سڑے ہوئے انڈوں جیسی بدبو اور پاخانہ اس طرح خارج ہوا جیسے ٹونٹی کھول دی گئی ہو - صبح کے وقت یہ کیفیت شدید ہوتی - بعض اوقات مریض کا پاخانہ بلا ارادہ ہی نکل جاتا - پاخانہ کے لئے دباؤ اتنا شدید ہوتا کہ اسے بھاگ کر جانا پڑتا جیسے کہ سلفر کے مریض میں ہوتا ہے - شدید اپھارہ اور پیٹ سے خارج ہونے والی ہوا نہایت بدبودار - دراصل مریض کی نمایاں ترین علامت بدبو ہی تھی - سانس انتہائی بدبودار گندے تالاب جیسی - زبان پر موٹی بھورے رنگ کی تہہ - آرسینک دینے کے چوبیس گھنٹے بعد ہی ان علامات نے میرے ذہن میں سورائینم کا انتخاب طے کر دیا - چنانچہ سورائینم 9m دے دی - میرے پاس اس دوا کی یہی ایک طاقت موجود تھی - مریض انتہائی خطرناک صورت حال سے دوچار تھا' میں ہسپتال یا

میڈیکل سٹوروں سے میلوں دور ایک بالکل ہی اجنبی علاقے میں تھی۔ پاخانے کی مسلسل حاجت، درد اور انتڑیوں میں جلن کو روکنے کے لئے نشاستہ کا اینما معاون ہو سکتا تھا۔ لیکن وہاں میرے پاس اینما کی سورنج نہ تھی اور نہ ہی نشاستہ دستیاب تھا۔ مریض کے لئے مفید صرف ایک ہی چیز مہیا تھی وہ چاولوں کا پانی تھا۔ بدقسمتی سے مریض نے چاولوں کا پانی قے کر دیا۔ اس علاقے میں کوئی شخص ارا روٹ اور مکئی کے آٹے سے شناسا ہی نہ تھا۔ کرین بیریز پہاڑوں کی ڈھلوانوں پر پیدا ہوتی ہے مگر موسم کے لحاظ سے وہ ابھی ناپختہ ہونے کی وجہ سے ناقابل استعمال تھیں۔ کرین بیریز یا بل بیریز خشک یا تازہ حالت میں موسم میں اکٹھی کر لی جاتی ہیں۔ اگر خشک حالت میں ہو تو اسے پانی میں حل کر لیا جاتا ہے اور اس میں تھوڑی سی چینی ڈال کر اس وقت تک پکایا جاتا ہے جب تک وہ نرم نہ ہو جائے۔ پھر اسے چھان کر رس یا توس کے ساتھ کھایا جاتا ہے۔

کوئی معاون چیز میسر نہیں تھی۔ صرف ہومیو پیتھک کی دوا پر ہی انحصار کرنا پڑ رہا تھا۔ سورائینم 9m ہر چار گھنٹے بعد ایک خوراک۔ کیا اس اونچی طاقت کی دوا نے کوئی اثر دکھایا؟ کیا یہ انتہائی قلیل مقداریں کچھ کر سکتی ہیں؟

یقیناً انہوں نے اثر دکھایا' پوچھا جائے تو مریض بھی اس کی تصدیق کرے گا۔ دوا نے تیزی سے اثر کیا۔ افاقہ اتفاقانہ تھا۔ سورائینم سے پہلے تک وہ جسمانی لحاظ سے بڑی تیزی سے کمزور ہوتی جا رہی تھی۔ اس کا تمام تر انحصار صرف گھونٹ گھونٹ پانی پر رہ گیا تھا۔ ہومیو پیتھک دوا کی چند خوراکوں کے علاوہ اس نے کوئی علاج نہ کیا تھا۔ پیچش کے حملے کے تین دن بعد وہ ہوٹل کے کھانے کے کمرے میں تھی۔ اس نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا۔ جس سے اس کی خوف زدہ کرنے والی کمزوری اور ضعف دور ہو گیا۔

وہ پتلی اور پچکی ہوئی اور بہت حد تک سائے کی طرح دکھائی دیتی تھی وہ زنانہ صحت کی شخصیت کا محض سایہ تھی۔ لیکن وہ زندہ تھی اور اپنی خوراک ہضم کرنے کے قابل تھی۔ یہ عجوبہ ہے کہ سورائینم لینے کے بعد کتنی تیزی کے ساتھ اس کے جسم اور سانس کی انتہائی ناگوار بدبو غائب ہو گئی۔

انگلینڈ واپسی کے بعد اس کی بدترین شکایت، خون کی کمی، کمزوری اور ناطاقتی تھی۔ یہ کیفیت، اسہال اور قے کے شدید حملے کے بعد پیدا ہوئی تھی۔ اس کا علاج کیا گیا اور تھوڑے ہی وقت میں یہ کیفیات ختم ہو گئیں۔ اس کے لئے پلساٹیلا کی چند خوراکیں دی گئیں۔ اس سے کھانے کی خواہش اور کھانے کا لطف بحال ہو گیا' رخسار بھر گئے زرد رنگت اور کمزوری دور ہو گئی۔

پلساٹیلا کیوں دی گئی؟ مریضہ شدید گرمی محسوس کرتی اور اس کے پاؤں جلتے یہاں تک کہ ان کو ٹھنڈا کرنے کے لئے بستر سے باہر رکھنے پڑتے۔ مریضہ ذہنی

دباؤ کا شکار تھی، رونے والا مزاج، چکنائی سے گریزاں، بھاری غذا کے بعد متلی کی شکایت کے ساتھ ساتھ وہ دوسروں کو زچ کرنا پسند کرتی تھی پلسا ٹیلا-30 اور بعد میں اس کی 1m طاقت نے مریض کو صحت مند اور توانا بنا دیا اور وہ پھر سے معاشرہ کا ایک کارآمد رکن بن گیا۔

ہومیو پیتھی شفا دیتی ہے اور وہ بھی تیزی سے۔ ہیضے کا یہ شدید ترین حملہ تھا۔ اتنا شدید حملہ میں نے کسی بالغ میں نہیں دیکھا تھا۔ تین دن کے علاج میں مریضہ ٹھیک ہو گئی۔ جب کہ ہوٹل میں مقیم اسی طرح کے دوسرے مریض ہفتہ سے زائد بستر میں رہے۔

دیکھیں اگر مریضوں کا حادکیسوں میں ہومیو علاج کیا جانے لگے تو ہسپتال سے مریضوں کی واپسی کتنی تیزی سے ہو گی۔ مجھے یقین ہے کہ ہمیں اتنے زیادہ ہسپتالوں کی ضرورت نہیں رہے گی۔ انتظار کرنے والوں کی لمبی لمبی فہرستیں نہیں ہوں گی۔ ٹیکس ادا کرنے والوں کی رقم بچے گی اور صنعت کو فائدہ ہو گا کیونکہ بیماریاں کم ہوں گی اور لوگ زیادہ کام کریں گے۔

(11)

ہومیو پیتھک ادویات کا جانوروں پر اثر

[illegible]

کرنے میں کوئی تعجب نہیں کہ اس کی صحت پر [illegible]

وہ صحت [illegible] جلد کی سوزش میں مبتلا تھا۔ جس [illegible] ان تمام باتوں سے بڑی

اس بات کا مطالعہ بڑا دلچسپ تھا کہ صحت پر کی جانے والی [illegible] وہ کتنا اچھا اور فوری اثر قبول

کرتا [illegible] اپنے [illegible] حملوں کا شکار ہوا [illegible] کوئی ثابت نہیں تھی [illegible] اور قریب

قریب [illegible] چھاتی [illegible] کو [illegible] دیتا [illegible] پیٹ سے

دل [illegible] پسند تھا جیسے [illegible] تسکین تھی [illegible] انداز میں کرتا

جیسے وہ یہ سوچ رہا ہے [illegible] شروع کرتے ہی کھانا بند کر دیتا [illegible] کی تمام علامات [illegible]

تھیں [illegible] مختلف طاقتوں میں چٹائی جاتی۔ یہ [illegible] چار پانچ دن کام کرتی۔ جس

کے بعد [illegible] کی ضرورت ہوتی [illegible] یہ علاج کئی ماہ جاری رکھنا پڑتا۔ کبھی کبھی

[illegible] خوراک [illegible] تھی کہ وہ [illegible] کا خواہاں تھا اور [illegible] تھپکیوں کو پسند کرتا۔ یہ

کیفیت اس کے بالکل [illegible] تھی۔ اس سے پہلے وہ ہمیشہ بے نیاز، لاتعلق اور اکیلا رہنے کو پسند کرتا

تھا۔ یہ کتنا سبق آموز تھا کہ [illegible] درست کر کے چند دنوں میں اس کی [illegible]

دی۔

میں نے اس کے صحت یاب ہونے کی امید تو رکھی لیکن یہ دوا صرف تسکین آور دوا کے طور پر کام کرتی۔ میرے لئے یہ بات مایوسی کا باعث تھی کہ دوا نے مرض کو چھوا تک نہیں تھا۔ وہ بہت بوڑھا تھا۔ اس کی عمر تیرہ سال سے بھی زیادہ تھی۔ اس میں صحت یاب ہونے کی قوت نہ تھی یا یوں کہہ لیجئے کہ اس میں بیماری کے ساتھ لڑنے کی قوت ختم ہو چکی تھی۔ اس طرح وہ لاغر سے لاغر ہوتا گیا۔ آخرکار ہم نے فیصلہ کیا کہ اس سے جلد [illegible] اس پر مہربانی ہے۔ لیکن یہ بات بڑی واضح تھی کہ علاج کے تمام عرصہ میں ہومیو پیتھی نے اس کی تکلیف کو آسان بنا دیا تھا۔ اس کی زندگی [illegible] اور اسے آخری لمحے تک خوش رکھا۔

ہومیو پیتھی ہمیشہ ایسا ہی کرتی ہے حتی کہ انسانوں کے علاج میں بھی اس کا [illegible]

[illegible] مریض کی زندگی کا [illegible] خاتمے کے قریب ہو [illegible] زیادہ [illegible]

ہوں جب قوت حیات تھک چکی ہو جسمانی نظام زندگی کی شمع تک بجھ چکی ہو۔ ان میں سے
صورت میں بھی ہومیوپیتھک ادویات مدد کرتی ہیں اور مریض بغیر تکلیف آہستہ آہستہ قرار پاتا ہے۔ اس مرحلے
میں مارفیا اور دوسری درد کش ادویہ کی ضرورت نہیں ہوتی، جو شعور اور ذہن کو ماؤف کر دیتی
ہیں۔ جب کہ ہومیو ادویہ انسانی جسم و روح کو زندہ و بیدار اور متحرک رکھتی ہیں۔ یہاں تک کہ موت کا لمحہ
آ پہنچتا ہے۔ قدرت کے انداز میں چند دنوں کی عمر زیادہ ہو جاتی ہے۔ گویا ہومیوپیتھی زندگی کے
آخری لمحے تک مریض کی طاقت و قوت، توانائی، ہوش کے ساتھ درد اور تکلیف سے بچا کر زندہ رکھتی
ہے۔ جب کہ ایلوپیتھی میں مریض سکون آور ادویات کے غلبہ سے ماؤف ذہن کے ساتھ مکمل
بے ہوشی کے عالم میں ہوش و خرد سے محروم ہو کر انتہائی درد اور کرب کی حالت میں موت سے دوچار
ہوتا ہے۔ موت کے لمحے سے پہلے کی زندگی ایلوپیتھی علاج کے اثرات سے احساس سے محروم کر کے
مریض کو اپنے اور متعلقین و احباب کے لیے زبردست آزمائش بنانے کے علاوہ کچھ نہیں کرتی۔

اس سب کچھ کے باوجود میں نے اپنے اطمینان کی حد تک یہ بات ثابت کی ہے کہ
ہومیوپیتھی نے شرح اموات کو کم کیا ہے۔ اس بات پر میں دوسروں کو مطمئن کرنے کے لیے ہی ان
تحریروں کا سہارا لے رہی ہوں۔

اس سلسلہ میں ایک نمایاں مثال کا ذکر مفید ہے۔ کئی سال پہلے کی بات ہے میں ایک
غریب بیوہ عورت کے ہاں ملنے گئی۔ وہ لندن میں رہائش رکھنے کے باوجود حیوانات کی مخلوق کی
بہت زیادہ شوقین تھی۔ اس نے گھر کے پچھواڑے میں مرغیوں کی خاصی تعداد رکھی ہوئی تھی۔ بدقسمتی
سے میرے قیام کے دوران موسم زیادہ سرد اور مرطوب ہو گیا۔ یہ اپریل کا آغاز تھا۔ یہ موسم انڈوں
سے نکلے ہوئے تازہ چوزوں کے لیے بہت سخت تھا۔ ان بچوں کو گرم کمرے میں لایا گیا۔ انہیں ایک
دیوان خانے کی بڑی میز پر چھوڑ دیا گیا۔ اس کے باوجود وہ پھلنے بڑھنے کے بجائے یکے بعد دیگرے
مرتے گئے۔ وہ میز کے ارد گرد ڈگمگاتے ہوئے موت کے منہ میں جا پہنچے۔

میں چوزوں اور ان کی بیماری کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی لیکن اضطراب اور
مرطوب ٹھنڈے موسم کو دیکھتے ہوئے، رسٹاکس کا خیال آیا۔ پس میں نے چوزوں میں سے دو دو
رسٹاکس 30 کی گولیاں دے۔ رسٹاکس کی مزید خوراک ان کے پانی میں بھی ملا دی۔ یہ دو چوزے
ہی زندہ بچے۔ اس کو اتفاق کہا جائے گا۔

ایک اور موقعہ پر میرا دوست بہت پریشان تھا۔ پریشانی کی وجہ اس کی زرد بلبل تھی۔ اس
کے پر بار بار جھڑ جاتے تھے۔ وہ بہت زرد تھکی مرجھائی ہوئی دکھائی دیتی۔ کچھ نہ کھاتی، اچانک اپنے
گھونسلے سے گر جاتی اور اپنے پاؤں اوپر کی جانب کر کے بے حس پڑی رہتی۔ معالج حیوانات نے

دل کا مرض بتایا مگر اسے اپنی تشخیص پر سے یقین نہ تھا۔ میں نے بھی پرندہ نہ دیکھا تھا۔ ان علامات پر میں نے ایک خوراک سلفر-6 اور کاربو ویج-3x اور نکس وامیکا-3x ملا کر چند ایک گولیاں بھیج دیں۔ سلفر اسے پہلے مزاجی دوا کے طور پر دینا تھی جب کہ نکس وامیکا اور کاربو ویج کی آمیزش کو چڑیا کے ہاں کے لئے پینے والے پانی میں شامل کرنا تھا۔ یہ پانی تو روز بدلتے رہنے کی ہدایت کی گئی۔ بلبل کی طبیعت فوراً بحال ہو گئی۔

بے ہوشی کے دورے رک گئے۔ خوب صورت پر نکل آئے اور اب وہ نئے سوز کے ساتھ گانے کا آغاز کر رہی تھی۔

ایک سال بعد پر جھڑنے کے اگلے موسم میں یہ علامات عود کر آئیں لیکن ان میں اتنی شدت نہ تھی۔ سلفر کی ایک خوراک اور نکس وامیکا اور کاربو ویج کی چند خوراکوں نے تکلیف کو رفع کر دیا۔

معالج حیوانات کچھ نہ کر سکا لیکن ہومیو پیتھک دوا کی چند خوراکوں نے شفا کا مقصود پورا کر دیا۔

ایک فرضی کہاوت بہت مشہور ہے کہ بلبلیں پر جھڑنے کے موسم میں موت کا شکار ہوتی ہیں۔ مگر یہ بلبل ہومیو دواؤں سے درست ہو گئی۔ آخر دواؤں کی افادیت تسلیم کیوں نہ کی جائے۔

بھیڑ کے بچے کی ایک چھوٹی سی کہانی بھی بڑی خوبصورت ہے۔ اس کی روایت آئر لینڈ کے ایک زراعتی کالج کے ناظم اعلیٰ نے کی ہے۔ ان کی اجازت سے یہاں درج ہے۔ بھیڑ نے اپنے نوزائدہ بچے کو دودھ پلانے سے انکار کر دیا۔ وہ اپنے بچے کو سونگھ کر پیچھے ہٹتی تھی۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ بھیڑیں اپنے بچوں کو تسلیم نہیں کرتیں اور آخر کار بچے جلد ہی موت کے منہ میں پہنچ جاتا ہے۔ البتہ اسے بچانے کے لئے بوتل سے دودھ پلانا پڑتا ہے۔ مگر یہ کام مشکل ہے اور ہمیشہ کامیاب بھی نہیں ہوتا۔ اس علامت کو دیکھ کر میرے ایک دوست کو سیپیا کا خیال آیا۔ اپنے ہی نوزائدہ بچے سے نفرت و ناپسندیدگی کی علامت سیپیا کی پروونگ میں پائی جاتی ہے۔ وہ فوراً دوائی کا تھیلا لایا۔ بھیڑ کو تھوڑی سی سیپیا دی گئی۔ اگلے ہی دن سرکش ماں اپنے چھوٹے بچے کے لیے ناپسندیدگی بھول کر اسے دودھ پلانے لگی اور بھیڑ کا بچہ پھلا پھولا اور بڑھ کر اپنی ماں کے دودھ سے جوان ہوا۔ میں جانتا ہوں کہ اگر ایک دفعہ بھیڑ اپنے بچے کو دودھ پلانے سے انکار کر دیتی ہے تو پھر ذہن کو تبدیل نہیں کرے گی۔ یہاں بھی ہومیو پیتھک دوا نے قاعدے کے مطابق کام دکھایا۔

آج کل سؤروں اور مویشیوں میں منہ اور پاؤں کی بیماری کا بہت چرچا ہے۔ اس بیماری کو پھیلنے سے روکنے کے لئے مفید ترین مویشیوں کو ہلاک کر کے دفن کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح مالکوں کو مویشیوں کے تلف ہونے کے معاوضے کے طور پر لاکھوں پونڈ خرچ کئے گئے۔ اسی طرح

دودھ اور گھی کی قیمتیں بڑھ گئیں۔ جانوروں کے علاج میں ہومیو طریقہ اختیار کرنے سے یہ سب کچھ بچایا جا سکتا تھا۔ اس کے علاوہ صحت بھی جلد بحال ہو سکتی تھی۔ ایک مرض کے لیے ہومیو دوا کافی ہیں مگر دو کا ذکر زیادہ اہم ہے۔

انٹی موینم کروڈم میں زبان پر چھالے سفید موٹی تہ دفی ہے۔ دانتوں اور مسوڑھوں سے خون بہتا ہے۔ پاؤں کی ایڑھیاں اور پنجے پھٹ جاتے ہیں اور ان پر سرخ رنگ کی سوزش ہو جاتی ہے۔ مرکیورس میں بھی زبان پر چھالے اور ناسور بن جاتے ہیں۔ رال کی زیادتی، پاؤں سے افراط اور بدبودار پسینہ، پنجوں پر زخم اور انگلیوں کے درمیان خارش ہوتی ہے۔ ان دو دواؤں میں منہ اور پاؤں کی علامات پائی جاتی ہیں جانور تیزی سے صحت یاب ہوں گے اور مرض کے پھیلنے کا خطرہ بھی نہیں ہوگا۔ میں یہ بھی سوچتی ہوں کہ مصنوعی کھادوں کا استعمال جانوروں میں بیماریوں کا سبب ہے۔ افسوس یہ ہے کہ حیوانات کے ہومیو معالج بہت کم ہیں۔ حیوانات کے عام معالج بہت کم جانتے ہیں وہ تو مویشیوں کو قبل از وقت موت فراہم کرنے کے سوا کچھ نہیں کرتے۔ بدقسمتی یہ ہے کہ معاشرہ ایسے کم علم لوگوں پر علاج کی ذمہ داری ڈالتا ہے۔ یہ لوگ علم سے بے بہرہ اور متعصب ہیں۔ منہ اور پاؤں سے نکلنے والے مواد سے تیار کردہ نوسوڈ تکالیف میں بھی تیزی سے شفا دیتا ہے۔ نوسوڈ تیس اور دو سو طاقت میں استعمال کرانا ہوگا۔ ڈاکٹر ڈارنگٹن ایک معروف زرعی سائنس دان ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ منہ اور پاؤں کی بیماری سے متعلق وزارت زراعت کی پالیسی بیکار ہے۔ اس سے ہر سال بڑی مقدار میں گوشت اور جانور ضائع ہوتے ہیں۔ یہ بیماری جانوروں کے جس غول میں نظر آئے اس پورے گلے کو تباہ کر دیا جاتا ہے۔ اس بڑے نقصان کے باوجود مرض کی کوئی روک تھام بھی نہیں ہوتی۔ اس طرح تیس ہزاروں کی دولت ضائع ہو رہی ہے۔ خوراک کی عالمگیر قلت کے زمانے میں خوراک غیر ضروری طور پر ضائع ہو رہی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اب تک کی دریافت کو کام میں لا کر حکومت خوراک کے سلسلہ میں ملکی ضروریات کو آسانی سے پورا کرنے کا اہتمام کر سکتی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ زرعی تحقیقاتی کونسل گدھا گاڑی کو اندھے گاڑی بان کی طرح ہانک رہی ہے۔

ہومیو پیتھی اپنے دریافت کیے جانے کی منتظر ہے۔ اس کی کتابیں دستیاب ہیں، علم موجود ہے۔ اس کی دریافت میں نام نہاد سائنس دانوں کا تعصب رکاوٹ بنا ہوا ہے۔ وہ نہ تو ہومیو علم حاصل کرتے ہیں اور نہ اس کا تجربہ کرتے ہیں اس طرح نوع انسانی اس سے فائدہ حاصل کرنے سے محروم رہ جاتی ہے۔

(III)

سانس کی بیماریاں

دمہ سانس کی نالیوں کے عضلات کے سکڑنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کا بخار سے تعلق ہوتا ہے۔ بخار اور دمہ ادل بدل کر حملہ کرتے ہیں۔ ایک ہی مریض سردیوں میں دمہ اور گرمیوں میں بخار میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ یہ بیماریاں ایسے خاندانوں میں ہوتی ہیں جو اعصابی لحاظ سے کمزوری کا شکار ہوتے ہیں۔ اس مرض کی ایک خصوصیت بڑی عجیب و غریب ہے۔ یہ رہائش بدلنے سے ہوتا ہے۔ ایک مریض سڑک کے ایک کنارے یا شہر کے ایک محلے میں رہتے ہوئے مرض میں مبتلا نہیں ہوتا مگر جونہی وہ سڑک کی دوسری جانب یا شہر کے کسی دیگر محلے میں منتقل ہوتا ہے تو وہ بیمار ہو جاتا ہے۔ بعض جانور بھی اس کا سبب ہوتے ہیں۔ گھوڑا، بلی، کتا یا بعض پھولوں کی خوشبو بھی لوگوں میں مرض کا سبب ہو سکتی ہے۔ غذا بھی اس بارے میں بہت اہم رول ادا کرتی ہے۔ پیٹ بھر رکھنے سے بھی یہ شکایت ہو سکتی ہے۔

ناک کی سوزش بھی اس مرض کے ساتھ متعلق ہوتی ہے۔

دمہ کے علاج کے لئے بہت سے علاج مروج ہیں لیکن ہوتا یہ ہے کہ جتنے زیادہ علاج کئے جائیں مریض اتنا ہی مشکل میں پھنس جاتا ہے۔ بیماری پیچیدہ ہوتی جاتی ہے۔ دمہ کا مریض عطائیوں کا بہترین شکار ہے لیکن علاج کے پرانے ماہر اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔ علاج کے کئی طریقے ان سے منسوب ہیں۔ اگر آج ان کو معلوم ہو کہ ان کے نام پر علاج میں کیا کچھ کیا جاتا ہے تو وہ قبر میں بھی بے چین ہو جائیں۔ پریس میں دمہ کے علاج کے بارے میں اشتہارات کی بھرمار رہتی ہے۔ اس بارے میں مریضوں کی رائے کو بھی عام پھیلایا جاتا ہے۔ سال ہا سال تک مریض علاج کے ان چکروں میں بغیر کسی شفا کے تختہ مشق بنا رہتا ہے۔ ایک مریض فولاد کے ایک خاص مرکب پر زندگی گزار دیتا ہے۔ وہ اسے بڑے جوش و ولولہ سے استعمال کرتا ہے۔ جونہی سانس کی ذرا سی تنگی محسوس ہوتی ہے تو وہ مخصوص گولیاں فوراً شروع کر دیتا ہے۔ ایک مریض کو شدید حملہ ہوا اسے کارروائی 30 دن تک۔ دوالی کی خوراکیں دینے سے دورے کا دورانیہ کم ہو کر دو تین دن تک آ گیا مگر وہ مریض پھر فولاد کے مرکبات پر آ گیا۔ اس نے بیمار رہنے کو ترجیح دی تاکہ وہ جلد شفا کے لئے دلچسپی کا مرکز بنا رہے۔ سگریٹ پیتے رہنا اس کے لئے آسان اور بے ضرر ہومیو گولیاں لینے سے زیادہ مشکل تھا۔ کیونکہ اس طرح وہ توجہ کا مرکز بنا رہتا۔ یہ کھانسی کا ڈرامہ نہیں

تھا بلکہ زیادہ تر طور پر دمہ کی راہ پر چلنے والی بات تھی۔ دیہات کی رہائش چھوڑ جانے سے کئی سال بعد بھی اس کے بارے میں معلوم نہیں ہوتا رہا کہ دوائی معمول پر چل رہی ہے

1

چند روز قبل میں دمہ کے ایک مریض کو دیکھنے گئی۔ مریض کے بستر کے ساتھ 3X6 فٹ سائز کا ایک میز پڑا تھا۔ میز دواؤں کی شیشیوں، ڈبیوں اور بوتلوں سے بھرا ہوا تھا۔ تھوڑی دوائیں اس نے خود خریدی تھیں باقی اس کے دوستوں نے تجویز کی تھیں۔ ان میں زیادہ تر کھانسی کے شربت ہیں۔ کئی سانس کے آلات ہیں۔ کئی قسموں کے بام، ناک سے سونگھنے کے مینتھول مکسچرز اور مرہم ہیں۔ مختلف رنگوں میں آیوڈین کی پٹیاں، دمہ سے بچانے والی سگریٹ ہیں۔ یہ سب کچھ فرانس، سکاٹ لینڈ اور جرمنی سے آیا ہوا تھا۔ اور تمام دوائیں اب بھی موجود تھیں۔ دمہ کے ایک مریض نے مجھے بتایا کہ اس نے کافی عرصہ فرانس میں گزارا اور اس کے قیام کے دوران ڈاکٹروں نے اس کے پورے جسم پر پیراولٹ کا مرہم فائدہ مند ... خاتون مریضہ کے ہاں دواؤں کا اتنا ہجوم دیکھ کر میں خوف زدہ ہو گئی۔ میں نے اسے مشورہ دیا کہ وہ ان تمام دواؤں کو کوڑے میں پھینک دے۔ تمہیں ان کی کوئی ضرورت نہیں۔

چند ہفتوں میں خاتون کی نیند درست ہو گئی۔ اس سے پہلے ... گولیوں کی ضرورت نہ پڑی۔ سانس کی نالیوں کی سوزش اور دمہ ختم ہو گیا ... اور آئیریلیا کی مختلف طاقتوں نے سانس درست کر دی۔ مجھے معلوم نہیں کہ ... دمہ تھا یا نہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ دواؤں کا پیدا کردہ تھا۔ میں نے تمام دوائیں چھڑوا دیں۔

آئیریلیا کیوں دی گئی؟ یہ دوا جینے کی تکلیف کے لئے نہیں لیکن اپنی مخصوص علامات کی موجودگی کی صورت میں دمہ اور نالیوں کی سوزش کو شفا دیتی ہے۔ آئیریلیا کا مریض عام طور پر دبلا پتلا، اپنی مرضی کا، پریشان، بے چین، جسمانی ... محسوس کرتا ہے۔ اعصاب میں جھرجھری، بے ڈھنگا پن، گرنے والا، مسلسل چیزیں گرانے اور توڑنے والا، سردی بہت محسوس کرتا ہے۔ کمزوری کا رجحان، کھانسی کا دورہ چھینکوں کے ساتھ ختم ہوتا۔ رات بہت بے کل، اعصابی طور پر بہت پریشان اور غیر مستحکم۔ راتوں کو سانس میں دقت، گھٹن، جھٹکے، تھکن، صبح کے وقت کمزوری کا احساس، شام کے وقت مریض خوش و خرم اور کام پر آمادہ اور مستعد رہتا ہے۔ ایک مریض کو آئیریلیا اپنی گرفت میں لے لیتی ہے۔ مہینوں لگ سکتے ہیں مگر آئیریلیا مریض کا پورا مزاج بدل کر رکھ دیتی ہے۔

کئی سال پہلے ۱۹۱۴-۱۸ کی جنگ کے دوران دمہ کے ایک اور مریض کا قصہ بہت

دلچسپ ہے۔

2

وہ پتلی، دبلی، لمبی، چپٹی جلد، زرد رو، بوڑھوں کی طرح بیمار، بیٹھنے کی تجوں میں دو جوڑی
رہتی ہے۔ اٹھارہ سال سے سانس کی نالیوں کی سوزش اور دمہ۔ اسے دو تین بار پیپ کی انجکشن
دی گئی جس سے وہ چیچک کے حملہ سے بچ گئی مگر سانس کی نالیوں کی سوزش اور دمہ میں مبتلا ہو گئی۔
وہ کئی سال تک ہسپتال میں ان ڈور اور آؤٹ ڈور مریض کے طور پر علاج کرواتی رہی۔ مگر ذرا
بہتری نہ ہوئی۔

مریضہ کی کیس ہسٹری دلچسپ تھی۔ پیپ انجکشن سے تھوڑا عرصہ بعد دمہ ہوا۔ اس کا چہرہ زرد،
بیمار، چپٹا اور روشن۔ جسم میں جا بجا تل موجود تھے۔ اس کے ہاتھ ٹھنڈے رہتے۔ بہت کم معلوم ہوتی۔
اسے سردی بہت لگتی۔ وہ بے خوابی میں مبتلا تھی۔ اس طور پر چپ چاپ پڑے رہنے کے بعد تھوجا 30 دی گئی۔ کافی
عرصہ اسے یہ دوائی اسی طاقت میں دی گئی اور بعد میں اس کی طاقت 1m, اور 10 m دی گئی۔ اس
کی سینے اور دمہ کی علامات معجزانہ طور پر درست ہو گئیں۔ اس کو زیر مشاہدہ رکھا گیا۔ پانچ سال کے
دوران اسے ایک بار دمہ کا حملہ ہوا۔ اس کے لئے اسے پلسٹیلا دی گئی۔ اسے غصہ اور چڑچڑا،
حسد کی، بیٹھنے پر شدت، وہ کھڑکیاں کھلی رکھنا چاہتی، کھلی فضا کی زبردست خواہش، وہ رونے والی
اور آنسوؤں سے پُر ہمدردی کی خواہش مند، پاؤں ٹھنڈے ہو جانے پر علامات شروع ہوتیں۔ =
علامات پلساٹیلا کی مکمل تصویر تھیں۔ پلسٹیلا نے تیزی سے آرام دیا۔

اس کے بعد وہ علاقہ چھوڑ گئی۔ اسے کسی نے ہومیو پیتھ معالج سے رابطہ رکھنے کا مشورہ
دیا۔ تو اعتراف کیا کہ اس نے علاج سے پہلے اور بعد کبھی اتنا اچھا محسوس نہیں کیا تھا۔ وہ علاج سے
بالکل مختلف شخصیت بن گئی تھی۔ اس کے باوجود وہ فلسطینیوں کے ہاں مختلف قسم کے ٹیکوں کے چکر
میں آ گئی اور تین دن بعد دمہ کے ہاتھوں موت کا شکار ہوئی۔

3

چند سال پہلے مسز اے بی کو دمہ کے علاج کے لئے ڈسپنسری آنے کا مشورہ دیا گیا۔ اسے
کوئی امید نہیں تھی کہ اس کے لئے کچھ کیا جا سکتا ہے۔ وہ کئی مہینوں سے جنرل ہسپتال میں داخل تھی۔
اسے دمہ اور اس کی تکلیف تھی۔ اسے کسی طرح آرام نہیں تھا۔ ہسپتال کے ڈاکٹر اسے لاعلاج قرار
دے چکے تھے۔

وہ مضبوط جسم والی خاتون تھی۔ پھیری لگا کر مختلف اشیا فروخت کرتی۔ اس کا رنگ کالی
مراثی، وہ ہانپتی کانپتی ہوئی مشکل ہی سے رینگ سکتی تھی۔ اس کے رخسار اور ہونٹ نیلگوں تھے

وہ جو کی شراب کی بہت شوقین تھی۔ اس کیس میں شفا کا یقین نہیں دلایا جا سکتا تھا۔ اس کی فوری بے
قراری کیلئے آرسینک-6 دی گئی۔ اس دوا کی تجویز اس وجہ سے بھی تھی کہ اسے نصف رات کے بعد
تکلیف میں شدت ہوتی۔ بارہ بجے سے دو بجے تک۔ وہ بے چین، اندیشوں سے پر، کمزور اور
گرم مشروب کی شوقین، گرم پانی گھونٹ گھونٹ پیتی اس سے سانس کی تکلیف کم ہو جاتی۔

ڈاکٹر جابر کا کہنا ہے کہ دمہ کے تمام حاد کیسوں کا علاج آرسینک یا ایپیکاک سے شروع
کرنا چاہیے۔ ان دونوں دواؤں سے علامات کا لحاظ رکھنا چاہیے

ایک ہفتہ کے بعد وہ ہماری پڑیوں کی تعریف میں رطب اللسان تھی۔ اس نے تیزی سے
افاقہ محسوس کیا۔ دمہ کافی بہتر تھا۔ اسے آرسینک-6 کی مزید خوراکیں دی گئیں۔ اس کے بعد
پندرہ دن تک وہ نظر نہ آئی۔ اس نے پڑیوں کو سنبھال رکھا تھا اور اتفاقیہ طور پر حملے کے خطرے کے
تحت لیتی رہی۔ بارہ مہینے میں کوئی حملہ نہ ہوا۔

حاد امراض کے علاج کا یہ صحیح طریقہ ہے۔ تکلیف کی شدت میں دوا دیں، افاقہ پر دوا
چھوڑ دیں، علامات دوبارہ ظاہر ہوں تو دوا کا اعادہ کریں۔ اس بار اس کو نیا اور شدید حملہ ہوا چونکہ
اس کے پاس دوا کا سٹاک ختم ہو گیا تھا اس وجہ سے اسے کلینک آنا پڑا۔ اس کا نیلا، آکسیجن کی
شدید کمی کا مظہر کسی بے وقوف نے اسے کیلیریا-30 دے دی۔ کیونکہ دمہ کی وجہ سے وہ نیند سے
بیدار ہو جاتی۔ اگلے ہفتے وہ واپس آئی، بہت پریشان، ٹوٹی ہوئی۔

"یہ وہ پڑیاں نہیں تھیں، ان سے تو کوئی افاقہ نہیں ہوا۔"

وہ پرانی پڑیاں طلب کر رہی تھی۔ چنانچہ اسے آرسینک-6 کی بارہ پڑیاں دے دی گئیں۔ اس بار پھر
معجزہ ہوا۔ کبھی کبھار وہ ان پڑیوں کو منگوا لیتی۔ دراصل وہ ان کا سٹاک رکھنا چاہتی تھی۔ دمے اور
دل کی تکلیف تیزی سے ختم ہو گئی۔ کئی سال تک دمے کی تکلیف نہ ہوئی۔ اس کیس میں آرسینک
نے حاد اور مزمن دونوں پہلوؤں سے مرض کو درست کیا۔ دمے کے حملے اس خوبی سے رک گئے
کہ وہ کئی سال تک ان سے بچی رہی۔ اس کے خاوند کو بھی آرام ملا۔ ورنہ رات جاگنے سے وہ
بھی بے آرام رہتا۔ چھیری والی یہ خاتون اب بھی جو کی شراب کی دلدادہ ہے۔ کبھی کبھی اب بھی پی
لیتی ہے۔ دمہ بہر حال ختم ہو گیا۔

دمہ کے تمام کیسوں میں علاج اتنا آسان نہیں جتنا اس کیس میں ہوا۔ بعض کیسوں میں
کئی سال لگ جاتے ہیں۔ مہینوں زیر مشاہدہ رکھنا اور بعض اوقات مسلسل علاج کرنا پڑتا ہے۔
مروجہ علاج کی طرح یہ علاج پیچیدگیوں اور دل کو نقصان نہیں دیگا۔ ہومیو علاج سے عام صحت بھی
برباد نہیں ہوتی جیسا کہ مروجہ علاج میں ہوتا ہے۔

مسز اینج کا دمہ آرسینک سے اتنی آسانی سے ٹھیک [illegible] سے [illegible]
کے مزاج کا نتیجہ تھا۔ لہذا سورائنم دینے سے فوری شفا دی۔ آرسینک [illegible] دوا ہے [illegible]
دمے کے زیادہ تر کیس پیچیدہ ہوتے ہیں۔ پیچیدگی کی وجہ سے [illegible]
ادویات کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ دوائیں بعض اوقات کئی سال میں مرض کا خاتمہ کرتی ہیں۔ مریض
کو صحت کی راہ پر لانے کے لئے زیادہ محتاط تجویز کی ضرورت ہوتی ہے۔

4

نیٹرم سلف کا مرطوب موسم میں دمہ ہوا ہے۔ ایک دن صبح کے وقت میں نے دمے کا ایک
مریض دیکھا۔ یہ کافی شدید کیس تھا۔ تیماردار اس کی حالت سے بہت پریشان تھے۔ تفصیلات
جاننے کا موقع نہیں تھا۔ یہ بات اہم تھی کہ وہ جونہی نرم حالت میں بھیگ جاتا تو بیماری کا دمہ ہو
جاتا۔ اس علامت پر اسے نیٹرم سلف-30 دی گئی۔ اس دوائی سے اس کی تکلیف فوری طور پر ختم ہو
گئی۔ اسے دو تین مہینے افاقہ رہا۔ اس کے بعد جب بھی موسم مرطوب ہوتا یا وہ بارش میں بھیگ
جاتا تو اسے دمہ کی شدید شکایت ہو جاتی۔ اسے تقریباً تین چار ماہ بعد دوائی کی ضرورت پڑتی۔
اس کے بعد دو سال تک افاقہ رہا۔ اس کے بعد پھر تکلیف ہوئی۔ اسے نیٹرم سلف-1m دی گئی۔
تین مہینے تک افاقہ رہا۔ اس دوران موسم مرطوب بھی رہا مگر وہ تکلیف سے بچا رہا۔ اس کے بعد کی
صورت حال یہ رہی کہ اسے معمولی شکایت بھی ہوتی تو وہ زیادہ پرواہ نہ کرتا۔ تکلیف شدت اختیار
کرتی تو نیٹرم سلف کی ایک آدھ خوراک سے طبیعت بحال ہو جاتی۔ بدقسمتی یہ تھی کہ وہ غربت کی
ایسی حد پر تھا کہ اس کے لئے مزید علاج کرنا بہت مشکل تھا۔

نیٹرم سلف کا مرض آرسینکم کے بعد آتا ہے۔ نیٹرم سلف کے مریض میں تکلیف صبح چار
پانچ بجے سے پہلے نہیں ہوتی اور تکلیف شروع ہونے کے بعد قبل دوپہر تک جاری رہتی ہے۔ اس
میں پتلی اور تر بلغم جو سبز اور زرد رنگ کی ہوتی ہے اور بافراط خارج ہوتی ہے۔ سینے میں گھٹن اور
دباؤ محسوس ہوتا ہے۔ سینے کو دبانے اور تھامنے سے افاقہ ہوتا ہے۔ آرسینک جب تکلیف کو افاقہ
دے دیتی ہے تو نیٹرم سلف کا دائرہ شروع ہو جاتا ہے۔ یہ دوائی تھوجا کے ناکام ہونے کے بعد اچھا
اثر کرتی ہے۔ اس کی ایک اور معاون دوائی میڈورینم ہے۔ یہ سائکوٹک دوائیں ہیں۔

تیز رفتاری کے اس زمانے میں پیٹرول سے چلتی مشینی آواز اور بھونپو کے گراموفون اور لاؤڈ سپیکر کا
شور شرابا دباؤ کا باعث ہے اور ان سے کمزور اعصابی نظام شدید طور پر متاثر ہوتا ہے۔ جس کا سب
سے زیادہ اثر سانس کے نظام پر ہوتا ہے۔ ماحول اور اس کے نقصان دہ اثرات کو جرمن تصاویر میں
بہت خوبی سے نمایاں کیا گیا ہے۔ واقعات کا تسلسل صورت حال کو واضح کرنے کے لئے کافی ہے

نیچے ایک کیس درج کیا جاتا ہے۔

5

ایک صحت مند شخص جنگ کے زمانے میں گیس کی زد میں آجاتا ہے۔ اس کا چار سالہ معصوم بچہ جنگ کے دوران بہت خوفناک تجربات سے گزرا۔ دہ دوست بھی پوری حالت میں وہ کم سنی میں ہی دمہ میں مبتلا ہوا۔ عام طور پر بہت مضبوط شخصیت کے لوگ ہر طرح کی انتہاؤں کو چھوتے ہیں۔ ان کو مصائب اور خوشیوں کی معراج نصیب ہوتی ہے۔ وہ تکالیف میں انتہائی حساس ہوتے ہیں۔ یہ بچہ میڈورنا کا ایک مثالی کیس ہے۔ یہ مزاج اس کے پورے کیس میں حاوی ہے۔ ہر سردی کے ساتھ دمہ کا شدید حملہ، یہ حملہ پہلی بار دانت نکلنے کے زمانے میں ہوا۔ بچے کی کبھی ناز برداری نہیں ہوئی۔ وہ انتہائی سخت کوش اور محنتی، روزانہ ٹھنڈے پانی میں نہاتا، انتہائی دھوپ میں بھی ہیٹ نہیں پہنتا، سردی یا گرمی کی پرواہ نہیں کرتا۔ اس کے باوجود جسمانی طور پر بیمار۔ ہر سردی میں سانس کی نالیوں کی سوزش اور دمہ میں مبتلا ہو جاتا۔ یہ حالت بگڑ کر اکثر اوقات سخت نمونیہ تک پہنچ جاتی۔ اسے ہیپر سلف 6 دی گئی۔ اسے یہ دوا کافی طویل عرصہ تک دی جاتی رہی۔ وجہ یہ تھی کہ اسے ہمیشہ سردی لگنے سے دمہ ہوا۔ جونہی مشرق سے سرد تیز ہوا چلی، مریض قابو آ گیا۔ دوائی سے حملہ نہ رکا بلکہ ہلکا ہوا۔ فرق یہ ہوا کہ دو تین ہفتے کے بجائے وہ چار دن میں سلسلہ ختم ہو جاتا۔ آخر کار سال با سال تک ہر سرد طوفان سے اس کا مبتلائے مرض ہونا ایک معمول بن گیا۔ اس سے کئی روز کے لئے بستر میں مقید ہو جاتا۔ سات سال کی عمر میں وہ ساحل سمندر پر لے جایا گیا۔ گرمی کا موسم تھا۔ وہ فوراً ہی ٹھیک ہو گیا۔ دو مہینے تک اسے کوئی تکلیف نہ ہوئی۔

ساحل سمندر پر افاقہ کی علامت پر میڈورینم 30 دی گئی۔ اب اسے آٹھ ماہ تک افاقہ رہا۔ تمام سردی وہ سکول جاتا رہا۔ کبھی کبھار میڈورینم کا کورس لے لیتا۔ بچوں کا دمہ دو اڑھائی سال کا وقت علاج کے لئے لے لیتا ہے۔ اس کے بغیر دمہ کا رجحان مستقل طور پر ختم نہیں ہوتا۔ بچوں اور بڑوں کو اور ان کے عزیزوں کو خوف وہراس سے بچانے اور عضلات سینہ کے تکلیف دہ دوروں سے بچانے کے لئے ہومیو علاج کی یہ اثر انگیزی قابل قدر ہے۔

انگریزی نژاد فرانسیسی لڑکے کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ میں نے اسے پہلی بار ۱۹۳۰ء میں دیکھا۔ اس وقت اس کی عمر نو سال تھی۔ اس کا قد چھوٹا تھا، کندھے جھکے ہوئے، مختصر سی چھاتی، سکڑی ہوئی پسلیاں، گردن میں سانس سے متاثرہ عضلات بڑھے ہوئے، ہونٹ نیلے، کھوکھلا سانس۔ یہ حملے کئی سال سے جاری تھے۔ اسے فزیوتھراپی کے وارڈ میں داخل کیا گیا۔ ہفتے میں دو دفعہ اس کی فزیوتھراپی کی جاتی۔ سانس کی ورزشیں اس کی چھاتی کے پھیلاؤ اور پھیپھڑوں کو آکسیجن

سے صاف کرنے کے لئے کر دی گئیں۔ اس کی عام صحت بہتر کرنے کے لئے دھوپ اور روشنی کا اہتمام کرایا گیا۔ اس کے علاوہ مختلف شعاعوں اور روشنیوں سے علاج کیا گیا۔ اس کی جسمانی حالت آہستہ آہستہ بہتر ہوئی مگر دمہ کو کوئی فرق نہ ہوا اس پہلو سے وہی تعطل کی کیفیت تھی

اس مرحلہ پر مستحق مریضوں کی امداد کی تنظیم کی ایک وزیٹر نے مریض کو دیکھا۔ خوب گھر کا جائزہ لینے کے بعد اسے ایک کھلی فضا میں موجود ہیلتھ ہوم میں پندرہ روز کے لئے بھیجنے کا مشورہ دیا۔ اس سے پہلے تک اس بچے کو گھر میں ہر قسم کی حرکت سے بچانے کے لئے پوری احتیاط سے کام لیا جاتا تھا۔ کھلی فضا میں منتقلی کے بعد اس کی تکالیف نے نئی صورت اختیار کر لی۔ جب میں نے اسے دوبارہ دیکھا تو وہ قریب المرگ تھا۔ اس طرح پندرہ دن میں علاج کی جو محنت کی گئی تھی وہ برباد ہو گئی۔ ہمیں نئے سرے سے کام شروع کرنا پڑا۔ معمولی ورزشیں شروع کرائی گئیں۔ ان کو آہستہ آہستہ بڑھایا جاتا۔ شعاعوں اور روشنیوں سے مدد لی گئی۔ چند مہینے بعد اسے پہلی بار ہومیوپیتھی دوا کا ایک ڈوز دیا گیا۔ مشاہدہ سے پتہ چلا کہ وہ ہمیشہ سردی محسوس کرتا ہے۔ اکثر نزلہ زکام ہو جاتا، بہت جلد تھک جاتا اور نڈھال ہو جاتا۔ یہ کیفیت خاص طور پر چار بجے سے آٹھ بجے محسوس ہوتی۔ وہ بہت دبلا پتلا اور شرمیلا قسم کا لڑکا تھا۔ اسے جونہی نزلہ زکام شروع ہوتا تو یہ سینے کو پکڑ لیتا۔ ایک ہفتے بعد دائیں پھیپھڑے سے بائیں پھیپھڑے کی طرف تکلیف منتقل ہو جاتی۔ یہ تمام علامات لائیکوپوڈیم کی تھیں اسے (لائیکوپوڈیم 30) تجویز کی گئی اور کافی عرصہ دوا دی جاتی رہی۔ اس دوا نے فوری اثر دکھایا۔ دمہ انتہائی کم ہو گیا

پندرہ روزہ وزٹ کی رپورٹ یہ تھی کہ کھانسی کم، سانس پھولنے کی شکایت درست ہو گئی۔ سانس کی آواز صاف۔ دو مہینے تک وہ دمہ سے آزاد رہا۔ لیکن اس کے بعد ستمبر ۱۹۳۲ء میں اسے زکام ہو گیا جو چار ہفتے تک جاری رہا۔ مگر دمہ سے وہ پھر بھی محفوظ رہا۔ ۲۰ اکتوبر کو اسے دوا کی ایک اور خوراک دی گئی۔ ۲۴ نومبر کو دوسری خوراک۔ اب یہ تھی کہ سردی کے خلاف مزاحمت کمزور تھی۔ ۲ فروری ۱۹۳۳ء کو دمہ اور کھانسی نہیں تھی۔ زکام ایک مہینے سے ٹھیک تھا۔ اسے روشنیوں اور گرمی ورزش کی ضرورت نہ ہوئی۔ ۹ فروری ۱۹۳۳ء کو اسے دوا کی مزید خوراک دی گئی۔ ۵ نومبر ۱۹۳۴ء تک اسے زیر مشاہدہ رکھا گیا۔ اسے کبھی کبھار زکام کی شکایت ہوئی مگر سانس کا کوئی مسئلہ نہ
۱ نومبر ۱۹۳۴ء میں دوا کی ایک خوراک دی گئی۔

اب وہ پندرہ سال کی عمر کو پہنچ چکا تھا۔ یہ سکول چھوڑنے کی عمر تھی۔ ۱۹۳۶ء کی رپورٹ سے پتہ چلا کہ [illegible] اب وہ صاف ستھرا آیا کرتا۔ اس کی صحت بہت عمدہ ہے۔
وہ پانچ فٹ [illegible] کا نوجوان ہے [illegible] اس کی [illegible] ہوئی چھاتی ہے

پہچان میں نہیں آتا۔ پہلے سے بہت مختلف ہے۔ وہ پتلا دبلا، بیمار صورت، ہانپتا ہوا آیا تھا۔ کیا یہ ہومیو
علاج نعمت نہیں؟ دمہ میں ہلکی ورزش علاج میں معاون ہے۔ حقیقی پیش رفت مقصود دوا کی ہی
ہوئی۔ یہ لڑکا پندرہ روز بعد باقاعدہ آتا رہا۔ ۱۹۳۱ء تک سانس پھولنے، دمہ اور نالیوں کی
سوزش کی مسلسل شکایت رہی۔ پھر اسے لائکوپوڈیم کی پہلی خوراک دی گئی۔ یہ دوا اس کی علامات
سے مطابقت رکھتی تھی۔ دمے کا حملہ فوری طور پر رک گیا اور دوبارہ لوٹ دینے میں بے قاعدہ ہو گیا۔
ورزش اور روشنی نے اس کی جسمانی طور پر بہتری میں معاونت کی لیکن دمے سے بہت نمایاں بہتری
ہوئی۔ اس سے جسم اور وزن بڑھنا شروع ہو گیا۔ چند ہفتے قبل اس کے گھر سے پتہ پر اس کی کیفیت
معلوم کرنے کے لئے رابطہ کیا گیا تو پتہ چلا کہ اسے دمہ کی شکایت نہیں ہوئی۔ سوال یہ ہے کہ اگر
اس لڑکے کا ہومیو علاج نہ کیا جاتا تو کیا فرق پڑتا۔ اس طرح کے کتنے ہیں جو اپنے آپ پر بوجھ
ہیں۔ وہ بیمار صورت، اپنا آپ اٹھا نہیں سکتے، ہانپتے، کانپتے، لرزتے، گرتے، پڑتے، وقت کو دھکا
دے رہے ہیں۔ وہ لوگ جن کے ذرائع محدود ہیں۔ ان کا معاملہ تو شاید اتنا اہم نہیں مگر روز کی محنت
سے اپنا پیٹ پالنے والے جن کی مزدوری بھی کچھ زیادہ نہیں۔ ان کے لئے دمہ سخت دشمن کی حیثیت
رکھتا ہے۔ ایسی صورت حال میں ہومیو علاج شاندار کام کرتا ہے۔ اس نے نوجوان لوگوں میں
مرض کا مکمل طور صفایا کر دیا۔ بڑے بوڑھوں میں یہ آسانی پیدا کرتا ہے۔ یہ حملوں کو مختصر کرتی ہے مگر
اس میں طویل اور محتاط علاج کی ضرورت ہے۔

6

ایف آر ایک بارہ سالہ لڑکا، یکم ستمبر ۱۹۳۲ء کو دیکھا۔ سانس کی نالیوں کی سوزش اور دمہ کی
بار بار شکایت۔ وہ کئی سال سے دمہ میں مبتلا تھا۔ جس سے اس کی چھاتی چپٹ گئی۔ ہلکی پھلکی ورزش
کی ہدایت کی گئی۔ وہ ورزش کے لئے متعلقہ شعبہ میں باقاعدگی سے آتا رہا۔ اس کا بغور مشاہدہ
کیا گیا۔ اس سے بہت زیادہ علامات حاصل کرنا مشکل تھا۔ واضح تھا کہ مرطوب موسم میں بیماری
کے حملے شدید تر ہوتے تھے۔ اسے اکثر سردی لگ جاتی تھی۔ اس ایک علامت پر نیٹرم سلف تجویز
کی گئی۔ اس کی ایک ہزار طاقت ۲۱ دسمبر کو دی۔ خوشی کی بات تھی کہ دوا نے خوب کام کیا۔ چار ماہ
تک اسے کوئی حملہ نہ ہوا۔ اس کے بعد بھیگ جانے کی وجہ سے اسے دمہ اور نالیوں کی سوزش ہوئی۔
۲۵ مئی ۱۹۳۳ء کو اسے نیٹرم سلف 1m- کا ایک کورس دیا گیا۔ مارچ ۱۹۳۴ء تک اسے دمہ کی
شکایت نہ ہوئی۔ دس ماہ تک دمہ سے آزاد رہا۔ گرمی، خزاں اور سردی کے تین موسم گزر گئے اور وہ
دمہ سے محفوظ رہا۔ یہ ریکارڈ کی بات تھی۔ ۱۵ مارچ ۱۹۳۴ء کو نیٹرم سلف 1m کی ایک خوراک دی
گئی۔ ۱۹۳۴ء کی گرمیوں میں اس کے بارے میں پھر پتہ چلا کہ وہ بالکل درست ہے۔ علاج سے

اس اٹھارہ مہینوں میں اس کے وزن میں اضافہ ہوا، وہ خوب صورت سی شکل اختیار کر گیا۔

(7)

اے۔ جی ایک لڑکا، عمر ۱۱ سال، مئی ۱۹۳۳ء میں پہلی بار دیکھا۔ خناق کے ٹیکے کے بعد کئی سال سے دمہ میں مبتلا تھا۔ برامپٹن ہسپتال میں علاج کروا چکا تھا۔ کمر میں ہموار خمیدگی ہو چکی تھی، چھاتی پھیلنے سے عاری، صرف اوپر کی جانب معمولی سی حرکت کرتی۔ بلغم مشکل سے خارج ہوتی۔ مرطوب موسم پسند نہیں۔ کھانسی کے ساتھ قے۔ اپیکاک-30 دن میں تین بار

۸ جون ۱۹۳۳ء

رات کو کھانسی شدید، پھیپھڑوں سے دمہ کی آوازیں۔ آرسینکم البم-30 دن میں تین بار۔

۱۵ جون ۱۹۳۳ء

کوئی تبدیلی نہیں، صرف نیند بہتر ہوئی۔ نیٹرم سلف-30 ایک خوراک اور اپیکاک-30 دن میں تین بار۔

۲۲ جون ۱۹۳۳ء

کان اور ہونٹ نیلے، سانس بہت دقت کے ساتھ، سانس کی آواز زوردار۔ اپیکاک دن میں تین بار۔

۲ جولائی ۱۹۳۳ء

پھیپھڑے صاف، کھانسی ختم، مگر اتوار کی رات کو ہر ہفتے بیماری کا حملہ، کئی ہفتے تک یہی کیفیت رہی۔ سلفر 30 ایک خوراک اپیکاک-30 دن میں تین بار۔

۲۰ جولائی ۱۹۳۳ء

پھیپھڑے سوزش زدہ، حاد حملہ اتوار کو ہوا۔ اس ہفتے آکسیجن کی کمی کی علامت نہیں، نیٹرم سلف-1m ایک خوراک، صرف اس علامت پر کہ وہ مرطوب موسم کو پسند نہیں کرتا۔

۷ ستمبر ۱۹۳۳ء

حملے سے پہلے بہت پریشان، اسے دمہ تو بچپن سے خناق کے بعد سے تھا، تھوجا-30 خناق کی انسدادی دوائیوں کے امکانی زہر کے لئے۔

۲۱ ستمبر ۱۹۳۳ء

پچھلے ہفتے شدید حملہ ہوا۔ بہت مشکل صورت حال، لڑکا بولتا ہی نہیں، اس کی والدہ ہمیشہ اس کے ساتھ ہوتی، وہ اس کا خوب مشاہدہ کرتی۔ لڑکا خود حملہ سے پہلے بہت تنگ اور چڑچڑا ہوتا

بے لڑنا جھگڑنا شروع کر دیتا، ورنہ وہ کوئی بات ہی نہیں کرتا۔ ماں اور مریض ولی خاص عادت میں دیتے تھے تو موت کو خاموش دوائی جاری رکھنا پڑتی۔ ایپکاک-30 دن میں تین بار۔

١٢ اکتوبر ١٩٣٣ء

رات دو تین بجے کے دوران حملہ، سوتے میں چلاتا ہے، [illegible] سے لڑتا ہے۔ پھیپھڑے سیٹی بجاتے، خشک کھانسی۔ نیوبرولینم-30 دو ایپکاک-30

٩ نومبر ١٩٣٣ء، دھند کے دوران شدت، پھیپھڑے صاف۔ تین دن تک کمی نہیں۔ چیخنے چلانے کی کیفیت ختم ہو گئی، ڈفتھیرینم-30، بچپنے کے خناق کے اثرات سے رہ جانے والے اثرات دور کرنے کے لئے۔

١٦ نومبر ١٩٣٣ء

ہفتہ بھر ٹھیک رہا۔ اگرچہ موسم دھند سے پُر رہا۔ آسانی سے ڈر جاتا ہے۔ بڑی والدہ کے بغیر کبھی نہیں آتا، اپنے بارے میں خود کچھ نہیں کہتا۔ ایپکاک-30 دن میں تین بار۔

٢٣ نومبر ١٩٣٣ء

دانتوں سے ناخن کاٹتا ہے، چکنائی پسند نہیں، اپنی ماں کے آنچل کے ساتھ بندھا ہوا، کسی اجنبی سے بات نہیں کرتا، پھیپھڑے سیٹی بجاتے ہیں، پلساٹیلا-30 دن میں تین بار۔ تین دن کے لئے۔

٣٠ نومبر ١٩٣٣ء

بہت بہتر، حملہ صبح پانچ بجے، پلساٹیلا، دسمبر میں بار بار دی گئی، نتیجتاً سانس کی خرخراہٹ ختم ہو گئی۔ پچھلے سال دسمبر میں خرخراہٹ مسلسل تھی۔

---

٢١ جنوری ١٩٣٤ء

شدید حملے، خرخراہٹ اور سانس میں رکاوٹ اور تنگی، پلساٹیلا-30 دن میں تین بار۔

٨ مارچ ١٩٣٤ء

چار ماہ میں وزن کا دو پونڈ اضافہ، پیاس شدید، بازوؤں میں درد، سانس کی خرخراہٹ، برائیونیا-30 دن میں تین بار، چند ہفتوں کے لیے برائیونیا دی گئی۔

٢٢ مارچ ١٩٣٤ء

اب آکسیجن میں کمی نہیں، رات کو حملے ختم ہو گئے، پسینے کے بعد پھیپھڑوں میں کچھ [illegible]۔ برائیونیا-30 دن میں تین بار۔

١٥ اپریل ١٩٣٤ء

دائیں ٹانگ پر پھوڑا، دائیں جنگاسے میں گلٹی پڑا ہوا۔ نارٹوا کیبنیس-30 چار خوراکیں دن میں چار بار۔

۲۵ اپریل ۱۹۳۴ء

وزن میں ایک پونڈ کی کمی، آکسیجن کی کمی کی کوئی علامت نہیں۔ تکلیف دوبارہ نہیں ہوئی۔ سانس کی تنگی ختم۔

۷ جون ۱۹۳۴ء

رات کے دو تین بجے اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے۔ سانس تنگ ہو جاتا ہے، تازہ ہوا کی خواہش۔ آرسینک-30 دوروں کے دوران۔ اس کی والدہ نے آرسینک کبھی کبھار دی۔ بہر حال ہفتے میں ایک بار اس کی ضرورت ہوئی۔

۱۲ جولائی ۱۹۳۴ء

بہت بہتر، اپنے سائیکل پر اپسم سیر گاہ گیا۔ ورنہ وہ تو ماں کے ساتھ ہی بندھا رہتا تھا۔ آرسینک-30 مسلسل۔

۲۰ ستمبر ۱۹۳۴ء

ایک بار پھر بہت نیلی رنگت غالب آ گئی، دمہ میں لیٹنے سے کمی، رات کو شدت، تکلیف سے بیدار ہو جاتا، دورہ کے دوران بہت گرم، لیکیسز-30۔

ستمبر اکتوبر میں شدت، اتنی کہ اس کی والدہ گھبرا کر اسے برامنٹن ہسپتال لے گئی۔ اسے اندیشہ تھا کہ وہ پھیپھڑوں کی دق میں مبتلا ہے۔ ہسپتال والوں نے علاج کو درست قرار دے کر اسے جاری رکھنے کی ہدایت کی۔ اس کی ماں بہترین طریقہ سے علاج کے باوجود ہسپتال لے جانے پر شرم سار ہونے کے بجائے اکڑی ہوئی آ رہی تھی۔ ہسپتال والوں نے ایکس رے کے بعد دمہ کی موجودگی کی تصدیق کی اور بتایا کہ دق موجود نہیں۔ چار ہفتوں کے دوران ہسپتال کے علاج سے اس کی حالت بے حد خراب ہو گئی۔ زیادہ وقت بستر میں رہتا اور کھانسی اور سانس کی تنگی کے دورے پڑتے رہتے۔

۸ نومبر ۳۴ء

لائیکو-30 وزن میں چھ ہفتوں میں کمی ہوئی۔

۱۰ جنوری ۳۵ء

رات کو نیند خوب ہوئی۔ پھیپھڑوں میں دائیں جانب سکڑن، لائیکو کی علامات، ایلو-30

۳۱ جنوری ۳۵ء

چار پانچ بجے صبح سانس کی تنگی، دمہ تب تک شدید نہیں، رفتہ رفتہ اس میں شدت،
پھیپھڑوں میں خرخراہٹ کالی کارب-30

۱۴ فروری ۳۵ء

جنوری کے بعد سے کوئی حملہ نہیں ہوا۔ صبح صبح سانس کی تنگی ختم ہوئی

۲۱ فروری ۳۵ء

گذشتہ روز طبیعت خراب رہی- کالی کارب-30

۷ مارچ ۳۵ء

کافی بہتر، کھانسی کے باوجود پھیپھڑوں میں آوازیں، کالی کارب-30

۲۸ مارچ ۳۵ء

ایک بار پھر ہفتے، اتوار کی رات کو حالت خراب، پھیپھڑے خرخراہٹ سے بھرپور---
کالی کارب بدستور، دن میں تین بار-

۲ مئی ۳۵ء

کافی بہتر-

۹ مئی ۳۵ء

دمہ کی واپسی، سکول جانے سے خوف، کالی کارب 30 تین خوراکیں-

۱۳ جون ۳۵ء

سکول میں کرکٹ کھیلتا ہے، اپنے لئے خود بات کرتا ہے- خوب سوتا ہے-

۷ ستمبر ۳۵ء

کئی مہینوں سے اچھا ہے، ناک کی نوک پر مسہ پیدا ہو گیا جو چھینکوں کے دوران گر گیا-

۲۸ ستمبر ۳۵ء

دوبارہ راتیں مخدوش ہو گئیں- پھیپھڑوں میں خرخراہٹ، کالی کارب-30

۱۳ اکتوبر ۳۵ء

کالی کارب- 1m صورت حال بدستور-

۱۱۰ اکتوبر ۳۵ء

دمہ غائب، مگر شدید زکام، دھند کے بعد، پیاس، بہت زود رنج، برائیونیا-30 دن میں
تین بار، سردیوں بھر میں ٹھیک رہا-

۲۳ جون ۳۶ء

زکام [illegible] بار بھی [illegible] کالی کارب 1m [illegible] کی [illegible]
[illegible] کی آواز [illegible] صاف [illegible] بہتر [illegible]
علاج [illegible] کا [illegible] بھی [illegible]

۱۲ اپریل ۳۶ء

خفیف تھا - مگر فکر [illegible] - رات [illegible] - کالی کارب 1m -
[illegible]

۲ جون ۳۶ء

شدید تکلیف - کالی کارب 1m -

۲۶ جون ۳۶ء

بہت بہتر [illegible] خوب روشن -

۲۶ جولائی ۳۶ء

[illegible] کالی کارب 1m

۹ جون ۳۶ء

بہت [illegible] کے سینے کی [illegible] ہے - [illegible]
عضلات میں کوئی ضعف نہیں - چودہ سال کی عمر [illegible] شروع ہوا - کام پر جانے لگا - ۱۹۳۷ء
[illegible] بالکل ٹھیک تھا [illegible] ۱۹۳۹ء [illegible]
[illegible] کالی کارب 10 m - تجربہ [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
آرسینک اور اپیکاک تھیں - فزیکل تھراپی میں سانس کی ورزشوں میں پوری باقاعدگی سے شریک
ہونے کے باوجود کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اس کے سینے کی خرخراہٹ میں کوئی فرق نہیں پڑا - مقامی علاج
نے بھی کوئی فائدہ نہ دیا - اس دوران میں نے اس کے مزاج کا پورا اندازہ کر لیا - کالی کارب شروع
کرائی - اس نے حملوں کو فاصلے پر رکھا اور ذہنی اور جسمانی طور پر اسے بہتر بنایا - علاج طویل ہونے
کی بنا پر مریض اور اس کی ماں مایوسی کا شکار ہوئی مگر آخر کار نتائج نے ان کو تسلیم کرا دیا کہ ہمارے
علاج نے انتہائی عمدہ نتائج پیدا کئے ہیں -

کالی کارب ایک مشکل دوا ہے - یہ ہر موسم میں بہت حساس ہے - خزاں اور سردی میں

یہ تکلیفوں اور اندیشوں سے تعبیر ہوتے ہیں۔ یہ بالعموم تمام امراض کے پیچھے تمام تدید ملتی ہے۔ ان میں
گلہ کی، قے کے ساتھ آتی ہے جب ... کالی کارب کی یہ علامت ان سے میں پائی
جوبن پر تھیں۔ اسی طرح اس کی دمہ میں جو ... میں نے منتخب کی وہ خراب تھی ... علامات و
جمع و معلوم کرنے میں طویل وقت صرف ہوا۔ ... مریض ... رہتیں۔
صرف اتنا کہنا کہ حملہ ہوگیا ہے۔ ایسے خاموش کرداروں کو پڑھنا کافی مشکل مرحلہ تھا۔

کالی کارب سایکاٹک دوائی ہے۔ بار بار ہونے والے دمے سے سایکاٹک دواؤں
میں سے ہی منتخب کرنا ضروری تھا کالی سلفیوریکم، میڈورینم، نیٹرم سلف، سٹیفسیگریا، سلفر، تھوجا وغیرہ۔

دمہ ایک مزاجی تکلیف ہے۔ اکثر اوقات یہ موروثی ہوتی ہے۔ مختلف نسلوں کے لوگوں
میں پائی جاتی ہے۔ جب یہ موروثی ہو تو زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے۔ ... یہ بات ... مطہر
نے بھی کہا ہے۔ میں نے اس بات کی صداقت اپنے تجربہ میں خود مشاہدہ کی ہے۔

8

ایک خاتون انتہائی بیمار صورت زرد رو اور شفاف اتنی کہ خون سے خالی محسوس ہوتی۔
اس کی عمر چالیس کے لگ بھگ تھی۔ اس کے قریباً تمام بچے ہی بیمار تھے۔ بچوں کی تعداد بھی کافی
تھی۔ ہر حمل کے بعد اس کی رنگت پہلے سے زیادہ نمایاں ہو جاتی۔ اس کی بیماری کا اتنا شہرہ تھا کہ
آخر ہسپتال والے اس کے لئے پیشگی طور پر بستر مخصوص رکھتے۔ تین چار بار حمل کے دوران تو اتر
سے یہی ہوا۔ اس دوران جب وہ زچگی سے فارغ ہو جاتی تو بچہ بھی بیمار رہتی۔ سانس میں مشکل
ایک مستقل عارضہ تھا، اس کی شکل بھر پور دمہ کی نہیں تھی۔ خون کی کمی ہمیشہ تشویش کا باعث رہتی۔ ہر
بار زچگی کے مرحلے میں اس کے مرجانے کا اندیشہ رہتا۔ ہم نے جونہی اس کی علامات پر عبور حاصل
کر لیا تو اسے میڈورینم تجویز کی۔ اس کے اور اس کے بچوں کے جوڑوں اور مخصوص اعضاء پر
پھنسیوں کا ہجوم تھا۔ میڈورینم ہزار طاقت سے یہ پھنسیاں صاف ہو گئیں۔ مریضہ کا وزن بڑھنے لگا اور
خون کی کمی دور ہوگئی۔ وہ اپنے گھر اور بچوں کی ذمہ داریاں پوری کرنے لگی۔

یہ دوائی اس کے بچوں کو بھی دی گئی۔ پہلا بچہ جو مضبوط جسم اور ہڈیوں کا مالک تھا۔ اس
کی عمر چھ سال تھی۔ اسے دن کے وقت دمہ کی شکایت رہتی۔ اچانک حملہ کی صورت میں ہسپتال لایا
جاتا اور کئی کئی ہفتے وہیں رکھ کر علاج کیا جاتا۔ مجھے بتایا گیا کہ اسے تبدیلی آب و ہوا کی غرض سے ایک جزیرے میں
قیام کے دوران بالکل افاقہ رہا۔ لیکن لندن واپس آنے پر دو دن کے بعد ہی شدید حملہ ہوا۔

موجود تھی۔ اسے میڈورینم-30 دی گئی۔ اس دوا کو ہفتوں تک جاری رکھا گیا۔ دوا سے خوب فائدہ ہوا۔ دمہ کے حملے رک گئے۔ اس نے سکول جانا شروع کر دیا جو دمہ کی وجہ سے پہلے وہ سکول نہیں جاتا تھا۔ اب اسے ساحل پر جا کر مہنگے قیام کی ضرورت نہیں تھی۔ پیٹنٹ وغیرہ کی ادویات سے اخراجات کی کتنی بچت ہوئی۔

اس طرح کے سینکڑوں کیس ہیں۔ یہ کیس بہت سے شہروں میں بلا تفریق پائے جاتے ہیں۔ ان کو میڈورینم کی ضرورت ہے۔ جس کے بغیر وہ دمہ کا عذاب بھگت رہے ہیں۔ ان کو ساحل سمندر پر بھیجا جاتا ہے۔ اگر ہومیو علاج کا علم پھیلایا جائے تو گھر گھر یہ پیغام ہوگا

”جاؤ! جاؤ ہومیو ہسپتال جاؤ، ہومیو ڈاکٹر کے پاس چلے جاؤ! ناقابل علاج امراض میں ان کے پاس جاؤ اگر صحت نہ بھی ہوئی تو بھی افاقہ تو ضرور ہوگا۔ اس میں وقت لگ سکتا ہے۔ اس میں صبر و استقلال کی ضرورت ہوگی۔ مگر بہر حال آرام آ ہی جائے گا۔“

ساحل سمندر پر دمہ سے افاقہ کی علامت کا ذکر ہو چکا ہے۔ دمہ کی ایک اور عجیب و غریب علامت ہے۔ ملاحوں کا دمہ، جونہی وہ سمندر سے واپس اپنے گھر پہنچتے ہیں تو ان کو آرام آ جاتا ہے۔ اس قسم کے دمے کے لئے برومین دوائی ہے۔

9

ایک پچاس سالہ ملاح کا کیس بہت مشہور ہے۔ یہ ایک لمبا، چوڑا، مضبوط شخص، جس کا وزن ۲۰۱ پونڈ، خوبصورت بال، نیلی آنکھیں، رخسار سیب کی طرح سرخ۔ دمہ سے نڈھال رہتا، انہوں نے سوچا کہ اسے ریٹائر کر دیا جائے۔ جونہی وہ جہاز سے اترا تو وہ درست ہو گیا۔ برومین-6 دن میں تین بار۔ ایک عرصہ کے لئے دی گئی۔ اس سے وہ صحت یاب ہو کر اپنی ملازمت پر چلا گیا۔ اگر آپ اس طرح کی علامات کو انگلیوں پر یاد کریں تو آپ ایسی بیماریوں کو دور کر سکیں جو پیشہ طب کیلئے عذاب کا باعث ہیں۔

آیئے ہم اپنے نظریہ کے اثبات کی جانب چلیں۔ نظریہ یہ ہے کہ دمہ کے علاج کے لئے سائیکاٹک دواؤں میں سے مطلوبہ دوا تلاش کرنا چاہیے۔ میرا مطلب شفا ہے نہ کہ آرام۔

ستمبر ۱۹۲۹ء کو میں نے ایک لڑکی دیکھی۔ اس کی عمر پانچ سال تھی۔ بارہ مہینوں سے سانس کی نالیوں میں سوزش رہتی تھی۔ اس کا الٹراوائلیٹ ریز اور ورزشوں سے علاج کیا گیا۔ مگر دمہ اور سانس کے عوارض جاری رہے۔ تنگ آ کر اسے ہسپتال لے جایا گیا۔ نومبر ۳۴ء میں وہ دوبارہ ہماری ڈسپنسری میں آئی۔ پانچ سال تک سب سے علاج کے بعد۔ اس نے کہیں سے سن رکھا تھا کہ ہماری ڈسپنسری میں دمہ کے کئی مریض شفایاب ہوئے ہیں۔ چنانچہ اس نے آخری چارہ کار

کے طور پر رجوع کیا۔

مرطوب موسم کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے دمہ کی، وہ ایک مکمل تصویر تھی۔ سینہ بلغم سے بھرا ہوا، زبردست خرخراہٹ، خارج ہونے والی بلغم بافراط، سفید، گاڑھی اور دھاگے کی طرح۔ چھاتی میں سخت درد، کھانستے وقت چھاتی کو ہاتھوں سے پکڑنا پڑتا۔ بچی کی حالت سخت قابلِ رحم تھی۔ اس کے کندھے گول، وہ پست قامت، پتلی، کمر خم دار، پسلیاں اندر کو دھنسی ہوئیں، چھاتی کا اوپر والا حصہ نالی کی طرح تھا۔ اس کا چہرہ نیگنوں تھا۔ میں نے معلوم کیا کہ مرطوب موسم میں اس کی کیفیت شدید ہو جاتیں۔ یہ تمام علامات نیٹرم سلف کی تھیں۔ لہٰذا اسے نیٹرم سلف-30 دی گئی۔ اسے ہفتے میں دو بار روشنی اور ورزش کے لیے آنے کی ہدایت کی گئی۔

ایک ہفتہ بعد رپورٹ یہ تھی کہ مریضہ بہتر ہے، چھاتی کی غیر معمولی آوازیں صاف ہو گئیں۔

۲۲ نومبر ۱۹۳۴ء

ہفتے بھر میں حالت خراب رہی۔ بلغم بہت زیادہ رہی، پھیپھڑے صاف۔

۶ دسمبر ۱۹۳۴ء

بلغم زیادہ پھیپھڑوں میں خرخراہٹ، موسم بہت مرطوب، کئی روز سے بستر میں مقید۔ نیٹرم سلف-30 صبح و شام تین دن۔

۱۳ دسمبر ۱۹۳۴ء

سانس بہتر، کھانا بھی بہتر۔

۱۰ جنوری ۱۹۳۵ء

تین دن سے بستر میں۔ کرسمس کے فوراً بعد سے مریضہ کی حالت بہتر تھی۔ بارش کے بعد، حملہ مختصر رہا، کچھ خشک خرخراہٹ، پہلی طرح تر خرخراہٹ نہیں تھی۔ نیٹرم سلف-30 ایک خوراک بدستور۔ پھر ایک خوراک صبح و شام اگر تازہ حملہ ہو۔

۲۴ جنوری ۱۹۳۵ء

بہت بہتر۔ ۱۴ فروری تک کوئی حملہ نہ ہوا۔ نیٹرم سلف صبح و شام۔

۲۱ فروری ۱۹۳۵ء

بہت مرطوب موسم، بستر میں چار روز سے مقید۔ بلغم بہت زیادہ، زردی مائل سبز اور لیسدار، مگر حملہ اتنا شدید نہیں تھا جیسا کہ پہلے معمول تھا۔ نیٹرم سلف-30 نے اپنا کام پورا کر لیا تھا۔ حملہ چونکہ اب جلد ہونے لگا تھا لہٰذا اونچی طاقت کی ضرورت تھی۔ نیٹرم سلف-1m دی گئی۔ ۹ مارچ

کے بعد دورہ سے محفوظ رہی۔ پھیپھڑے صاف تھے۔ اس روز میرے پاس نیٹرم سلف 1m نہیں تھی اس لئے اس کی تیس طاقت دی گئی۔ صبح و شام۔ ۲ دن کو بعد سے نیٹرم سلف 30 حسب ضرورت۔ سکول ڈاکٹر نے کھلی فضا کے سکول کی ہدایت کی۔ میں نے اس سے منع کر دیا۔ مرطوب موسم کی شدت کی وجہ سے ایسے سکول میں اوقات کے جب خرابی کا امکان تھا اس وجہ سے میں نے مخالفت کی۔ علاوہ ازیں اوپن ائیر سکول میں جو لڑکی کا ورزش درشت یہ حصہ رہ جاتا۔ اسے پورا مہینہ نیٹرم سلف پر رکھا گیا۔ اس دوران حملے معمولی اور تھوڑے وقت کے لئے ہوئے۔ میں نے محسوس کیا کہ نیٹرم سلف زیادہ گہرا اثر نہیں کر رہی بلکہ کسی دوسری دوائی کی ضرورت ہے۔

۶ جون ۱۹۳۵ء

اسے ہر ہفتے دورہ ہوتا۔ تین دن تک کے لئے رہتا۔ عموماً جمعہ کو شروع ہوتا اور بدھ تک جاری رہتا۔ وہ گھٹنوں پر جھک کر پڑی رہتی۔ چہرے کو تکیے سے ڈھانپ لیتی۔ یہ میڈورینم کی واضح علامت تھی۔ اس طرح دوا تبدیل کر کے میڈورینم۔30 دی گئی۔ کینٹ نے کہا ہے کہ نیٹرم سلف جب مرض پر گرفت قائم نہ کر سکے تو معاون دوا کے طور میڈورینم کام کرے گی۔

۲۰ جون ۱۹۳۵ء

ایک ہلکا سا حملہ ہوا۔ میڈورینم۔

۱۱ جولائی ۱۹۳۵ء

تین ہفتوں تک کوئی حملہ نہ ہوا۔ وزن ۹۲ پونڈ۔ اس وقت اس کی عمر گیارہ سال تھی۔ بدقسمتی سے شروع میں اس کا وزن نہیں لیا جا سکا۔ مجھے یقین ہے کہ وزن میں کافی اضافہ ہوا ہوگا۔ کیونکہ وہ بہتر اور خوش تھی۔ اس کی سکول حاضری بھی زیادہ باقاعدہ تھی۔

۲۶ ستمبر ۱۹۳۵ء

تین ماہ تک کوئی حملہ نہ ہوا۔ اب تک بیماری کے حملہ سے محفوظ رہنے کا یہ طویل ترین عرصہ تھا۔ ستمبر کے درمیان بہت معمولی حملہ ہوا اور نصف دن وہ بستر میں رہی۔ حملہ پر میڈورینم۔30۔ اس کی والدہ نے ہدایت کے مطابق دے دی۔ بازو بہتر، جھلسی ہوئی پھنسیاں بھی درست ہو گئیں۔

۳-۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء

مرطوب موسم کے باوجود کوئی حملہ نہ ہوا۔ آپ دیکھیں کہ صحیح دوا کس طرح مریض کا پورا مزاج طبیعت بدل دیتی ہے۔ وہ اب مرطوب موسم بھی برداشت کر سکتی ہے۔ میڈورینم 30

۱۰ اکتوبر ۱۹۳۵ء

ہفتے کے دوران حملہ ہوا، چہرے کے بل [illegible] پڑتے ہیں [illegible] میں

پڑی ہے۔ میڈورینم 30-

۳۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء

دن کے وقت کھانسی زیادہ، دن کے وقت حملہ، [illegible] کی صورت میں پڑتی۔ میڈورینم

1m- جس کا ۱۴ نومبر اور ۱۲ دسمبر کو اعادہ کیا گیا۔

۹ جنوری ۱۹۳۶ء

ہلکا سا حملہ، میڈورینم 2m۔ معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] طاقت کی ضرورت ہے۔

۶ فروری ۱۹۳۶ء

میڈورینم 30- کیونکہ وہ منہ کے بل سوتی ہے۔

۲۰ فروری ۱۹۳۶ء

ہلکا سا حملہ، میڈورینم 30-

۵ مارچ ۱۹۳۶ء

ہفتہ میں بہت بری حالت، دن کے وقت شدید حملہ پڑا ہے (دن [illegible] یاب)

۲۶ مارچ ۱۹۳۶ء

ہلکا سا حملہ، دوائی صبح و شام۔

۲۰ اپریل ۱۹۳۶ء

چہرے کے بل سوتی ہے۔ صرف دن کے وقت حملہ۔ میڈورینم 30۔

۲۱ مئی ۱۹۳۶ء

تین ہفتوں میں پہلا حملہ۔

۳ ستمبر ۱۹۳۶ء

۲۱ مئی کے بعد سے کوئی حملہ نہیں ہوا۔ ساڑھے تین ماہ [illegible] رہی۔ وزن [illegible]

پونڈ۔ اب اس بچی کو مشکل ہی سے پہچانا جا سکتا تھا۔ چھاتی کا پھیلاؤ تین انچ۔ جب علاج شروع

کیا تو چھاتی کا پھیلاؤ بالکل نہیں تھا۔ ۲۱ مئی سے کوئی حملہ نہیں ہوا تھا۔

۱۸ اکتوبر ۱۹۳۶ء

سردی لگنے سے ہلکا سا حملہ۔ میڈورینم 1m۔

۲۲ اکتوبر ۱۹۳۶ء

وزن ۸۰ پونڈ، چھ ہفتوں میں تین پونڈ وزن میں اضافہ۔

۳۰ ستمبر ۱۹۳۶ء

۱۸ اکتوبر سے کوئی حملہ نہیں ہوا۔ وزن ۸۲ پونڈ

۱۰ دسمبر ۱۹۳۶ء

ہفتے کے دوران میڈورینم -1m کی ایک خوراک۔

۴ مارچ ۱۹۳۷ء

وہ اچھی محسوس نہیں ہوتی۔ حملہ کی کوئی اہمیت نہیں۔ تجدید کی حالت میں سوتی۔ میڈورینم -1m ہر رات، ایک خوراک چھ دن کے لئے۔

۱۸ مارچ ۱۹۳۷ء

شدید حملہ، میڈورینم کی اونچی طاقت کی ضرورت، میڈورینم -10 m

۸ اپریل ۱۹۳۷ء

وزن ۸۶ پونڈ۔

۶ مئی ۱۹۳۷ء

ایک اور حملہ۔ میڈورینم 10 m

۲۰ مئی ۱۹۳۷ء

وزن ۸۰ پونڈ۔ اس بچی نے دو سال میں ۲۱ پونڈ وزن بڑھایا۔ دمہ کے حملوں کی تعداد و دورانیہ کم ہو گئے، ان کی شدت بھی کم رہی۔ علاج سے پہلے دمہ قریباً مسلسل تھا اور بہت شدید۔ اب وہ سکول جا رہی ہے، کافی بڑی ہو گئی ہے۔ بشاش بشاش، کام کر سکتی ہے۔ گھرانے پر بوجھ کے بجائے کارآمد فرد بن گئی ہے۔ پہلے وہ مسلسل ہسپتال میں رہتی تھی لیکن اب خزانے، خاندان اور خیراتی اداروں پر کوئی بوجھ نہیں تھا۔ اگر ہومیو علاج نہ کیا جاتا تو وہ کتنا مختلف وقت گزارتی۔ وہ ہماری دی ہوئی دوائی ضرورت کے وقت پورے اعتماد اور یقین سے استعمال کرتے۔ میڈورینم ایک نوسوڈ ہے۔ یہ دوا طویل وقفوں سے دینا چاہیے۔

مریضہ ۱۹۴۱ء میں اتفاقاً ملی تھی۔ اس نے خود تعارف کرایا تو میں پہچان نہیں سکی۔ اب وہ بہت خوب صورت اور توانا تھی۔ مسلسل کام کرتی اور زندگی کا لطف اٹھاتی۔ دمہ سے نجات پائی۔ مئی ۱۹۳۷ء سے اب تک دوائی اور نہ ہی حملہ ہوا۔

یہ مریضہ سات سال حملہ سے محفوظ رہی۔ ۱۹۴۴ء میں اسے بیماری ہوئی۔ پھر آہستہ آہستہ دمہ، ہسپتال ڈاکٹروں کے علاج میں بارہ ماہ تک اس کی بیماری روز بروز شدت اختیار کرتی گئی۔ اس کے بعد وہ پھر میرے علاج کے لئے آ گئی۔ چار ہفتے کے علاج کے بعد وہ دوبارہ اپنے کام پر

چلی گئی- میں نے اسے میڈورینم -10m کے ذریعے شفا دی-

اس کیس سے واضح ہے کہ دمہ میں دوا کی تجویز بڑی احتیاط سے کرنا پڑتی ہے- اس سے موروثی رجحان کے خلاف جنگ میں سال ہا سال لگ جاتے ہیں- فرق یہ پڑتا ہے؟ ایک قابل رحم حالت، بے کار، مریض خوب صورت، صحت مند اور معاشرے سے مفید کارکن کی شکل اختیار کر لیتا ہے- کیا مروجہ علاج اس طرح کے نتائج دے سکتا ہے- ان کے نیوں ورمرابات سے اس طرح کے نتائج کا تصور بھی کوئی نہیں کرسکتا-

دیکھیے، مروجہ علاج کے دوران دمہ کی تکلیف پوری شدت کے ساتھ جاری رہتی ہے- اس طریق علاج میں یہ بتایا جا سکتا ہے کہ دمہ کا سبب کیا ہوا؟ بلی کے بال، گھوڑے کے غلیظ بخارات یا کھانے والی مضر اشیاء کا استعمال- چنانچہ لوگوں کو بعض چیزوں سے دور رہنے کی تمام تر ہدایت کر دی جاتی ہے- سوال یہ ہے کہ زرعی مزدور گھوڑوں اور بلیوں سے دور کیسے رکھے جا سکتے ہیں- لیکن ہومیو علاج کتنا بہتر ہے- آپ شفا کے بعد اپنے گھر میں درجن بھر بلیاں رکھ سکتے ہیں، آپ چاہیں تو گھوڑوں کے اصطبل میں رہ سکتے ہیں- ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ دمہ کے علاج میں معقولیت اختیار کی جائے-

کیا دمہ قابل علاج ہے؟ یقیناً یہ قابل علاج ہے- میں نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے بعض کیسوں کی مکمل ہسٹری درج کی ہے- ڈاکٹر کینٹ کا کہنا ہے کہ دمہ اکثر اوقات سائیکوسس کی وجہ سے ہے- لہذا اس کے لئے سائیکوٹک دواؤں میں سے انتخاب کرنا پڑتا ہے- سائیکوسس حیوانی زہروں سے پیدا ہوتا ہے- جیسے چیچک، ویکسی نیشن، سوزاک- مجھے یقین ہے کہ آج کل جن ٹیکوں کو استعمال کیا جا رہا ہے ان کے مضر اثرات مستقبل میں سامنے آئیں گے- سائیکوسس سے اور گلٹیاں پیدا ہوتی ہیں- دمہ اور جلدی تکالیف ادل بدل کر ہوتی ہیں

کئی سال پہلے ایک بوڑھی خاتون کو کئی سال پہلے اس طرح کے دمہ کی شکایت تھی- سانس کی تنگی سے افاقہ ہوتا تو اس کے ہاتھوں اور بازوؤں پر مسے نکل آتے- اس صورت حال میں دوائیہ علاج پر مطمئن نہیں تھی- وہ کہنیوں پر مرہم لگاتی، تاکہ جلدی بیماری اندرون کا رخ کرے- نتیجتاً دمہ واپس آ جائے گا- میں نے اسے نرمی سے بتا دیا کہ اس طرح اپنا نقصان کرے گی- وہ خوش مزاج بڑھیا تھی، اس کی دوائی مزریم تھی- یہ ایک اور سائیکاٹک دوا ہے مگر افسوس یہ ہے کہ مزریم کا پھوڑا بہت تکلیف دہ ہوتا ہے- وہ اسے برداشت نہیں کر سکتی- کم و بیش ایک سال بعد وہ آئی تو اس کی شرمگاہ کے بیرونی حصوں پر گوبھی جیسی رسولیاں بن گئی تھیں- یہ بہت پُر درد تھیں- سائیکاٹک مادہ کو جسم کے اندر واپس کیا گیا تھا تو اس نے اپنا بدلہ لے لیا اور اب وہ مبتلا

صورت اختیار کر گئی۔ اس مرحلہ پر اس لیے کچھ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ میں اسے دن بدن مزید بد
حالت کی طرف جاتے دیکھتی رہی یہاں تک کہ وہ معذوروں کے ہسپتال میں ہلاک ہو گئی۔

یہ پہلا کیس تھا جس سے مجھ پر واضح ہوا کہ دمہ اور سائیکوسس باہم متعلق ہیں۔ اس کے
بعد میں نے اس خاندان کا علاج کیا جس کا اوپر ذکر کر چکی ہوں۔ خاندان سے ایک فرد کو سوزاک بڑوں پر
چھوڑا تھا۔ بڑے لڑکے کو دمہ اور ان کی ماں سائیکوٹک کی خونی وراثتی کمزوری میں مبتلا تھی۔ ان
کی ماں کے بارے میں کل ہی مجھے معلوم ہوا کہ وہ اب اتنی اچھی ہو گئی ہے کہ گھر کی ذمہ داریوں
کے علاوہ وہ سارا کام بھی کرتی ہے۔ اندازہ کریں کہ وہ خاتون جس کے بارے میں یہ سوچا گیا
تھا کہ یہ بچ نہیں سکے گی۔ وہ صحیح دوائی میڈورینم سے صحت کی منزل تک پہنچ گئی۔

میڈورینم ہومیو نوسوڈ ہے یہ سوزاک کے وائرس سے بنائی جاتی ہے۔ بانی من کے
وضع کردہ طریقوں کے مطابق اس کی آزمائش کی گئی صحت مند لوگوں میں اس کی پیدا کردہ علامات
کو احتیاط سے نوٹ کیا گیا اور اگر کسی بیمار پر یہ علامات ظاہر ہوں تو میڈورینم اسے شفا دے گی۔ ان
علامات کا خلاصہ یہ ہے۔

"کھانسی اتنی مشکل جیسے گلے میں کچھ پھنس گیا ہو، نرخرہ بند جیسے کہ ہوا داخل ہی نہیں ہو
سکتی۔ سجدہ کی حالت میں افاقہ، گہری اور کھوکھلی کھانسی، لیٹنے سے شدت، پیٹ کے بل لیٹنے سے
افاقہ، سانس میں مشکل، پنکھے کی ہوا پسند ہے، سردی محسوس کرتا ہے مگر اوڑھنی ڈالی جائے تو اتار پھینکتا
ہے، گرمی سے شدت، چھونے میں برف کی طرح ٹھنڈا، نمی اور مرطوب ہوا اور طوفان اور برق چمک
سے شدت، دن کے وقت طلوع سے غروب تک شدت، سمندر ورشن، ساحل پر عام حالت بہتر،
سمندر کے اندر خراب۔ پاؤں جلتے ہیں، اوڑھنی سے باہر رکھنا اور ننگا رکھنا چاہتا ہے۔ خود پسند، خود
ملامت کرنے والا، پشیمان، وقت بہت سست محسوس کرتا ہے چنانچہ جلدی میں ہوتا ہے۔ چیچک کا پس
منظر، ویکسی نیشن، یا سوزاک۔"

ایک علامت پر دوا کی تجویز بیکار ہے۔ کئی علامات کی موجودگی ضروری ہے۔ مثال کے
طور پر سانس کی تنگی کے ساتھ پنکھے کی خواہش کے تحت سات دوائیں درج ہیں۔ آپ کو ان میں
سے مریض کی مجموعی علامات پر منفرد دوا تلاش کرنا پڑے گی۔

چند سال پہلے میرے پاس دمہ کی ایک مریضہ تھی۔ اس کی عمر ۶۰ سال تھی۔ اس کی "دوا"
تجویز کرنے میں مجھے مشکل ہوئی۔ وہ اپنے زمانے کی بہت محنتی باورچن تھی۔ دمہ نے اسے بالکل
بیکار کر دیا تھا۔ وہ اسپرین لیتی تھی۔ اسپرین لینے کی وجہ معلوم نہ ہو سکی۔ اس سے اسے کوئی فائدہ بھی
نہیں ہوتا تھا مگر وہ اسے جاری رکھے ہوئے تھی۔ اس کے پاؤں، اور ٹانگیں ٹخنوں تک سوجے

ہوئے تھے۔ پیشاب میں چربی خارج ہوتی۔ چھاتی میں آوازیں، خرخراہٹ، سیٹی کی آوازیں۔ دل کی دھڑکن انتہائی کمزور، چہرہ گلابی تھا، خاص طور پر دمہ کے دوران۔ بات مشکل میں تھی۔ چلنا بالکل ممکن نہیں رہا۔ مشکل ہی سے رینگ سکتی تھی

میں نے اس پر مختلف دواؤں کو آزمایا مگر کوئی خاص فائدہ نہ ہوا۔ چند علامات واضح ہو گئیں۔ سانس کی تنگی، ہوا کی خواہش، پنکھا اپنے نزدیک رکھتی۔ دمہ سے پہلے سردی کا شدید احساس، یہ احساس سانس کی تنگی کے دوران بھی جاری رہتا۔ لیٹنے سے تکلیف میں شدت، دروازے اور کھڑکیاں کھلی رکھنا چاہتی ہے۔ میں نے کاربوویج تجویز کی مگر اس سے بھی کوئی فرق نہ پڑا۔ میں نے تمام کیس کا دوبارہ جائزہ لیا تو ایپس کی نشاندہی ہوئی۔ وجہ یہ تھی کہ وہ گرمی بہت محسوس کرتی۔ آگ کے نزدیک بیٹھ نہیں سکتی تھی۔ خائف اور غمگین۔ اسے سوجن تھی۔ اگرچہ دمہ کے عنوان کے تحت ایپس درج نہیں مگر علامات پر یہ دوائی حاوی تھی۔ چنانچہ میں نے ایپس دی۔ اس سے پہلی بار افاقہ ہوا۔ وہ تھوڑے وقت میں ٹھیک ہوگئی۔ پیشاب میں چربی اور سوجن ختم ہوگئی۔ دمہ اور دل کی سوزش میں بھی افاقہ ہوا۔ اسے ایپس 6- دن میں تین بار، کچھ عرصہ تک باقاعدگی سے دی۔ جس کے بعد صرف تکلیف کے وقت دوا لینے کی ضرورت ہوتی۔ گرمیوں کے پورے موسم میں اسے تکلیف بہت شدید ہوتی۔ اس بار حالت بہت بہتر رہی۔ اس کے بعد ایپس 12- رات کے وقت۔ اس دوا کی طاقت بتدریج 30- اور 1m- نے اس کے مرض کی جڑ سرے سے ختم کر دی۔ بستر پر پڑی ہوئی خاتون اب آسانی سے اٹھ سکتی تھی، گھر کا عام کام کاج، کپڑوں کی دھلائی جس میں کمبوں کی دھلائی جیسا بھاری کام بھی تھا اس کے لئے آسان ہو گیا۔

اس پیش رفت کے باوجود سانس کی تنگی کی شکایت اسے اس وقت ہو جاتی جب کہ وہ کسی کام میں جلدی کرے یا مشرق سے آندھی آئے۔ اسے سردی بہت جلد لگ جاتی۔ مگر یہ بھی خیال رہے کہ وہ ستر سال سے اوپر ہے۔ ایپس نے اسے اپنے پاؤں پر کھڑا کر دیا۔ آپ اس سے پوچھو کہ وہ ہومیو علاج کے بارے میں کیا سوچتی ہے۔ اس سے اس کی زندگی بن گئی ہے۔ ایپس بھی ایک اینٹی سائکوٹک دوائی ہے۔ اگرچہ شروع میں کاربوویج مطلوبہ دوا محسوس ہوتی تھی مگر یہ عام علامات پر حاوی نہیں تھی۔ اس کے علاوہ یہ کافی سائکوٹیک بھی نہیں۔ ممکنہ طور پر اس کیس میں سائکوسس ویکسی نیشن سے منتقل ہوا ہوگا۔ وجہ یہ ہے کہ ویکسی نیشن تین بار ہوئی۔

وہ اب پچھتر کے لگ بھگ ہے۔ جون سے دمہ کے حملے بہت کم ہیں۔ اب پلس ٹیلا 6- سے کنٹرول رہتا ہے۔ وہ جذباتی ہے، روتی ہے اور ہمدردی پسند کرتی ہے۔ اس وجہ سے دوا تبدیل ہوگئی۔

۱۹۴۷ء میں جب کہ وہ ۷۸ سال کی ہوئی ہے- دمہ سے آزاد ہے۔ بوڑھے لوگوں کا علاج ہو سکتا ہے بشرطیکہ وہ خواب آور ادویہ سے دور رہیں

سیلیکا ایک اور سائیکاٹک دوائی ہے۔ اس کے ذریعے دمہ کے بہت سے کیس صاف کئے جا سکتے ہیں- یہ چھاتی کی بلغم، دمہ اور چھینکوں، سانس کی تنگی، حرارت سے شدت، مشقت اور شدید گرمی سے شدت، زیادہ مشقت سے جسم گرم ہو جاتا ہے اور پھر وہ ہوا کی زد میں آ جاتا ہے- مرطوب دمہ، مسلسل خرخراہٹ۔ سینہ بلغم سے بھرا ہوا محسوس ہوتا ہے- جیسے سانس رک جائے گا- سائکوٹک دمہ کے لئے یہ بہترین دوا ہے- اس طرح کا مریض زرد رو، نرم، کمی خون کا شکار، شدید کمزور اور پیاس، سوزاک کے دبنے کے بعد دمہ میں مبتلا ہوتا، پسینے کو دبنے سے پاؤں کا پسینہ عام طور پر بدبودار، وہ سردی سے حساس، ان علامات پر سیلیکا سے مریض کی تکالیف ختم ہو جائیں گی- میری مراد یہ ہے کہ دمہ کے دورے کم ہو کر آخرکار ختم ہو جائیں گے- میں نے پوٹاشیم سالٹس کا اور سائیکوٹک ادویہ کے طور پر ذکر کیا ہے-

کالی آرسینی کوزیم ہمارے حاجب علمی کے دور سے سفوف کی شکل میں آ رہی ہے- ہومیوپیتھی میں یہ بہت کم استعمال ہوتی ہے لیکن علامات موجود ہوں تو یہ خوب کام کرتی ہے- میرے ذہن میں دوائیں مریضوں کے حوالے سے محفوظ رہتی ہیں-

10

اس طرح ایک نرس کا کیس مجھے ہمیشہ یاد رہتا ہے- ہسپتال میں میرا شروع کا زمانہ تھا- وہ نرس انتہائی سخت کوش،، باصلاحیت، مستعد اور سخت منتظم قسم کی تھی- اس نے اپنے زیر نگرانی ہسپتال کو آہنی ہاتھ سے کنٹرول کیا ہوا تھا- اس کے سامنے کوئی چوں نہیں کر سکتا تھا- اس کے تمام بل فوراً ادا کر دیئے جاتے تھے-

اس کی ایک کمزوری دمہ اور سانس کی تکلیف تھی- وہ سردی کو بہت محسوس کرتی- حرارت عزیزی بہت کم تھی، ہوا سے بہت حساس، اس کے کمرے بہت گرم ہوتے تھے اور اس کا لباس، نہ درتہ یہاں تک کہ گرمیوں میں بھی فلالین پہنتی- وہ دبلی پتلی تھی، سیڑھیاں چڑھنے اور سخت کام میں اس کے پھیپھڑے بلغم کی آوازیں دینے لگتے- سانس کی نالیاں گرم مشروب سے افاقہ محسوس کرتیں- خاص طور پر اوولٹین اسے بہت پسند تھی- دو تین بجے صبح اس کی حالت خراب ہوتی- یہ وقت اس کیلئے بہت مشکل تھا- وہ اس وقت سے خوف زدہ رہتی- ہر تیسرے روز اسے شدید حملہ ہوتا- تکلیف کے دوران شدید بے چینی-

کالی آرسینکم-6، دن میں تین بار نے اسے چند دنوں میں ٹھیک کر دیا- کئی مہینے تک اسے

دمہ اور سانس کی تکلیف نہ ہوتی۔ اگر کسی وقت دمہ ہوتا تو وہ سمندر میں چلا جاتا۔ زندگی بھر کے دوران وہ ویلز کے جزیرے میں قیام پذیر ہوئی۔ جہاں دمہ سے متعلق علامات کے دوران فوت ہوئی۔

کالی کارب دمہ کے لئے دوسری مفید چوتھی دوا ہے۔ اس کا میں نے پہلے ذکر کیا ہے۔ لڑکے کا کیس دیکھ لیں۔ اس نے مہینوں تک اچھی طرح علاج کیا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اس نے اتفاقاً بتایا کہ اسے صبح تین سے پانچ بجے تکلیف شدید ہو جاتی ہے۔

کیا کوئی یہ بتا سکتا ہے کہ دمہ کے بعض کیس گھڑی کی طرح ٹھیک ٹائم پر کیوں ایک ہی وقت پر وہ تکلیف سے بیدار ہو جائیں گے۔ اس کے لئے علم الامراض کی رو سے کوئی جواب معلوم نہ ہو مگر اس کے باوجود یہ ہمارا روز کا مشاہدہ ہے کہ کالی کاربونیکم کا مریض تین تا پانچ بجے شدید بیدار ہوتا ہے۔ نیٹرم سلف کا مریض صبح چار بجے تک بیدار نہیں ہوتا مگر چار تا پانچ وہ بہر صورت علامات کی شدت سے دوچار ہوگا۔

اس کے برعکس آرسینک نصف رات بارہ بجے شروع ہو کر دو بجے تک شدت میں رہے گا۔ اگر اس طرح کی علامت معلوم ہو جائے تو اس کا لحاظ رکھنا چاہیے۔ دوا تیزی سے کام کرے گی۔

کالی کارب کی کھانسی مذکورہ بالا اوقات میں بہت شدید ہوتی ہے۔ خرخراہٹ اور سانس کی تنگی پوری شدت اختیار کر لیتی ہے۔ مریض کے لئے سیدھا بیٹھنا مشکل ہوتا ہے۔ اس میں وہ اپنا سر میز یا گھٹنوں پر رکھ کر بیٹھا رہے گا۔ وہ ہوا برداشت نہیں کر سکے گا۔ سردی بہت محسوس کرے گا۔ سردی میں یقیناً علامات شدید ہوں گی۔ عام طور پر یہ مریض زرد، بیمار اور کمی خون کا شکار ہوگا۔ سینے میں چبھنے اور دوڑنے والے درد محسوس ہوں گے۔ حرکت کے باوجود یہ تکلیف جاری رہے گی۔ برائیونیا میں بھی چبھنے والی دردیں ہوتی ہیں مگر یہ درد حرکت سے شدید ہوتی ہیں۔ کھانسنے سے شدت اور سینہ ٹھنڈا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ کالی کارب کے مریض میں آنکھ کی پپوٹے اور ابرو کے درمیان سوجن ہوگی۔

دواؤں کی علامات میں وقت کے لحاظ سے کمی بیشی کا ذکر میں آ رہا یہ اہم ہے۔ یہ دوا سائیکلک نہیں۔ اگر مریض میں یہ علامات موجود ہوں تو یہ دوا ان کو فوری طور پر ختم کر دے گی۔ یہ بار بار درست ثابت ہوئی ہے۔ مریض سو جاتا ہے۔ تھوڑی دیر سونے یا لیٹنے کے بعد گیارہ بجے رات شدید کھانسی سے بیدار ہو جاتا ہے، بلغم اس کے گلے میں پھنس جاتی ہے۔ چھاتی میں جکڑن محسوس ہوتی ہے۔ مریض اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے۔ شدت کے ساتھ کھانستا ہے۔ یا خرخراہٹ محسوس کرتا ہے۔

کھانسنے کی یہ کوشش سانس میں دقت کا باعث بنتی ہے۔ [illegible] رہتیں۔

اس دوا کا ایک پہلو خود ذائقہ [illegible] سے پیدا ہوتا ہے [illegible] دمہ شدید [illegible] ورنہ علامات ظاہر ہوتیں۔ ان علامات میں یہ دوائی مریض کو شفا دیتی ہے۔ اس طرح سلفر [illegible] ثابت ہوا۔

سمبیوکس نائگرا ایک دوائی ہے جو سانس اور سینے کی تکلیف میں وقت سے [illegible] سے کی تنگی کا باعث ہیں۔ یہ بچوں کی دوائی ہے۔ صبح تین بجے مریض بیدار ہو جاتا ہے۔ ایلیریا اریلیا میں بھی تکلیف میں شدت کا یہی وقت ہے۔ البتہ سمبیوکس نائیگرا [illegible] بعد آتی ہے۔ سمبیوکس میں سانس قریب بند ہو جاتا ہے۔ [illegible] بیٹھنے [illegible] سے ہانپتا ہے۔ آخر کار سانس آ جاتا ہے تو وہ سو جاتا ہے ایک اور حملہ دوبارہ بیدار [illegible] ایک اور خصوصی علامت یہ ہے کہ بیداری کے وقت وافر پسینہ اور نیند کے دوران خشکی [illegible]۔ عام طور پر مریض زکام سے سوں سوں کرتا ہے۔

لیکیسز ایک اور دوائی ہے جو معمولی سی سائیکوٹیک ہے۔ اس میں بھی کچھ جیسی اریلیا جیسی ہے۔ نیند کے دوران دمہ کا حملہ ہوتا ہے لیکن مریض بیدار نہیں ہوتا۔ (سلفر کی طرح) نیند کے دوران حملہ ہوتا ہے اور پھر صبح بیدار ہوتے وقت حملہ ہوگا۔

مریض عام طور پر خاتون ہوگی۔ لیکیسز کی مخصوص علامات پائی جائیں گی۔ گرمی سے شدت ہوگی، گلے میں کسی طرح کی جکڑن دمہ کا باعث ہوگی۔ یہاں تک کہ اس کا گلہ چھوا جائے یا اس کا منہ ناک ڈھانپ دیا جائے، تکلیف میں شدت ہو جائے گی۔ فرض کریں وہ سو گئی ہے اور منہ اور ناک ڈھانپا گیا تو اسے حملہ ہوگا۔ اس سے ضروری نہیں کہ وہ بیدار ہو جائے۔ وہ بے چین ہوگی اور اس کا شور خاوند کو بیدار کر دے گا۔ یہ تکلیف بازو کو زور سے ہلانے یا اپنے ہمسایہ کے ساتھ طویل گپ شپ کی وجہ سے ہوگی۔ گرمی بہت محسوس ہوتی ہے۔ دروازے اور کھڑکیاں کھلی رکھتی ہے۔ جیسا کہ پلساٹیلا اور اپس، سلفر کا خاصا ہے۔ لازمی علامات میں فرق ہوگا۔ لیکیسز کا مریض اپنے نیلے یا ارغوانی رنگ سے پہچانا جائے گا۔ آپ ایسی خاتون کو دیکھیں جو آپ کو بہت مشکوک نگاہوں سے دیکھ رہی ہو، اس کا خاوند آپ کو یہ بتا سکتا ہے کہ وہ بہت حاسد ہے اور باتونی ہے، اس کے باوجود کہ اسے سانس میں بہت دقت ہے۔ ایسا مریض دمہ کے ساتھ دل کے ضعف کا شکار ہوتا ہے۔ وہ صرف سانس کی نالیوں کا مریض نہیں ہوتا۔

آپ نے دیکھا ہے کہ ہر مریض کو کتنی احتیاط سے دیکھنا پڑتا ہے۔ علامات کی تلاش میں خاوند یا بیوی یا دیگر ساتھ آنے والوں سے بھی بہت سی معلومات حاصل کرنا پڑتی ہیں۔ مریض [illegible]

نگہداشت کرنے والی نرس سے بہت کچھ معلوم ہو سکتا ہے۔

ڈاکٹر رابرٹ نے دمہ کے ایک پرانے کیس کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے مریض صرف اتنا بتاتا ہے کہ اسے چھینکیں آ رہی ہیں۔ سانس کی تنگی ہے۔ ایسی عام علامات پر ہم دوائی نہیں تجویز کر سکتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ تکلیف سے متعلقہ عام علامات ہیں۔ دمہ سے متعلقہ درجنوں دوائیں کینٹ نے تحریر کی ہیں۔ آپ کو امتیازی علامات معلوم کرنا پڑیں گی۔ ایسی علامات جو آپ کے مریض کو عام مریضوں سے ممتاز و منفرد کریں۔ مریض کی کھانسی رات کو شدید ہوتی تھی اور بلغم نکلنے پر افاقہ ہو جاتا۔ اس کے ہاتھ ٹھنڈے تھے۔

ان علامات سے دواؤں کا دائرہ محدود ہوا۔ اب ہمیں دس دواؤں میں سے دوا تجویز کرنی ہے۔ اس نے مزید بتایا کہ کھانسی پانی پینے سے شدید ہو جاتی ہے۔ اس سے دوائیں چار رہ گئیں۔ اس کے بعد اس نے ایک اور علامت بیان کی جس سے دوائی واضح ہو گئی۔ علامت یہ تھی کہ اسے ایسے محسوس ہوتا کہ خرخراہٹ معدہ سے پیدا ہو کر معدے پر حملہ آور ہو رہی ہے۔ جس سے سانس کی تنگی پیدا ہو رہی ہے۔ اب دو دوائیں رہ گئی ہیں، سیپیا اور مینسی نیلا۔

ماہر معالج کس طرح کام کرتا ہے اور علامات میں سے عجیب و غریب اور منفرد علامات دوائی کی نشان دہی کرتی ہیں۔ اب ہم اس کیس میں علامات کے لحاظ سے دوا کی تلاش کے لیے ریپرٹری کی مدد لیتے ہیں۔

رات کے وقت کھانسی اور بلغم خارج ہونے سے افاقہ،

بیلا ڈونا، کلکیریا، کاربوانی میلیس، کاسٹیکم، ہیپر سلف، اپیکاک، کالی نائٹریم، کریوزیم لیکیسز، مینسی نیلا، مزریم، سیپیا۔

ہاتھ اور پاؤں ٹھنڈے،

بیلا ڈونا، کلکیریا، کاربوانیمیلیس، کاسٹیکم، اپیکاک، لیکیسز، مینسی نیلا، مزریم، سیپیا۔

پانی پینے پر کھانسی

ہیپر سلف، لیکیسز، مینسی نیلا۔

خرخراہٹ کا احساس معدہ سے شروع ہو کر گلے تک پہنچ کر سانس کی تنگی پیدا کرتا ہے اور بیماری کا حملہ ہو جاتا ہے۔

مینسی نیلا، سیپیا۔

اس طرح اس کی دوائی مینسی نیلا ثابت ہوئی۔ وہ معالج بہت خوش قسمت [illegible]

اوقات ایسے کیسوں میں ڈاکٹر کو بہت تحمل سے کام لینا پڑتا ہے۔ مریض کی ہسٹری میں غوطہ لگانا پڑتا ہے۔ صحیح دوائی تجویز کے لئے آسان ترین کیس پلمیٹ والا کیس ہے۔ اس کی تفصیل اوپر بیان ہو چکی ہے۔ یہ شخص مغربی بندرگاہ کا ایک کیپٹن تھا۔ اسے سمندر سے باہر ہمیشہ دمہ رہتا۔ حتیٰ کہ جب وہ سمندر میں رہتا تو بالکل ٹھیک رہتا۔ وہ ایک مضبوط اور بڑا آدمی تھا۔ وزن ۲۵۲ پونڈ، خوب صورت نیلی آنکھیں، ایک مثالی ملاح، اس کی دوائی برومین تھی۔ تھوڑے عرصہ میں برومین نے اس شخص کو بالکل بدل دیا۔ برومین کا مریض پلساٹیلا سے بہت ملتا جلتا ہے۔ پلساٹیلا ناکام ہو جاتے تو برومین اس کی جگہ کام کرتی۔ برومین سانس کی نالی اور اس کے منہ میں جکڑن پیدا کرتی ہے۔ نالی میں سردی کا احساس ہوتا ہے۔ سانس کی ہوا ٹھنڈی لگتی ہے، جیسے گلیشیر سے آرہی ہو۔ برومین کے مریض کی ایک خاص علامت یہ ہے کہ اسے ہوا میں تمباکو کی بو محسوس ہوتی ہے۔ ہر قسم کی گرد اسے دوبارہ بیمار کر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ملاح سمندر میں ٹھیک رہتے ہیں کہ وہاں گرد نہیں ہوتی۔ ساحل پر آتے ہی گرد کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو تکلیف شروع ہو جاتی ہے۔ برومین بچوں کے دمہ میں اکثر مطلوب ہوتی ہے۔ خاص طور پر موٹے، خوبصورت، نیلی آنکھوں والے لوگ جب بحری جہاز میں ہوتے ہیں تو سانس کی کوئی شکایت نہیں ہوتی۔ خشکی پر واپس آتے ہی دمہ کی پکڑ میں آجاتے ہیں۔

ہم نے دیکھا ہے کہ سائکوسس پرانے دمہ کا عام طور پر سبب ہے۔ سائکوٹیک ادویات بھی ہم بیان کر چکے ہیں۔ لیکن دمہ کے دیگر مزاجی اسباب بھی ہیں۔

دقی مزاج بھی دمہ کا باعث ہوتا ہے۔ جس وقت دمہ کے لئے مطلوبہ ادویہ کام نہ کریں تو دقی مزاج کی دواؤں میں سے دوا تلاش کرنا چاہیئے۔ یہ دوا اونچی طاقت میں طویل وقفوں کے ساتھ دینا چاہیئے۔ ایسے مریضوں میں تپدق کے آثار ضروری نہیں۔ بلغم میں تپدق کا کوئی جرثومہ موجود نہیں ہوگا مگر ہومیو علاج کے اصولوں کے مطابق ٹیوبرکولینم دینے کی علامات موجود ہوں گی۔

ٹیوبرکولینم کے مریض ایسے لوگ ہمیشہ تھکے ہوئے، تھکاوٹ سے چور، کمزور، کمی خون کا شکار، خوبصورت، ریشمی اور عموماً گھنگھریالے بال، شفاف جلد، لمبی پلکیں، نیلی آنکھیں، ریڑھ کی ہڈی کے ساتھ ساتھ بالوں کی افزائش۔ ہر سانس کے ساتھ ہوا ٹھنڈا محسوس ہوتی ہے۔ اس کے باوجود اسے تازہ ہوا کی خواہش ہوتی ہے۔ وہ باہر سرد اور طوفانی ہواؤں کو پسند کرتا ہے۔

مریض کی ہسٹری لیتے وقت یہ پوچھنا چاہیے کہ آیا اس کے خاندان میں تپدق رہی ہے؟ یہ سوال بعض اوقات اس طرح بھی پوچھا جا سکتا ہے کہ کیا آپ کے خاندان میں سینے کے مریض رہے ہیں؟ اگر آپ کو یہ معلوم ہو کہ خاندان میں بعض سفید طاعون سے ہلاک ہوئے تو آپ کے

سے دوا کی تلاش آسان ہو جاتی ہے۔ خاص طور پر یہ چند علامات ہیں جیسے طوفان میں
باہر جانے کا شوقین ہونا۔ سردی کا آسانی سے لگ جانا۔ مریض کا خوبصورت ... زرد رنگ
ہونا، وہ ایک جگہ پر رہنے پر خوش نہیں ہوتے، وہ تبدیلی چاہتے ہیں، وہ گھومنے کے شوقین ہوتے
سے بھاگ جانے والا۔ اگر یہ علامات مل جائیں تو دوا کے انتخاب میں غلطی نہیں ہوگی۔ مریض کی
سرشت بدل جائے گی اور خاندان کے لوگوں کی پریشانی ختم ہو جائے گی۔

ڈروسرا ایک اور دقی مزاج کی دوا ہے۔ مگر اس میں دوروں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔
خاص طور پر کھانسی کے دورے۔ دمہ کی کیفیت باتیں کرنے، چھوڑنے، ہنسنے، گانے سے
سے پیدا ہوتی ہیں۔ لیٹنے سے شدت، رات کے قریب دو بجے کھانسی شدید ہو جاتی ہے۔ سانس کی نالی
میں تشنج اور چھاتی میں چبھن، چھاتی کو ہاتھوں سے دباتی ہے۔ کھانسی اتنی شدید ہوتی ہے کہ مریض
تشنج کا شکار ہو جاتا ہے۔

اسی طرح کھانسی کے شدید دوروں میں ہمیشہ ڈروسرا کو یاد رکھیں۔ خاص طور پر اگر مریض
تپدق کا پس منظر رکھتا ہو۔ ڈروسرا بہت گہری دوائی ہے اور آہستہ آہستہ کام کرتی ہے۔ اس کا اعادہ
نہیں کرنا چاہیے۔ اگر اس کی علامات موجود ہوں تو ایک خوراک دے کر انتظار کریں۔ اس کے
نتیجے میں مریض کا وزن بڑھتا ہے اور کھانسی ختم ہو جاتی ہے۔ اگر کھانسی کی حالت میں تبدیلی اور
وزن میں تیزی سے اضافہ بھی نہیں ہوتا تو دوا بدلنا پڑے گی۔ پوٹاشیم سالٹس میں سے کوئی دے
دیں۔ ان میں رات تین بجے علامات میں شدت ہوتی ہے۔

مریض میں خاندانی طور پر سفلی آثار ہو سکتے ہیں۔ ان کا اعتراف ضروری نہیں۔ یہ ایک
پوشیدہ مرض ہے۔ لیکن دیکھنے والی آنکھ، سوچنے والے دماغ اور علم اور تجربہ رکھنے والے سے یہ
پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ یہ مرض کئی نسلوں تک احاطہ کرتی ہے۔ والدین کے گناہ چار نسلوں تک اپنے
اثرات رکھتے ہیں۔ سفلی مریض ہمیشہ شام کو خراب حالت میں ہوتا ہے۔ رات کی تکلیف اس کی اہم
علامت ہے۔ جب مریض رات کو خوف زدہ ہو تو سفلی دوا اپنے ذہن میں رکھیں۔ اس سے کیس
تبدیل ہو جائے گا۔ دمہ گرم اور مرطوب موسم میں رات کے وقت غیر معمولی صورت حال ہے۔ یہ
صرف سفلی حالت میں ہو سکتا ہے۔

اس طرح کا ایک مریض میرے زیر علاج رہا۔
یہ ایک لڑکی تھی جسے رات کے وقت گرج دار طوفان کے دوران دمہ ہوتا تھا۔ اس کی
دوائی سفلیٹک گروپ میں سے ڈسپنیا (Dyspnoea) میں رات کو تکلیف میں شدت، رات ایک
سے چار بجے تک کا وقت۔ دن کے وقت مکمل طور پر پرسکون رہتی۔ لیکن رات آتے ہی، کھانسی اور
سانس کی تنگی، سینے کی ہڈیوں میں درد اور یہ احساس کہ سینہ ریڑھ کی طرف کھنچ رہا ہے۔

[illegible] مزاج کی اپنی علامات ہیں۔ جن سے وہ پہچانا جا سکتا ہے۔ اس سے علاج سے رہنمائی ملتی ہے۔ لہٰذا [illegible] [illegible] خاندانی پس منظر میں [illegible] ایک کی اپنی علامات ہیں۔ [illegible] [illegible] [illegible] ہوتے ہیں۔ [illegible] [illegible] علامات تبدیل ہو جاتی ہیں [illegible] [illegible] [illegible] رجحانات کا [illegible] کی صورت میں [illegible]۔

بعض بدقسمت خاندانوں میں [illegible] اور تپ دق کے رجحانات کا [illegible] جاتا ہے۔ یہ زبردست عذاب ہے۔ اس طرح سے [illegible] پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس صورت میں [illegible] [illegible] غالب ہوگا۔ [illegible] [illegible] اگر مریض میں [illegible] تمام قوت [illegible] کی تدبیر سے مشروط کیا جا سکتا ہے۔ [illegible] رجحانات کو صاف کرنے کے لیے تین نسلوں کا علاج کرنا پڑے گا۔ ہم سب اپنے آباؤ اجداد کے گناہوں کا خمیازہ بھگت رہے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے بچوں میں اس پس منظر پر اضافہ کرنے کے بجائے ان میں کمی کا اہتمام کریں۔ اس کے لیے ہمیں سادہ غذا، صحت مندانہ رہن سہن اختیار کرنا چاہیے اور برے اعمال اور خیالات سے بچنا چاہیے۔

آیئے ہم دوبارہ دمہ کی جانب چلیں۔

11

ریومیکس کرسپس یہ عام برطانوی گھاس ہے۔ ایک بار ایک مریضہ نرس کے علاج میں اس دوا نے معجزہ دکھایا، اس وجہ سے مجھے یہ کیس بخوبی یاد ہے۔ نرسیں عام طور پر ڈاکٹروں کے علاج کی زبردست ناقد ہوتی ہیں۔ میں نے اس کو ہومیو علاج کی جانب مائل کر دیا۔ وہ بعض مریضوں کو ان کے گھروں میں دیکھنے کے لیے ہسپتال سے باہر کام کرتی۔ دسمبر کی صبح کے وقت خشک اور تیز سردی پڑ رہی تھی۔ گلی میں سے چونکہ سانس کی دقت لاحق ہو گئی، کھانسی کا شدید دورہ پڑا۔ جس سے اس کا سانس رک گیا اور بڑی مشکل سے قریبی کیمسٹ کی دکان پر پہنچی۔ [illegible] ایفی ڈرین قسم کی دوائی سے وقتی افاقہ ہوا۔ تین دن کے بعد میں نے اسے دیکھا۔ اس کی بری رنگت اور سانس کی دقت زیادہ ہو چکی تھی۔ کھانسی نے نڈھال کر رکھا تھا۔

میں نے اسے ایفیڈرین چھوڑ دینے کے لیے کہا۔ وہ اس پر آمادہ ہوئی اور میں نے موزوں دوا کی تلاش کے لیے علامات جمع کرنا شروع کیں۔ اسے کھانسی، گلے میں شدید خراش [illegible] [illegible] گلے [illegible] برداشت نہیں کر سکتی تھی [illegible] تبدیلی [illegible]

تھی۔ [illegible] سے [illegible] فضا [illegible] کے برعکس [illegible] ٹھنڈی فضا سے [illegible] میں آتے ہی
اسے شدید کھانسی کا دورہ پڑ جاتا۔ اسے پسلی کی ہڈی میں دکھن کا احساس رہتا، کھانسی شدید ہوتی اور
سر کو ہلا دینے والی تھی اور بلغم بہت تھوڑی اور اس کا اخراج بہت مشکل تھا۔

وہ بہت پریشان تھی کیونکہ کرسمس کی تعطیلات شروع ہونے والی تھیں اور وہ اپنے گاؤں
جانا چاہتی تھی۔ مجھے اس کے سفر کے قابل ہو جانے کے بارے میں یقین نہیں تھا۔ مگر وہ سفر کا
ارادہ کئے ہوئے تھی۔ اسے ریومیکس-30 دی گئی، ہر تین گھنٹے بعد۔ مجھے اندیشہ تھا کہ وہ اگر اپنے
گھر چلی گئی تو بھی پندرہ دن میں واپسی کے لائق نہ ہو سکے گی۔ مجھے اس کے بارے میں سخت سرد
موسم کی وجہ سے تشویش تھی۔ مجھے ڈر تھا کہ اسے سفر کے دوران ہوا لگنے سے نمونیہ ہو جائے گا۔

چھٹیوں کے پانچ دن بعد دیکھا تو اس کی چھاتی صاف ہو گئی تھی۔ اس نے بتایا کہ وہ
شام کو گھر پہنچی تو بہت تھک چکی تھی مگر گرم کھانے، رات کے آرام اور دوائی نے اسے بہت بہتر بنا
دیا اور وہ سارا دن تقریبات میں شریک ہوئی۔ لندن واپسی تک بھی اسے دمہ کی شکایت نہ ہوئی۔ یقینی
بات ہے کہ دوا نے اپنا کام کیا۔

اس کیس میں یہ امر قابل توجہ ہے کہ مریضہ ایفی ڈرین کی متفرق خوراکیں لے چکی تھی۔
یہ دوائی بعض اوقات دمہ کی فوری تکلیف میں مفید ہوتی ہے۔ مگر اس مریض کو اس سے بے آرامی
ہوئی اور وہ ضعف معدہ کی شکایت کرنے لگی۔ دمہ کے حملہ کے دوران سفر بہت خطرناک ہے لیکن
یہاں مطلوبہ دوا نے تیزی سے آرام دیا۔ واپسی پر ریومیکس-10m سے علاج مکمل ہوا۔

سیلیگا ایک اور دوا ہے جس کا ذکر یہاں ضروری ہے۔ یہ دوا بوڑھے مریضوں کے علاج
میں بڑی مددگار ثابت ہوئی۔ یہ دوا ایلوپیتھی میں کھانسی کے شربتوں کا اہم جزو ہے مگر ہمارے ہاں
یہ دوا انتہائی قلیل مقدار میں زیادہ بہتر کام کرتی ہے۔ شرط یہ ہے کہ کھانسی ریومیکس جیسی ہو۔ یہ
ٹھنڈی ہوا لگنے سے شروع ہوتی ہے۔ اس میں خشک، شدید کھانسی ہوتی ہے جس میں بلغم بڑی مشکل
سے خارج ہوتی ہے۔ ایک کیس کا ذکر برموقعہ ہے۔

12

ایک خاتون ۸۰ سال کی تھی۔ بہت مستعد اور چست، بار بار دمہ کے حملہ کی زد میں رہتی۔
پانچ سال سے وہ سیلیگا کی مدد سے ہر سردی میں دو تین حملے آسانی سے گزار رہی ہے۔ میں نے
اسے سیلیگا-15 ہر تین گھنٹے بعد لینے کے لئے دی۔ میرے پاس اس دوا کی یہی طاقت تھی۔ اس کی
چھاتی شور اور خرخراہٹ سے بھری ہوئی۔ بلغم بے حد گاڑھی اور بے دار تھی۔ اسے نکالنا بہت مشکل
تھا۔ ہر وقت گلے کو صاف رکھنے کے لئے کھانستی رہتی۔ گلا بہت خشک تھا۔ اتنی شدید علامات کے

باوجود ہم نے دمہ کو ایک ہفتہ سے بھی کم وقت میں کنٹرول کر لیا۔ بلغم خارج ہو گئی اور کھانسی ختم ہو گئی۔ یہ بوڑھی خاتون خوش اور ممنون تھی۔ دنیا بھر میں سب سے زیادہ مسکرانے والوں میں سے تھی۔
وہ ہر ایک کے لئے خوبصورت جملہ تیار رکھتی۔ یہ اس کی عجیب و غریب خوبی تھی۔ وہ اکثر کہتی،

''میں اکثر تنگی سانس کی تکلیف میں رہتی، بستر میں صرف سہارا لے کے بیٹھ سکتی تھی۔ میں ہر وقت خرخراتی، چھینکتی، ایسے محسوس ہوتا میری چھاتی پانی کے تھیلے کی طرح ہے۔ بلغم کسی طرح خارج ہی نہ ہوتی تھی۔ بے ذائقہ سی دوائی کی ایک خوراک نے میری کیفیت بالکل ہی بدل دی۔ اب میں سکون سے لیٹ سکتی ہوں۔ سو سکتی ہوں، سینے کا بوجھ اور سانس کی تنگی ختم ہو گئی ہے۔ یہ شاندار افاقہ میرے لئے حیران کن ہے۔ دوسرے ڈاکٹروں کے ہاں مجھے تمام سردی دوا لینا پڑتی۔ پھر بھی ہفتوں بستر میں مقید رہنا پڑتا۔ کوئی مہینہ ایسا نہ تھا جس میں میں نے اپنا کمرہ چھوڑا ہو۔ میں سوچتی ہوں دوا کے یہ چند بے ذائقہ قطرے کیا کچھ کر سکتے ہیں۔''

میں ڈاکٹر نیش کے لئے سپاس گزار ہوں کہ اس کے ایک کتابچے کے اشارات کو میں نے دمہ کے علاج میں اپنے لئے مشعل راہ بنایا۔ یقیناً ان کی ماہرانہ اور شفقت سے بھرپور صلاحیت میرے لئے راہنما رہی اور مجھ سے سپاس لے رہی ہے۔

13

ایک خاتون عمر ۵۴ سال، ستمبر ۱۹۳۷ء میں دیکھی۔ اسے کئی سال سے دمہ تھا۔ اس کے والد کو بھی یہ تکلیف رہی۔ اس طرح یہ واضح ہے کہ ان کے خاندان میں اعصابی نظام کی کمزوریاں موجود رہیں۔ چھ سال قبل اس نے پتے کا آپریشن کرایا اور جزوی طور پر پتہ کاٹ دیا گیا۔ اس کے باوجود اسے اب بھی بے ہضمی اور قولنج کی شکایت رہتی۔ دو ہفتے پہلے اسے شدید قبض ہوئی۔ بغیر جلاب کے پاخانہ نہیں ہوتا تھا۔ ان کے ہاں ایلومینیم کے سامان استعمال ہوتے تھے۔

دمہ اپھارے کے ساتھ شروع ہوتا۔ دودھ سے بے ہضمی ہو جاتی۔ سمندر میں دمہ شدید ہو جاتا۔ حقیقت میں یہ تکلیف ساحل سمندر پر ہی شروع ہوئی۔ سبزیاں نہیں کھا سکتی تھی۔ مٹھائیوں کی بہت شوقین مگر ان سے تکلیف ہو جاتی۔ بہت دبلی پتلی، جذباتی، موسیقی کی شائق، گانے کی عادی، سانس کی ورزشوں کے باوجود دمہ شدید سے شدید ہو گیا، آخر کار اسے گانا چھوڑنا پڑا۔

ان علامات پر میگنیشیم میور کی ایک خوراک دی گئی اور کالی سلفر 30۔ نصف گلاس پانی میں ملا کر نصف نصف گھنٹے بعد گھونٹ گھونٹ لینے کی ہدایت کی۔ درد کیلئے وہ مارفیا انجکشن لگواتی تھی۔ میں نے یہ انجکشن بند کر دیا۔

غذا کے بارے میں اسے ہدایات دی گئیں، چھان والی روٹی، چھان، چھان، کی کھیر،

چھان کیک، چھان کا دیہ، پھل، ٹماٹر، روزانہ، مارمائیٹ، انڈوں کی سفیدی اور گلوکوز کھانے پر زور دیا گیا-

دس دن کے بعد قبض میں کافی بہتری ہوگئی تھی- پاخانے کے لئے اسے کسی دیگر دوائی کی ضرورت نہ ہوئی- کالوسنتھ سے درد کم ہوا- گرم موسم میں بھی بہت سردی محسوس کرتی- زبان پر جو موٹی تہ جمی ہوئی تھی صاف ہوگئی- اس کی ریڑھ کی ہڈی کا معائنہ کیا اور چھٹا، ساتواں اور آٹھواں مہرہ سیٹ کرنا پڑا- اسے بچپن میں بہار کے دوران خارش ہوتی تھی- یہ الرجی کی علامت ہے- کالوسنتھ -30 حسب ضرورت-

۱۲-اکتوبر ۱۹۳۷ء

ایک ماہ بعد دیکھا- علی الصبح چار بجے دمہ سے بیدار ہوئی- مرطوب موسم میں تکلیف میں شدت، اپھارے کے بعد دمہ میں شدت، سردیاں کمروں کے اندر گزرتیں، دودھ پینے سے شدت، سبز رنگ کی سبزیوں سے شدت، جب بھی بدہضمی ہو جاتی تو دمہ ہو جاتا- نیٹرم سلف -30 ایک خوراک، کالوسنتھ پہلے کی طرح-

۱۸ نومبر ۱۹۳۷ء

انفلوئنزا کا حاد حملہ جس کے ساتھ سانس کی علامات، ٹمپریچر ۱۰۲، سانس ۳۰، نبض ۱۲۰، برائیونیا -30 نصف نصف گھنٹے کے بعد- ٹمپریچر چھتیس گھنٹے بعد کم ہو گیا- اس کے بعد کالی فاس -200 انفلوئنزا کی کمزوری دور کرنے کے لئے، -انفلوئنزا کے دوران اور بعد میں دمہ کی شکایت- حالانکہ اس سے پہلے بخار وغیرہ کی صورت میں دمہ لازم تھا-

۲۹ دسمبر ۱۹۳۷ء

کمر درد کا حملہ، ایسا حملہ اسے چھ سال پہلے آپریشن کے بعد ہوا تھا- یہ دراصل پرانی علامت کی واپسی تھی- سانس کی کوئی تکلیف نہیں تھی- میگنیشیا میور -30 ایک خوراک، کالوسنتھ حسب ضرورت-

۲۵ جنوری ۱۹۳۸ء

معمولی اپھارہ، اپنا گھر کا کام کرنے کے قابل، اسے دمہ ہمیشہ نومبر میں ہوجاتا تھا- ایک ڈاکٹر نے اسے ہر سال سردیوں میں مصر جا کر رہنے کا مشورہ دیا- اس بار نومبر میں دمہ کی تکلیف نہ ہوئی، کالوسنتھ -30 حسب ضرورت-

۴-اپریل ۱۹۳۹ء

باہر کے موسم کے صاف ہونے کے بعد دمہ کا حملہ ہوا، ویسے عام صحت اتنی اچھی، کہ

پہچان میں نہیں آتی تھی - میگنیشیا میور-30 (ایک خوراک)

۱۸ جون ۱۹۳۸ء

دمہ کا ایک اور حملہ، میگنیشیا میور-30 تین خوراکیں، بہ رات ایک خوراک-

۱۲ اکتوبر ۱۹۳۸ء

پانچ ماہ تک دمہ کی کوئی شکایت نہ ہوئی چھاتی بہت بہتر، دودھ پینے کے بعد بدہضمی کی تکلیف- سفید پاخانے، جگر کی خرابی، چکنائی ناپسند، شور سے گھبراتی ہے- نیٹرم کارب-30

۲۹ ستمبر ۱۹۳۹ء

جنگ کے آغاز سے تھوڑا عرصہ بعد وہ جذباتی طور پر بہت مضطرب، عام صحت کئی لحاظ سے بہت بہتر، آسانی سے پہچان میں نہیں آتی- سینے کی درد دائیں جانب پشت میں جاتی ہے- ساتھ ہی پسینہ بھی آتا ہے- بچارہ- کاربوویج-6

۵ جولائی ۱۹۴۰ء

پچھلے ہفتے تک بہت اچھی تھی- تھوڑی سی بلغم دوبارہ ہو گئی- کاربوویج-6 صبح و شام-

۲۲ جولائی ۱۹۴۰ء

گرجدار طوفان کی زد میں آکر مرطوب موسم میں شدت، بلغم اور بدہضمی- جگر والے حصے میں درد- نیٹرم سلف-30، ایک خوراک اور کالوسنتھ-30 حسب ضرورت۔

۲۶ اگست ۱۹۴۰ء

دمہ دوبارہ، ہاضمہ کمزور، بہت سخت کام کر رہی ہے- پرانی علامات دوبارہ- میگنیشیم میور-30 دن میں تین خوراکیں-

حال ہی میں معلوم ہوا ہے کہ وہ بہت اچھی ہے- دمہ اور بدہضمی کی کوئی شکایت نہیں- خوب کام کر رہی ہے-

ایک ایسی خاتون کا علاج بہت مشکل ہے جو کئی سال سے دمہ اور پتے کے قولنج کی مریضہ ہو، ان کی زندگی عذاب بن چکی تھی- اس کے لئے تجویز کردہ دواؤں نے کتنی تیزی سے اثر کیا- یہ کیس واقعاتی طور پر لیں- تشخیص کچھ بھی ہو، اگر مریض آپ کو اپنی تکالیف کی تفصیلات بتانے میں مددگار ہو تو ہومیوپیتھی بہت مفید ہے- یہ ٹوٹے ہوئے برتن کو جوڑ سکتی ہے-

اشتہارات بتاتے ہیں کہ فلاں فلاں دوائی لیں آپ کو فوری فائدہ ہوگا- لیکن آپ کو علاج جاری رکھنا پڑتا ہے- یہ سلسلہ بند نہیں ہوتا- جب کہ ہومیوپیتھی کو موقعہ دیا جائے تو یہ دوبارہ حملے روکے گی- ڈاکٹر اور نرسیں اس بات سے انکار کرتی ہیں، انہوں نے کبھی تجربہ کیا ہی نہیں، لہذا

ان کے لئے شفا ناممکن ہے۔ ہومیو علاج دمہ کا اتنا مکمل علاج ہے کہ دوبارہ دمہ ہی رہ نہیں جاتا بلکہ وہ جن چیزوں سے حساس ہو وہ حساسیت ختم ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر مریض کے بارے میں تشخیص یہ ہو کہ اسے گھوڑے کے بخارات سے تکلیف ہوتی ہے تو وہ گھوڑوں کے اصطبل میں سو سکے گا اور اسے دمہ کے حملہ کا کوئی اندیشہ نہیں ہوگا۔ اسی طرح بلیوں سے حساس شخص صحت یابی کے بعد جتنی بلیاں چاہے رکھ سکے گا۔ ان سے اسے کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔ بعض چیزوں سے ہمیشہ خوف و احتیاط کی تکلیف اٹھانے کے مقابلے پر یہ زیادہ بہتر نہیں کہ علاج سے ان کا خوف ہی ختم ہو جائے۔

تشخیصی آلات، ذرائع اور طریقوں میں تمام تر ترقی اپنی جگہ مگر یہ بات کبھی فراموش نہیں کی جا سکتی کہ علاج کا مقصد بیمار کو حقیقی شفا دینا ہے۔ شفا سے مراد علامات کا دبانا نہیں۔ کہ تھوڑے عرصے بعد بیماری کسی دوسری صورت میں نمودار ہو جائے۔ علاج کا مطلب مریض کو واقعی تندرست بنا دینا ہے کہ وہ بیمار ہونے کو بھول جائے، وہ زندگی کا لطف اٹھائے اور مرے تو بیماری کی وجہ سے نہیں بلکہ زیادہ بڑھاپے کی وجہ سے مرے۔ وہ رشتہ داروں اور دوستوں پر بوجھ بن کر نہ رہے۔

(IV)

نزلہ و زکام

نزلہ زکام، کپکپی اور بخار کی وجہ سے ہزار ہا گھنٹوں کی لیبر ہر سال ضائع ہو جاتی ہے۔ انشورنس کمپنیوں کو ایک کثیر رقم ادا کرنی پڑتی ہے۔ سمجھا جاتا ہے کہ سردیوں کے عوارض سے بچنے کا کوئی موثر ذریعہ نہیں ہے مگر یہ بالکل غلط ہے۔

سردیوں کے دوران کے عوارض بلا روک ٹوک اپنے اثرات کے ساتھ جاری رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ ڈاکٹر حضرات خود بھی اس سے محفوظ نہیں ہیں۔ ان سے بچاؤ کی ایک ہی صورت ہے کہ ہومیوپیتھی میں مہارت حاصل کی جائے۔

مجھ سے اکثر پوچھا جاتا ہے کہ نزلہ، زکام اور سردی کے بخار کا ہومیوپیتھی کیا علاج کرتی ہے۔ اس کی کوئی مخصوص دوائی نہیں۔ علاج میں مختلف عناصر کا لحاظ کیا جاتا ہے۔ مریض سے حاصل کردہ علامات کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں آپ صحیح دوا منتخب کر سکیں گے۔

آج کل تقریباً ہر شخص بڑے تعجب سے یہ کہتا ہے کہ اسے زکام کسی دوسرے شخص سے لگا ہے۔ وہ یہ نہیں بتا سکتا کہ اسے نزلہ زکام کس طرح شروع ہوا ہے۔ دوائی تجویز کے لئے یہ معلوم ہونا بہت اہم ہے۔ آپ کو یاد ہونا چاہیے کہ تکلیف شروع ہونے سے قبل موسم کس قسم کا تھا۔ یہ تیز ہوا کا دن تھا یا اس دن بارش ہوئی تھی، آپ کے پاؤں بھیگ گئے تھے یا آپ کا سارا بدن بھیگ گیا تھا۔ یہ سرد مرطوب دن تھا یا اس دن خشک سرد ہوا چل رہی تھی، کیا کسی چیز کے گھونٹ (چائے پانی) سے آپ نے سر، پاؤں یا پیٹ میں کسی قسم کی گڑبڑ محسوس کی تھی؟ کیا سردی اسی دن لگی جس دن خطرہ محسوس ہوا یا سردی آہستہ آہستہ لگی اور بیماری کو پروان چڑھنے میں کئی دن لگے؟ کچھ لوگ خشک سرد موسم سے بہت حساس ہوتے ہیں کچھ مرطوب موسم کو بہت محسوس کرتے ہیں اور کئی سردی اور مرطوب دونوں سے متاثر ہوتے ہیں۔ کچھ گرمی اور مرطوب موسم کے سامنے نازک ہوتے ہیں۔ کچھ لوگ موسم گرما میں چھینکیں محسوس کرتے ہیں۔ کچھ مرطوب موسم سرما میں کچھ زکام اور سردی سے بستر نشین ہوتے ہیں، جب ہوا خشک ہو اور شمال کی جانب سے آئی ہو۔ ان سب کیفیات کے لئے انفرادی اور مجموعی طور پر مختلف ادویات دریافت ہو چکی ہیں اور اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک ڈاکٹر کے لیے تمام تفصیلات معلوم کرنا اور صحیح دوا معلوم کرنا ایک مشکل کام ہے۔ اگر آپ زکام کا فوری طور پر علاج کر سکتے ہوں تو آپ نمبر 1 ہومیوپیتھ ڈاکٹر ہیں مگر یہ اتنا آسان کام نہیں کہ میں بسا اوقات ناکام ہوئی ہوں مجھے

زیادہ تر بتایا جاتا ہے کہ میں بھی زکام میں مبتلا ہوں [illegible]
حقیقت یہ ہے ایسا اکثر مریضوں کی غلطی کی وجہ سے ہوتا ہے [illegible] حالت
کیسے ہوا - پہلا پہل مریض اپنی پسند کی دوا میں لیتا ہے اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ [illegible]
جب ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں تو زکام [illegible] یا خود بخود ٹھیک ہو جاتا ہے [illegible]
ہو سکتی ہے۔

1

ایک درمیانی عمر کی عورت تھی جسے ہمیشہ ہی زکام رہتا تھا۔ [illegible] اس
کی چھاتی میں اتر جاتے - کھانسی کے لئے وہ اپنی پسندیدہ ادویات استعمال کرتی تھی - [illegible]
دوائیں اسے کوئی فائدہ نہ دیتیں - 1961ء کا موسم بہار بہت زیادہ سرد اور تکلیف دہ تھا۔ وہ عورت
شدید سردی کی وجہ سے کانپ رہی تھی - ایک شال اوڑھے ہوئے آگ کے پاس بیٹھی تھی۔ آخر وہ
بستر تک محدود ہوئی - چار پانچ دن آرام کے بعد کام پر آتی مگر [illegible] قائم
تھی - ہر وقت کھانستی رہتی۔ نزلہ مسلسل بہہ رہا تھا - یہ صورت حال [illegible] میں نہیں آ رہی
تھی - چھ ہفتے گزر گئے، حالت بد سے بدتر ہو رہی تھی - اس مرحلہ پر [illegible] تکلیف میں
نے ایک سرجن سے مشورہ کیا تو اس نے اس حالت کا جائزہ لے کر [illegible]

وہ سانس کی نالی میں شدید خراش محسوس کرتی [illegible] بہت حساس تھی۔ [illegible] بے
حد مشکل تھا۔ رات تقریباً گیارہ بجے باقاعدگی سے کھانسی اور چھینکوں میں شدت پیدا ہو جاتی
کھانس کھانس کر نڈھال ہو جاتی - اس کے چہرے پر رونق غائب تھی۔ [illegible]
ہمت نہ تھی (ریومیکس -30) ہر چار گھنٹے بعد - اسے دو دن کے بعد دوبارہ بلایا گیا -

دو دن بعد وہ خوشی سے مسکرا رہی تھی۔ کہنے لگی۔

"کیا ایسی معجزاتی پڑیاں مل سکتی ہیں"

اسے دن میں 3 بار ریومیکس 30 دی گئی - اس نے کام سے ایک ہفتہ کی چھٹی لے لی [illegible]
چھٹی دریائے ٹیمز سٹیمر کے ذریعے سفر میں گذاری - خوش قسمتی سے موسم بہت عمدہ اور [illegible] اس کا
فائدہ یہ ہوا کہ وہ مکمل تندرست ہو گئی - وہ چھ ہفتوں سے بیمار تھی، چند روزہ علاج نے سب کچھ
بدل دیا - وہ اپنی عمر سے کئی سال کم دکھائی دیتی تھی - وہ اپنے آپ [illegible] توانائی سے بھرپور محسوس
کرتی تھی۔

یاں ریومیکس ایسا زکام جو ٹھنڈی ہوا لگ جانے سے جڑ پکڑے [illegible] موسمی تبدیلیوں کی
بدولت شروع ہو - اس میں بخار بہت کم ہوتا ہے - لیکن نزلہ زکام بہت شدید ہوتا ہے اور ہر قطرہ میں

مستقل ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس سے پہلے درد کی ہڈی کے نیچے سے شروع ہو کر [illegible] تک جاتی
کمر کی لرزش سے شروع ہوتی ہے۔ بخار کی شدت دوپہر کے بعد [illegible] ہوتی ہے۔ رات
11 بجے کے قریب اس کا دورہ بہت شدید ہوتا ہے۔ آپ کو یہ علامات نزلہ و زکام انفلوئنزا اور
دق یعنی ٹی بی کے مریض میں مل سکتی ہیں۔ بیماری کوئی بھی ہو اگر آپ اس قسم کی کھانسی دیکھیں
تو [illegible] کے ذریعے تیزی سے شفا ہو سکتی ہے۔

2) دمہ کی ایک بالکل مختلف کیفیت کے [illegible] ایک بچی
پیدائشی طور پر بیمار تھی۔ سانس کی نالیوں کی سوزش اور دمہ میں مبتلا تھی [illegible] بیمار رہتی اور
مرتے مرتے بچی۔ اس کی ماں کو مشورہ دیا گیا کہ ہومیوپیتھک علاج کروائیں۔ نتیجہ ہومیوپیتھک علاج
معالجے کے دوران دوروں کی تعداد کافی کم ہو گئی اور دوروں کے دوران بھی تکلیف کی کمی ہوئی۔ [illegible] معالج
نے اس کی غذا کو کافی زیادہ کنٹرول کیا۔ غذا باقاعدہ ایک چارٹ بنا دیا اس کی روز مرہ
خوراک کی کافی چیزیں منع کر دیں۔ وہ حقیقی طور صحت و تندرستی کی [illegible] گئی۔ ہومیو
ہومیو معالج کی ریٹائرمنٹ پر کیس میرے پاس منتقل ہو گیا۔ اس وقت دمہ کافی کم ہو گیا تھا
کھانسی کے دورے بھی بہت کم ہو چکے تھے۔ [illegible] وقت دورے پڑتے بھی تو ان کا دورانیہ بہت
مختصر ہوتا۔ لیکن ہر سال باقاعدگی سے فروری اور اکتوبر کے مہینوں میں نزلے کی وجہ سے حالت
خراب ہو جاتی۔ ہومیوپیتھک علاج سے چوبیس گھنٹے کے اندر اندر تکلیف ختم ہو جاتی۔ پچھلے سال
حفظان صحت کی غرض سے اسے دیہاتی علاقے میں بھیجا گیا۔ اسے ہومیوپیتھک ادویات اور غذا
سے متعلق زبردست احتیاط کی تلقین کی گئی۔ جونہی اکتوبر کا مہینہ آیا شدید بیماری نے اسے اپنی
گرفت میں لے لیا۔ اس کے عزیز جن کے ہاں وہ ٹھہری ہوئی تھی ہومیوپیتھی کے بارے میں کچھ
نہیں جانتے تھے۔ چنانچہ وہ اسے ایلوپیتھ ڈاکٹر کے پاس لے گئے جس نے بچی کے لیے غذا میں
صرف دودھ تجویز کیا۔ اسے بتایا گیا کہ بچی کے لئے دودھ موزوں نہیں رہتا۔ ڈاکٹر نے معمول
میں بے ضرر اور کھانسی کے شربت کے طور پر سلفونامائیڈ کا مرکب استعمال کرایا۔ نتیجہ توقع کے مطابق
خام ہوا۔ نرخرہ بری طرح متاثر ہوا۔ دمہ کی پرانی شدت اور بخار ہو گیا۔ بخار 103 اور 104 درجے
کے درمیان تھا۔ بچی کی یہ حالت چھ دن تک رہی۔ بچی [illegible] بیماری کے
دوران فروٹ جوس اسے بہت پسند تھا۔ مگر اسے طلب کے باوجود نہ دیا جاتا۔ بچی کی اس طرح کی
حالت سے اس کی ماں پریشان ہوئی۔ وہ ڈاکٹر کے گھر سے ملی۔ اس نے ڈاکٹر [illegible] سخت کہا۔
ڈاکٹر نے اس صورت حال میں مریضہ کو لے جانے کی اجازت دے دی۔ میں نے بچی کے بارے
میں بتائی گئی علامات کے مطابق دوا بھجوائی۔ اہم علامات میں جو چیز سامنے آئی وہ شدید ٹھنڈے پانی

کی زبردست بیماری برونکائٹس کا حملہ ہو چکا تھا، کھانسی سخت تھی، ... سینے کی تکلیف شدید
چھینک والی شدید کھانسی کی، مریضہ اپنا سر تکیے کی جانب ... رکھتی ... اس علامت پر
فاسفورس 30 پانی میں ملا کر ہر آدھ گھنٹے کے بعد ... گھونٹ لینے کی مدت ... کی ... بعد
کے مالٹے، سنگترے اور لیموں کا جوس اور منقیٰ کا جوشاندہ تجویز کیا گیا۔

میں نے سینے کی بیماریوں میں مذکورہ جوس اور جوشاندہ کو بہت زیادہ تسکین دینے والا پایا ہے۔ قے کا سلسلہ فوراً بند ہو گیا اور بخار بھی کم ہو گیا۔ 48 گھنٹے کے بعد بچی تندرست ہو گئی۔ اسے پیچیدہ اثرات بالکل نہ تھے۔ عجیب بات یہ ہے کہ دوا اس کی نیند سے آلودہ نہیں ہوتے۔

اکتوبر 1941ء میں اسے پھر سردی لگ گئی۔ چوبیس گھنٹے میں بیماری کی کیفیت مکمل ہو گئیں۔ سینے کی خرخراہٹ، کھانسی، نزلہ جو ناک سے سیدھا چھاتی میں ... قے ہو جاتی، معمولی پیاس، قے کے باوجود زبان صاف، بچی کا چہرہ زرد ہو چکا اور بخار، سینے میں خراش، خرخراہٹ، گھٹن اور کھانسی کے ساتھ گلے میں سوجن۔ میں نے ... 30 ہر گھنٹے کے بعد اور پھلوں کے جوس تجویز کیے۔ صبح کے وقت بخار 100 ڈگری تھا۔ 12 گھنٹے سے قے اور ... تھی۔ ... کی پہلی ہی خوراک پینے کے بعد قے رک گئی۔ چوبیس گھنٹے کے بعد بخار 98 ... اور 48 گھنٹے کے بعد وہ بالکل نارمل ہو گئی۔ سانس کی رفتار معمول کے مطابق ہو گئی۔ ... کے بعد رات کو اسے پرسکون نیند نصیب ہوئی۔

دوا لینے کے بعد جمعہ کی صبح کو ہی وہ ٹھیک ہو گئی۔ معمول کی غذا مچھلی، روٹی ... بحال کر دی گئی۔ اس نے کھانے سے خوب لطف اٹھایا۔ یہ طریقہ علاج ... طریقہ علاج سے کس قدر مختلف تھا۔ پچھلے سال کے علاج کے مقابل سے ہومیو علاج کی برتری کتنی واضح ہے۔

سردی لگنے سے جو عوارض بھی پیدا ہوتے ہیں ان کا علاج آسانی سے ہو سکتا ہے۔ میرے تجربے کے مطابق لندن کے موسمی حالات میں آرسینک کی موثر دوا ہے۔ شروع میں ہی جب تو سردی کے اثرات رک جاتے ہیں۔ موسم میں تبدیلی سے چھینکیں، ہر وقت کی ... اور مرطوب موسم میں شدید زکام، جس کا آغاز ناک سے ہوتا ہے اور گلے تک پھیل جاتا ہے۔ ناک سے جلنے والا مواد پانی کی طرح بہتا، پیشانی میں درد، مریض بے آرام، مضطرب اور گھٹن محسوس کرتا ہے اور گرم پانی کے چھوٹے چھوٹے گھونٹ پینا چاہتا ہے۔ گلے میں جلن اور سرخی بڑی نمایاں ہوتی ہے۔

میں نے درجنوں لوگوں کو ان علامات کے ساتھ دیکھا ہے اور آرسینک کی چند خوراکوں کے ساتھ چند گھنٹوں میں مریض درست ہو جاتا ہے۔

ایک دفعہ میں نے دانتوں کے ایک ماہر سرجن کو دیکھا۔ صبح دس بجے اسے زبردست

بخار اور چڑچڑاہٹ کی شکایت تھی۔ درجہ حرارت 100 ڈگری تھا۔ آرسینک 30۔ آدھ گھنٹے کے بعد۔۔۔ دو بجے دوپہر وہ اپنے کلینک میں انتہائی مصروف تھا۔ اس سے تین بجے سے رات آٹھ بجے تک کے تحت تھا۔ اس کی والدہ نے شام کے وقت فون پر بتایا کہ بچہ چڑچڑاہٹ اور مرض سب کچھ بھول چکا تھا۔ اس نے اپنے آپ کو ہشاش بشاش محسوس کرتے ہوئے اب کہا کہ تو پھر بھی نہیں ہوا۔ ہومیو علاج کے خلاف تعصب رکھنے والے اسے خوش قسمتی یا اتفاق کہیں گے۔ مگر یہ کوئی واقعہ ہے اور اتفاق نہیں؟ آئے دن ہوتا رہتا ہے۔ مجھے ذاتی طور پر نکس وامیکا کے ذریعے چڑچڑاہٹ سے نجات نہیں ملتی۔

مجھے نزلہ زکام میں عام طور پر آرسینک فائدہ نہیں دیتی۔ وجہ یہ ہے کہ میرا مزاج آرسینک کی نوعیت کا نہیں ہوتا۔ مجھے نکس وامیکا یا پلسا ٹیلا فائدہ دیتی ہے۔

نکس وامیکا کا نزلہ یا زکام خشک سرد ہوا لگنے سے ہوتا ہے۔ اس میں شام کے وقت شدت ہوتی ہے۔ علامات گھر میں شدید ہوتی ہیں۔ گرم بستر میں تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ ناک سے بہنے والے مواد سے سر اتکیہ گیلا ہو جاتا ہے۔ ٹھنڈی ہوا میں افاقہ محسوس ہوتا ہے۔ بخار کی چڑچڑاہٹ نکس وامیکا سے ٹھیک ہوگی۔ اس کا آغاز ہاتھ پاؤں یا کمر میں ہوتا ہے اور پھر سارے جسم میں پھیل جاتا ہے۔ مریض اپنے آپ کو ڈھانپ کر رکھتا ہے۔ جونہی وہ حرکت کرتا ہے یا چادر ہٹاتا ہے یا بستر سے باہر آتا ہے اسے سردی لگتی ہے اور وہ کانپنا شروع کرتا ہے۔ پھر وہ گرم ہو جاتا ہے اور پسینہ بہنے لگتا ہے۔ پسینے کے باوجود وہ اپنے آپ کو ڈھانپے رکھتا ہے۔

نکس وامیکا کا مریض چڑچڑا، تند مزاج، کم حوصلہ اور جلد باز اور غصیلہ ہوتا ہے۔ اس کے لئے پرسکون رہنا ناممکن ہوتا ہے۔

پلسا ٹیلا کا زکام اور سردی کسی قدر مختلف ہے۔ چھینکیں، ناک کی بندش، چھینک اور ناک میں درد، گرم کمرے میں شدت اور کھلی فضا میں گھومنے پھرنے سے افاقہ۔ رخسار گرم ہوتے ہیں۔ زکام کا آغاز جسم یا پاؤں بھیگنے کے بعد ہوتا ہے۔ فوری طور پر سونگھنے اور ذائقہ کی حس کمزور ہو جاتی ہے۔ شامہ کی حس ختم ہو جاتی ہے اور کھانے پینے کی شے بدمزہ لگتی ہیں۔ شروع میں ناک سے بہنے والا نزلہ پتلا اور وافر ہوتا ہے مگر جلد ہی گاڑھا اور سبزی مائل پیلا ہو جاتا ہے۔ کپکپی کا آغاز کمر سے ہوتا ہے اور پھر اوپر نیچے پھیل جاتی ہے جیسے کمر پر ٹھنڈا پانی گرایا جا رہا ہو۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک دفعہ مجھے سردی لگ گئی تھی۔ میری کیفیت بالکل ویسی تھی جیسی میں نے ابھی اوپر بیان کی ہے۔ میں نے پلسا ٹیلا 10m کی ایک خوراک شام کے وقت لی۔ ایک گھنٹے سے بھی تھوڑے وقت میں میں تندرست ہو گیا۔ اور سردی کے تمام اثرات صبح تک

غائب ہو چکے تھے۔

ایک اور موقعہ پر میں اپنے گھر اور شہر سے دور تھی۔ میرے پاس صرف چند پیپر-6 دوائیں تھی۔ مجھے اس کی کئی خوراکیں لینا پڑیں۔ اس طرح مجھے صحت یاب ہونے میں 24 گھنٹے سے بھی زیادہ وقت لگا۔ اس سے مجھے اپنے بارے میں اندازہ ہوا کہ اونچی طاقت کی دوا مجھ پر تیز اور بہتر ردعمل ظاہر کرتی ہے۔ آپ کو بھی اسی قسم کی صورت حال کا سامنا ہو سکتا ہے۔ اونچی طاقت کی مکمل طور پر مشابہ دوا سے فوری افاقہ ہوگا لیکن دوائی مکمل طور پر مشابہ نہ ہوئی تو اونچی طاقت میں یہ تو اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا یا نقصان بھی ہو سکتا ہے۔ اگر آپ کو اپنی انتخاب شدہ دوا کے بارے میں زیادہ یقین نہ ہو تو چھوٹی طاقت کی دوا زیادہ بہتر رہے گی۔ اگر یہ دوا بالکل ٹھیک دوا نہ بھی ہوئی تو چھوٹی طاقت کی وجہ سے کم نقصان پہنچے گی۔

چند ہومیوپیتھس زکام کے لئے ایلیم سیپا کے شفائیہ اثرات کی قسم کھاتے ہیں۔ یہ ایسے زکام کیلئے بہتر ہوتی ہے جو مرطوب ہوا سے لگے۔ آپ ناک میں تکلیف محسوس کریں گے۔ نتھنوں سے پانی کی ندیاں بہنے لگتی ہیں۔ یہ پانی ہمیشہ چبھنا ہوتا ہے اور بڑا تکلیف دہ۔ یہ پانی بڑی مقدار میں ناک سے بہنا شروع ہوتا ہے۔ جو ہونٹوں کو جلا دیتا ہے اور زخمی کر دیتا ہے۔ نتھنے ہونٹ چھل جاتے ہیں۔ گلے کی تکلیف فوری طور پر سینے تک پھیل جاتی ہے زخرے میں شدید تکلیف (چیر پھاڑ) ہوتی ہے اور یوں لگتا ہے جیسے کاٹنے سے گا پھٹ جائے گا۔ وہ مریض کھانسی کے دورے کے دوران زخرے کو پکڑنے یا اس پر ہاتھ رکھنے پر مجبور ہوتا ہے۔ عام طور پر تکلیف کا آغاز بائیں جانب سے ہوتا ہے بائیں جانب کی آنکھ اور بائیں جانب کا نتھنا پہلے متاثر ہوتے ہیں۔ اور پھر مرض دوسری جانب بھی پھیل جاتا ہے۔ زخرے میں خراش ٹھنڈی ہوا میں سانس لینے سے کھانسی آنا اور گلے کو پھاڑ ڈالنے والی شدید تکلیف گرم ماحول میں شدت اختیار کر جاتی ہے۔ اور شام کے وقت بھی اس کی تکلیف ناقابل برداشت ہوتی ہے۔

اگر آپ اس قسم کی علامات کا مجموعہ محسوس کریں۔ تو ایسے مریض کے لئے فوری اثر پذیر دوا ایلیم سیپا ہی ہوگی۔

اے۔ بی ایک لڑکی جس کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ اسے سردی لگ گئی۔ پیشانی اور کمر میں درد ٹانگیں بھاری اور تھکی تھکی، چکرا کر گرنے والی ہے۔ بخار "100 اور نبض کی رفتار 98۔ موسم پچھلے کئی دنوں سے تغیر پذیر تھا۔ بارش ہوتی اور کبھی برف باری۔ اگلے دن بستر میں اس کا معائنہ کیا گیا۔ بخار 100 ڈگری اور نبض کی رفتار 96 تھی۔

مریضہ پر بوجھل پن اور سستی چھائی ہوئی تھی، حرکت کرنے کی کوئی خواہش نہیں۔ کھانسی

ہو رہی تھی۔ اس کی ٹانگوں میں اکڑن تھی۔ کسی قسم کی حرارت نہیں تھی۔ پسینہ آتا تھا نہ پیاس لگتی تھی۔ دوران رات ہوا رہتی۔ سب سے اہم علامت یہ تھی کہ کمر میں سردی لگتی اور یوں محسوس ہوتا جیسے ریڑھ کی ہڈی میں ٹھنڈا پانی پیٹھ کی جانب دوڑ رہا ہو۔ چنانچہ 1m کی ایک خوراک دی گئی۔

اگلے دن مریضہ نے بتایا کہ اس نے خوب پسینہ نکالا اور حرارت بھی خوب رہی۔ ٹمپریچر 99 F رہا اور ٹانگوں کا درد ختم ہو گیا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کمر میں ٹھنڈا پانی پیٹھ کی جانب دوڑتا ہوا محسوس ہوتا تھا اس بارے میں اب کیا کیفیت ہے۔ اس نے جواب دیا کہ وہ علامت ختم ہو گئی ہے۔

مریضہ ٹھیک ہو گئی اور تین دن بعد اس کی اب کوئی تکلیف محسوس نہ کر رہی تھی۔ ایک ہفتے کے بعد وہ اپنے کام پر واپس آ گئی۔ اس کی بہن جو اس سے پہلے بیمار ہوئی ابھی تک اپنے ایلوپیتھک ڈاکٹر کے پاس چکر لگا رہی تھی۔ پندرہ دن کے بعد بھی اس کی دوسری بہن کی خاصی سرگرداں تھی۔

ایک دو سال کا بچہ حلق کے ورم کی شدت کی وجہ سے تکلیف میں مبتلا تھا۔ یہ تکلیف ٹھنڈی ہوا لگنے سے ہوئی تھی۔ سانس میں دقت تھی۔ سینے سے خرخراہٹ کی آواز آ رہی تھی۔ رات کے وقت حالت بد تر، شدید تپش محسوس کرتا ہے۔ بستر میں اوڑھنی پرے پھینک دیتا ہے۔ کلکیریا سلف 10m کی ایک خوراک دی گئی۔

خرخراہٹ کی نالیوں میں درد پہنچ گئے۔ سر رطوبتوں سے بھر گیا تھا۔ بچے کو پیدائش ہی سے پھنسیوں کی بیماری کا سامنا رہا۔ اس کی کھوپڑی میں خشک دانے تھے۔

اس کی ماں نے بتایا کہ دوا لینے کے بعد کھانسی تو فوراً ہی ٹھیک ہو گئی۔ اس کی شکایت دوبارہ بھی نہ ہوئی۔ اس کے علاوہ جلد کافی صاف ہو گئی تھی۔

ایک 25 سال کی عورت نزلے کا حملہ ہوا، ناک سے پانی بہتا ہوا، دوران میں جکڑن تھی حلق میں بھی۔ وہ اپنے آپ کو بیمار محسوس کرتی۔ ٹمپریچر 102 اور نبض 120 تھی۔

چہرہ سرخ اور گرم، شدید زکام، سردی اور چپچپاہٹ، کسی سے پاس بیٹھی رہتی، ہر طرح حرارت محسوس کرتی اور پسینہ آتا مگر جونہی بستر سے باہر آتی یا حرکت کرتی تو کپکپی طاری ہو جاتی۔ اس کی طبیعت بڑی چڑچڑی اور غصیلی ہو گئی تھی اور وہ کسی سے بات کا ایک لفظ بھی نہیں سہتی تھی۔

نکس وامیکا دوا کی ایک خوراک صبح 8 بجے کے قریب دی گئی۔ بخار اگلی ہی صبح اتر گیا۔ تمام علامات پوری طرح صاف ہو چکی تھیں۔ مریضہ اگلے دن بعد دوپہر ٹہلنے کے قابل ہو گئی۔

سے پیدا ہونے والی ہر طرح کی تکلیف یا جھنجھناہٹ تھی۔ ایک خوراک کے بعد اس کی چوتھی رات سے
بہتر ہونے لگی۔

ایک عورت جس کی عمر 33 سال تھی۔ ایک ہفتے سے زکام کی مریضہ تھی۔ اس کی
قوت شامہ بری طرح متاثر تھی۔ زکام کے بعد اس کے دونوں کانوں [illegible] سے صاف
کرنے کے [illegible] صاف [illegible] قوت شامہ [illegible]۔ اس کے علاوہ
اس کی دیگر علامات یہ تھیں: پیشانی میں درد [illegible] اور [illegible] کی شدت سے
شدت [illegible] مشکل ہو گیا [illegible] شدید [illegible]۔ مریضہ ایک ہی وقت میں زیادہ پانی پی
سکے۔

موسم تغیر پذیر تھا [illegible] مریضہ نے شدید
اور چڑچڑا پن بتایا۔ 30 دن میں تین بار [illegible] دن کے بعد مریضہ خود کو تندرست محسوس کرتی تھی
وہ اتنی خوش تھی کہ مزید دوا بھی طلب نہ کی۔ وہ حیران تھی کہ آپ کی پڑیوں نے میرے درد کو
ہی ختم کر دیا۔ اس سے قبل زکام میں یہ افاقہ کبھی نہیں ہوا تھا۔ وہ تندرستی محسوس نہیں کرتی
تھی اور نہ ہی اس نے [illegible] طلب کی۔

آواز بیٹھ جانا

اگلے روز مجھے ایک مشکل کیس کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کیس میں میری پوری آزمائش
تھی۔ میں علاج میں اپنے آپ کو بے بس محسوس کر رہی تھی۔ ایک کم عمر سیاہ فام شخص میرے پاس
آیا۔ اس وقت تقریباً شام کا اندھیرا چھا چکا تھا۔ اس کی آواز نہ ہونے کے برابر تھی۔ اس نے
سرگوشی کے انداز میں بتایا کہ اس کی ماں نے اسے میرے پاس بھیجا ہے۔ چھ ہفتے سے اس کی آواز
ختم ہو چکی ہے۔ خاندانی ڈاکٹر نے ایک ہفتے تک اس کا علاج کیا۔ اس کے بعد اس نے [illegible]
کے ماہر کے پاس بھیجا۔ اس نے دو تین بار دیکھا۔ اس دوران اس کی آواز مزید بگڑ گئی۔ مریض کو
بتایا گیا کہ مزید تشخیص کے لئے وہ ہسپتال میں داخل ہونے کا انتظار کرے۔ وہ پریشانی اور مایوسی کی
آخری حدوں کو چھو رہا تھا۔ اسے اپنی آواز کی بحالی کی امید نظر نہیں آتی تھی۔ مریض گلے میں کوئی
تکلیف محسوس نہیں کرتا تھا۔ بات صرف یہ تھی کہ اس کی آواز نکلتی نہیں تھی۔

کینٹ ریپرٹری میں "بالکل بے آواز ہونا" کے عنوان کے تحت [illegible] درج ہیں۔
اس کیس میں میری جستجو کا دائرہ زیادہ طویل اور مشکل نہیں تھا۔ اس کی بیماری کی ابتدا چھ ہفتے پہلے
[illegible] کی غرض سے دوڑ رہا تھا۔ اس کا جسم گرم تھا اور پسینہ خوب آیا ہوا تھا۔ اچانک وہ ایک پانی
کے [illegible] ٹھنڈے پانی میں گر گیا۔ ان حالات میں اسے فوری [illegible]

اور چوبیس گھنٹے کے اندر اندر اس کی آواز ختم ہو گئی۔ اس وقت سے پسینہ بھی بہت زیادہ آنے لگا۔ اس کے لئے یہ بالکل نئی بات تھی۔ اس کا جسم ہر وقت پسینے سے تر رہتا۔ پیاس بہت شدید ہوتی اور ٹھنڈے پانی کی خواہش رہتی۔ نرخرہ بلغم سے بوجھل محسوس ہوتا۔ گلا صاف ہو جاتا تو وہ بہتر محسوس کر سکتا۔

اسے گرمی بہت لگتی۔ چینی کھانے کا بہت شوقین۔ اس کی گردن کے غدود بچپن سے ہی غیر معمولی تھے۔

مریض کی ہسٹری کا ایک دوسرا پہلو بھی دلچسپ تھا۔ اس سے میرا کام اور بھی آسان ہو گیا۔ کچھ عرصہ پہلے موسم بہار میں اسے دائیں بغل اور بازو پر داد کی تکلیف ہوئی۔ یہ ایک جلدی بیماری ہے۔ اس تکلیف کے لئے جلد پر کئی ہفتے مرہم لگائی گئی۔ جس کے بعد جلد صاف ہوئی۔ اس کے سانس سے خارج ہونے والی ہوا بدبو دار تھی۔ مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ اسے صرف قبض رہتی ہے۔ اس کے بازوؤں پر اتنا زیادہ پسینہ آتا کہ جسم سے گرتے ہوئے قطروں کو محسوس کرتا۔ ان تمام علامات کو مجموعی طور پر دیکھتے ہوئے دوا بڑی واضح تھی۔ وافر چپچپا پسینہ، بلا تکلیف بے آواز ہو جانا، کندھوں اور بغلوں کے نیچے خوفناک جلدی ہیجان۔ ٹھنڈے پانی کی زبردست خواہش۔ ان علامات کے علاج کے لئے میں نے فاسفورس 30 تجویز کی۔

تین دن کے بعد وہ مجھے دوبارہ ملا۔ اس کی آواز کہیں بہتر ہوئی تھی۔ اب وہ شروع کی نسبت کہیں بلند آواز سے بات کر سکتا تھا۔ پسینہ کی کثرت بھی رک گئی۔ ٹھنڈے پانی کی غیر معمولی خواہش بھی کم ہو گئی۔ وہ اپنے جسم میں بہتری کے آثار پا رہا تھا۔ سانس کی ہوا بھی خوشگوار ہو گئی بدبو کا خاتمہ ہو گیا۔ اسے اس کے لئے کسی ماؤتھ واش یا قبض کشا چیز نہیں دی گئی تھی۔ اسے صرف اتنا مشورہ دیا گیا تھا کہ رات سونے سے قبل سادہ بھاپ میں سانس لے۔ ہاں تو میں یہ بتانا تو بھول ہی گئی اس کے سابقہ ڈاکٹر نے اسے دوائیہ بھاپ لینے کی تاکید کی تھی۔ جس سے مریض کو ذرا بھی فائدہ نہ ہوا۔ فاسفورس 30، تین دن مزید۔ چھ دنوں میں مریض کی تیسری ملاقات پر اس کی آواز بحال ہو چکی تھی۔ اس کا قدرتی زیر و بم اور سریلا پن واپس آ گیا۔ مریض بہت خوش تھا اور اگلے ہی دن اپنے کام پر واپس چلا گیا۔

اس کیس سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ ہومیو پیتھی کیا کچھ کر سکتی ہے۔ چھ ہفتے سے زیادہ عرصہ پر پھیلی بے آوازی کی کیفیت، سپیشلسٹ کچھ نہ کر سکے۔ ہسپتال میں داخلے کا مشورہ دیا گیا۔ اس کے برعکس ہومیو پیتھی کی صحیح دوا کی چند خوراکوں سے آواز واپس آ گئی۔ جیسا کہ بتا دیا گیا ہو ہومیو علاج کی اس اثر انگیزی کو دیکھ کر مریض کی والدہ نے پوچھا شہر کے ماہر سپیشلسٹ

ایک یوں نہ کر سکے۔ اکثر اس طرح کے سوال ہوتے رہتے ہیں۔ [illegible]
ابھی تک ایسی چابی نہیں لگی جو شفا بخش طریقہ علاج سے [illegible])

صد افسوس ان پر اور غریب مریضوں پر جو ہسپتال سے مختلف شعبوں میں [illegible] چکر
لگاتے رہتے مگر کوئی قابل ذکر فائدہ نہیں ہوتا۔ ایک اہم بات یہ تھی کہ [illegible] ساتھ
نوجوان مریض کی خوراک تبدیل کی گئی۔ سفید روٹی منع کر دی گئی [illegible]
روٹی، روزمرہ کے پھل اور مناسب طریقے سے پکی ہوئی سبزیاں اور [illegible]
ہومیوپیتھی کے لئے یہ ایک بڑی کامیابی ہے۔ کیا آپ اس سے اتفاق نہیں کرتے [illegible]
یاد پڑتی ہے جو ایک ماہ گلے کی خرابی کی وجہ سے بولنے سے قاصر رہی [illegible]
شبہ کیا جانے گا۔ وہ ایک ٹی بی ڈسپنسری سے دوائی لے رہی تھی۔ اس [illegible]
مشہور ترین ہسپتال سے ہفتوں تک علاج کراتی رہی میں ذاتی طور پر اس کا علاج نہ کر سکی [illegible]
تھی کہ میرا شعبہ بچوں سے متعلق تھا۔ میں نے اسے ہومیو ہسپتال بھیج دیا [illegible]
علاج سے وہ ٹھیک ہوگئی۔ ایسی تکلیفیں جن کے علاج کے لئے ہومیوپیتھی میں [illegible]
ان میں ہومیو علاج کہیں زیادہ بہتر نتائج دے سکتا ہے۔ یہ نتائج اس کے باوجود تھے کہ مریض بیماری
کا سبب بھی بیان نہیں کر سکے تھے۔

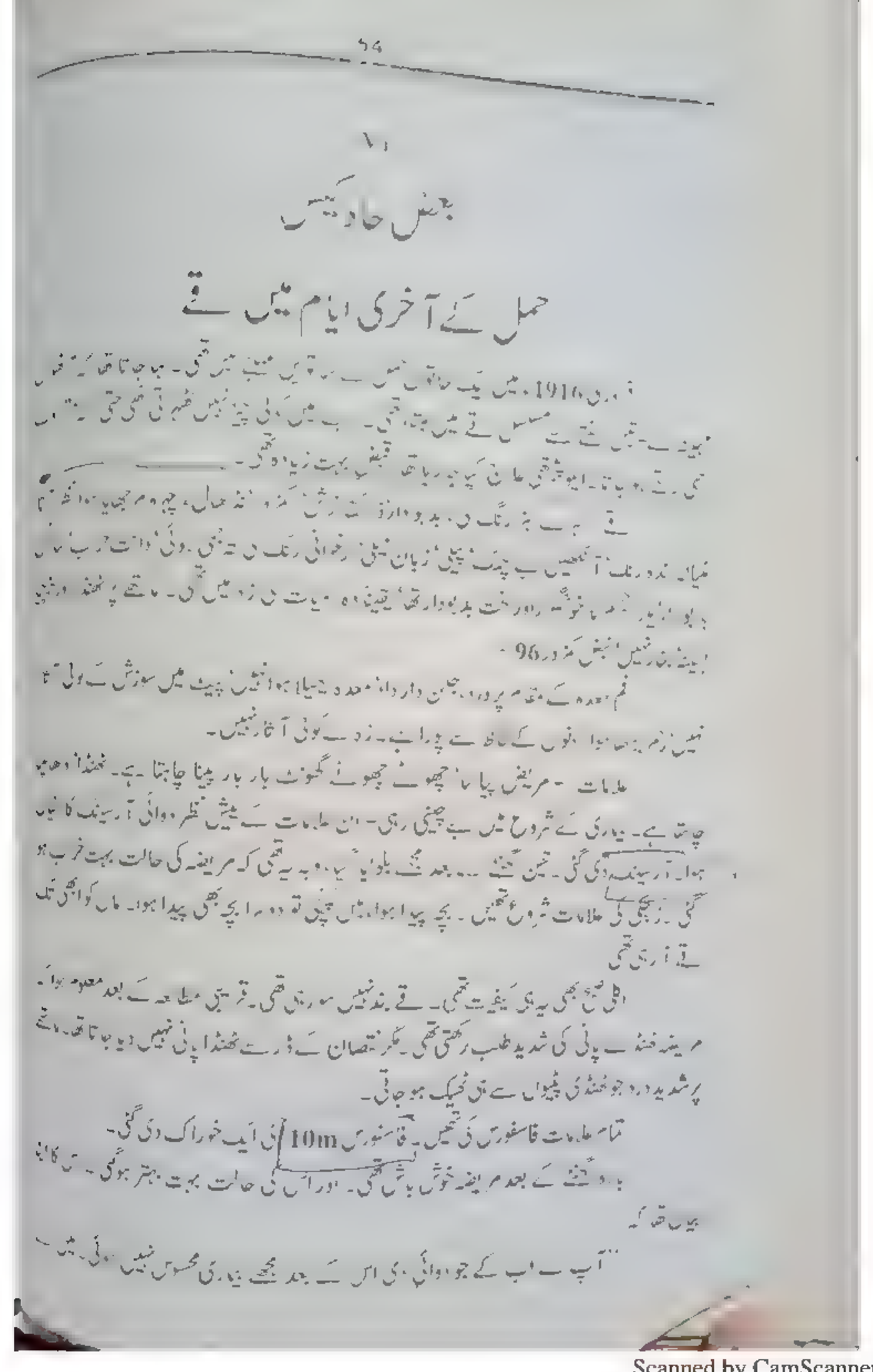

۱۱

بعض حادثیں

حمل کے آخری ایام میں قے

فروری 1916ء میں ایک حاملہ عورت ... قریب المرگ تھی۔ جو کچھ کھاتی تھی قے
ہو جاتی تھی۔ ... مسلسل قے میں مبتلا تھی۔ معدے میں کوئی چیز نہیں ٹھہرتی تھی حتیٰ کہ
پانی بھی قے ہو جاتا۔ ایک ... پیچھے رہا تھا۔ قبض بہت زیادہ تھی۔
قے ... رنگ کی، بدبودار ... چہرہ پچکا ہوا ...
... آنکھیں ... زبان ... زعفرانی رنگ کی ... کوئی ...
... بدبودار ... ماتھے پر ٹھنڈا ...
... نبض ... 96۔
معدے کے مقام پر درد، جلن دار درد ... پیٹ میں سوزش ...
نہیں ... کے لحاظ سے ... کوئی آثار نہیں۔

علامات - مریض پیاسا، چھوٹے چھوٹے گھونٹ بار بار پینا چاہتا ہے۔ ٹھنڈا ...
چاہتا ہے۔ بیماری کے شروع میں بے چینی رہی۔ ان علامات کے پیش نظر دوائی آرسینک کا ...
ہوا۔ آرسینک دی گئی۔ تین گھنٹے ... بعد مجھے بلوایا گیا ... یہ تھی کہ مریضہ کی حالت بہت خراب ہو
گئی۔ زچگی کی علامات شروع تھیں۔ بچہ پیدا ہوا ... تو مردہ بچہ بھی پیدا ہوا۔ ماں کو ابھی تک
قے آ رہی تھی

اگلی صبح بھی یہی کیفیت تھی۔ قے بند نہیں ہو رہی تھی۔ قریبی مطالعے کے بعد معلوم ہوا کہ
مریضہ ٹھنڈے پانی کی شدید طلب رکھتی تھی۔ مگر نقصان کے ڈر سے ٹھنڈا پانی نہیں دیا جاتا تھا۔ ...
پر شدید درد جو ٹھنڈی پٹیوں سے ہی ٹھیک ہو جاتی۔

تمام علامات فاسفورس کی تھیں۔ فاسفورس 10m کی ایک خوراک دی گئی۔
... گھنٹے کے بعد مریضہ خوش باش تھی۔ اور اس کی حالت بہت بہتر ہو گئی۔ ... کا
بیان تھا کہ

"آپ ... کے جو دوائی دی اس کے بعد مجھے بیماری محسوس نہیں ہوئی۔ ..."

[illegible] ہوئی۔

کچھ روز مریضہ [illegible] محسوس [illegible] تھے۔ جلد کا ابھار رنگ صاف ہو گیا مگر زبان بہت اکڑی تھی۔ [illegible] سے موجود تھا۔ دو تین دن میں یہ اثر ختم ہو گیا [illegible] محسوس [illegible] رہتی تھی ختم ہو گیا۔ والدائیٹ کے بجائے [illegible] پیدا [illegible]

میں اپنے ڈیسک میں سے پرانے نوٹس دیکھ رہی تھی۔ ان میں [illegible] کیس درج ہیں۔ عمل کے آخری مرحلے کی تحقیق کے بارے میں [illegible] علاقے میں میری بڑی شہرت ہوئی۔ [illegible] خبر جنگل میں آگ کی طرح پھیلی۔ ان دنوں میں بہت مجھ جوئی سے کام لیتی تھی اور اونچی طاقتوں کا [illegible] نچلی طاقتوں کا استعمال [illegible] تکالیف میں اونچی طاقتیں چھوٹی طاقتوں کے مقابلے پر زیادہ [illegible] آپ کو اونچی طاقتوں کے بارے میں خوب علم ہونا چاہیے اور دواؤں کے اعادہ میں احتیاط کرنی پڑتی ہے [illegible] پرانے امراض کے علاج میں درمیانی طاقتیں کافی محفوظ ہیں۔ [illegible] ہوتی ہیں۔ اونچی طاقتوں کا ردعمل اتنا شدید ہوتا ہے کہ اسے کنٹرول کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ شدید ردعمل برداشت کرنے والے لوگ بھی کم ہوتے ہیں۔ میں نے [illegible] طاقت کا شدید ردعمل دیکھا ہے۔ یہ ردعمل بعض اوقات خطرناک بھی ہوتا ہے۔ اس وجہ سے میں محفوظ راستہ اختیار کر رہا ہے۔

آپ کو معلوم ہوگا کہ 1916ء میں [illegible] نوجوان ڈاکٹروں کی قوت خرید میں تھی۔ نوجوان ڈاکٹروں کے پاس کافی سرمایہ نہیں ہوتا اس وجہ سے اب [illegible] بہت استعمال کرنا مشکل ہے۔ چنانچہ مختلف [illegible] قسم کا [illegible] استعمال کرنا پڑتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ اگر تمام ڈاکٹر ہومیو علاج کو اختیار کر لیں تو [illegible] بہت سی تکالیف مختصر وقت میں ختم ہو جائیں گی۔ ہسپتالوں میں [illegible] خزانہ اور لوگوں کی دولت بچ جائے گی۔ [illegible] لوگ موت کے منہ سے [illegible] اور عمریں طویل تر ہو پائیں گے۔

کیا ہم ایسا دن کبھی دیکھ سکیں گے؟ جب ہومیو علاج کی ترقی [illegible] ہے۔

(VI)

ایکونائٹ کی اہمیت

ہومیو علاج میں کوئی دوا کسی خاص مرض کے لئے مخصوص نہیں۔ آپ کی تجویز مرض کے بجائے مریض کے لئے ہوتی ہے۔ اس بات کا سمجھنا ڈاکٹروں اور عام لوگوں کے لئے کافی مشکل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم سے بار بار پوچھا جاتا ہے کہ "ہومیو علاج میں زکام، نتھنوں کی سوزش یا جوڑوں کی تکالیف کیلئے کون سی دوائی ہے؟" جواب میں ہمیں یہ کہنا پڑتا ہے کہ "یہ تو مریض کی کیفیت پر منحصر ہے" ہم چونکہ مرض کے بجائے مریض کو سامنے رکھتے ہیں، مرض کے نام پر دوا تجویز نہیں کرتے، اس وجہ سے ہمارے بارے میں یہ تاثر عام ہے کہ ہم تشخیص نہیں کرتے۔ تشخیص یقیناً بہت اہم ہے، اگرچہ دوا کے انتخاب میں تشخیص کی زیادہ اہمیت نہیں۔ آئیے اس الجھن کو وضاحت سے سمجھنے کی کوشش کی جائے۔

میرا دوست مجھے بتا رہا تھا کہ اس کے والد ہومیو معالج تھے اور وہ ابھی تک ان کی ہدایات کی پیروی کرتا ہے۔ مثلاً نزلہ، زکام کے لئے ہمیشہ قلیل مقدار میں ایکونائٹ تجویز کرتے۔ یہ مرض کے لئے تجویز کرنے والی بات ہے۔ لہذا یہ ہومیو اصول کے خلاف ہے۔

ہومیو پیتھی کی بنیاد قلیل مقدار نہیں بلکہ علامات کی مشابہت ہے۔ دوا اور مریض کی علامات میں مشابہت ہی اصل الاصول ہے۔

ایکونائٹ نزلے، زکام کی بعض علامات میں مطابقت رکھتی ہے لیکن نزلہ، زکام کی بہت سی دوائیں ہیں۔ علاج میں آپ کو یہ دیکھنا ہوگا کہ مریض کو تکلیف کی ابتداء کس طرح کے موسمی اثرات سے شروع ہوئی۔ مرطوب یا خشک، ٹھنڈا یا گرم، آندھی یا طوفان۔ اس سے دوا کی تجویز میں فرق پڑ جاتا ہے۔

میں نے ہومیو علاج پر ایک کتاب دیکھی ہے، یہ ایک سو سال پہلے چھپی تھی۔ اس میں لکھا ہے کہ انگلینڈ میں شروع شروع میں ہومیو معالج ہر مرض کی ابتداء میں ایکونائٹ دیا کرتے تھے۔ اس سے مرض ختم نہ ہوتا تو پھر دوسری دوا استعمال کراتے۔ یہ ایک معمول کا طریقہ تھا۔ مثال کے طور پر اس زمانے کی دو عام امراض نمونیا یا ٹائیفائیڈ میں ایکونائٹ کے بعد برائیونیا دی جاتی، دونوں کو ادل بدل کر دیا جاتا۔ اسی طرح علاج میں مرض کے دورانیہ میں کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ البتہ شرح اموات بہت کم رہی اور مریضوں میں منفی اثرات بھی نہ ہوئے۔ مگر یہ طریقہ تو

اورعلاج جس میں امراض کے حوالے کی زیادہ اہمیت ہو، سچا ہومیوپیتھ نہیں۔

ایک دو مختلف قسم کی بیماریوں میں شفا دیتی ہے، مگر یہ بات بہت معروف ہے کہ مجھ سے ہیں۔ جیسے عطائی خیال کیا جاتا ہے وہ دلیل یہ دی جاتی ہے کہ ہم بچوں سے دمہ، سانس کی نالیوں کی سوزش، پلورسی، قبض، انتڑیوں کی تکلیف، زکام، وغیرہ وغیرہ میں برائی اونیا تجویز کرتے ہیں۔ برائیونیا مذکورہ بالا امراض میں سے کسی میں بھی تجویز کی جائے گی مگر تجویز کے لئے ضروری علامات میں "حرکت سے شدت، سکون اور دباؤ سے افاقہ مخصوص طرح کی پیاس، چبھن دار درد" اس دوا کی بنیادی علامات ہوں گی۔

آیئے ہم ایک بار پھر ایکونائٹ کی بات کریں۔ میں نے انگلینڈ میں بھی ایکونائٹ عمومیت کے ساتھ استعمال نہیں کرایا۔ البتہ میں نے ایکونائٹ کی علامات متفرق تکالیف میں نوٹ کی ہیں۔ شدید گرمی کے موسم میں ایکونائٹ کی علامات بہت عام ہوتی ہیں۔ موسم استوائی خطے جیسی گرمی تھی۔ انتڑیوں کی پیوندکاری کے بعد دو بچے ہسپتال داخل تھے۔ ان کی عمر پانچ چھ سال ہوگی۔ ان کی ہسٹری ایک ہی تھی۔ وہ یک دم چیخنے چلانے لگتے۔ نہ تب چین تھا۔ پیٹ میں اینٹھن، پاخانے کے رستے سے خون اور بلغم خارج ہوتا۔ پیٹ سے پیٹ میں رسولی محسوس کی جاتی۔ امعائے مستقیم غبارے کی طرح پھولی ہوئی تھی۔ میں نے یقینی طور پر محسوس کیا کہ اوپر تمام انتڑیاں بل کھا چکی ہیں۔ اس طرح سرخ رنگ کا جیلی کی طرح کا مواد پاخانے کے راستے نکل رہا تھا۔ میں نے پہلے بچے کو ایکونائٹ 1m کی دو خوراکیں پندرہ پندرہ منٹ کے بعد دیں اور کسی آپریشن کی ضرورت نہ ہوئی۔ کئی دن تک بچے کا مشاہدہ کیا گیا۔ مزید دوا کی ضرورت ہوئی اور نہ ہی سرجن کو طلب کرنا پڑا۔

دوسرے مریض بچے کو داخلے کے وقت سرجن نے دیکھا۔ اس نے آپریشن کا حکم دیا۔ ہم آپریشن تھیٹر میں اس کا انتظار کر رہے تھے۔ میں نے ایکونائٹ 1m کی دو خوراکیں دے دیں۔ جس وقت سرجن نے بچے کو آپریشن ٹیبل پر دوبارہ دیکھا تو اس نے آپریشن کا ارادہ ترک کر دیا۔ انتڑیاں ایکونائٹ کے بعد پھر درست ہو گئیں۔ میں نے سرجن کو بتایا کہ دوسرے بچے کو بھی میں نے ایکونائٹ دی تھی۔ اور اس طرح کیفیت درست ہوئی۔

سرجن دوا کے اتنے زود اثر ہونے پر حیران ہوا۔

انتڑیوں میں ایکونائٹ کی علامات یہ تھیں۔ بل کھا کر پیٹ درد، خون اور بلغم کا اخراج، اینٹھن، تیز بخار، شدید گرمی کے موسم میں یہ طوفانی کیفیت ہوئے تو بچوں میں اچانک ہو جاتی ہے۔ اس شدید بے چینی، ذہنی کوفت و درد کے ساتھ چیخ و پکار۔

پیٹ درد بچے کو وقت دیکھا اسے میں نے سبز رنگ کے دست ہو رہے تھے۔ بے چینی، چہرہ سرخ، آنکھیں شیشے کی طرح، ٹمپریچر 104، گرمیوں میں پیٹ کی مخصوص علامات۔ ایکونائٹ 1m کی چند خوراکوں سے ٹمپریچر نارمل ہو گیا۔ اور طوفان رک گیا۔ چوبیس گھنٹے میں سب کچھ درست ہو گیا۔

انتڑیوں کی اس طرح کی تکلیف گرمیوں کی شدت سے ہو جاتی ہیں۔ گرم علاقوں میں یہ عام ہیں۔ وہ لوگ اسے پیچش کہتے ہیں۔ آپ اسے خاص قسم کے بیکٹیریا کو ذمہ دار قرار دیں گے، مگر مجھے یقین ہے کہ اس طرح کے پیچش کو ایکونائٹ صاف کر دے گی۔ میں بتاتا ہوں کہ یہ کس قسم کی وبا 1914-18 کی جنگ میں پھیلی تھی۔ گرم ممالک میں ایسے کیسوں میں ایکونائٹ تیزی سے کام کرتی ہے۔

(ایکونائٹ کی علامات کا ایک اور مجموعہ ایسا ہے جس میں ہوا خوب ٹھنڈی اور خشک ہو، طوفان جس کے ساتھ برف باری ہو، موسم بہار میں ایسے حالات میں سانس کی نالیوں کی سوزش میں ایکونائٹ کی چند خوراکیں تکلیف ختم کر دیں گی۔)

ایک بچہ مجھے یاد ہے، یہ ایک مخصوص قسم کا کیس ہے۔ یہ مرض مشرقی سرد طوفان کی زد میں آنے سے ہوئی۔ اس کے والدین بے حد پریشان تھے۔ بچہ صاف ستھرا، خوب صورت، گول مٹول۔ تکلیف سے ایک روز پہلے وہ برفانی طوفان کے دوران کھیل رہا تھا۔ رات کے وقت اسے بھونکنے والی کھانسی کا شدید حملہ ہوا، اونچا بخار جو ۱۰۳ درجے کے قریب تھا۔ وہ بے چین، خائف لگے اور سانس کی نالی میں جلن۔ وہ ٹھنڈا پانی مانگتا مگر حلق سے بھی نگل نہیں سکتا تھا۔ ایکونائٹ کی چند خوراکوں نے اسے جلد ہی درست کر دیا۔ اسے مکمل شفا میں ایک دن کافی ثابت ہوا۔ تکلیف دوبارہ بھی نہ ہوئی۔

(اسی طرح کا ایک اور کیس بھی مجھے یاد ہے۔ اس طرح کی تکلیف ہمیشہ مشرقی سرد طوفان کی زد میں آنے سے شروع ہوتی ہے۔ وہ ہر رات خشک بھونکنے والی کھانسی سے بیدار ہو جاتا۔ یہ کھانسی اکثر آدھی رات کے بعد شروع ہوتی۔ بچہ پانچ سال کی عمر کا تھا۔ وہ مختلف ڈاکٹروں اور ہسپتالوں سے ہو کر آیا تھا۔ دواؤں کی بہت سی بوتلیں پی چکا تھا۔ مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ جونہی مشرق کی طرف سے طوفان آتا تو اوپر درج علامات پیدا ہو جاتیں۔ اس کی ماں بچے کو سکول بھیجنے سے پہلے میرے پاس اسے مکمل چیک اپ کے لئے لائی۔ میں نے اسے ایکونائٹ دے دی۔ کسی تکلیف کے بار بار واپس آنے کے بعد کام نہیں کرتی۔ نصف رات کے بعد بیدار کر دینے والی کھانسی، بے چینی موجود نہیں تھی، اس وجہ سے بھی ایکونائٹ دی نہیں تھیں۔ میں نے اسے

بچہ سلف Im کی دوا سے جلد ٹھیک ہو گیا۔ اس کے بعد اس کے بارے میں مزید پتہ نہیں چل سکا۔
کئی چھ سات سال گزر گئے۔ اور اس کی ماں ایک اور بچے کو لے کر آئی۔ [illegible]
کی طرح کیا۔

"ڈاکٹر صاحب! کیا آپ کو یاد ہے۔ آپ نے میرے [illegible] بچے کا [illegible]
میں علاج کیا تھا۔ اس وقت اس کی عمر 5 سال تھی۔ تب اس وقت سے کبھی بیمار نہیں
ہوئی۔ وہ ہر قسم کے موسم میں باہر جا سکتا ہے۔ وہ موسم اور طوفان سے متاثر نہیں ہوتا۔ بالکل
ٹھیک ہے۔"

اگر میں اسے ایکونائٹ دیتی تو ناکام رہتی۔ [illegible] سلف نے [illegible]
اس کیس کو معجزانہ طور پر درست کر دکھایا۔

[illegible] میں نے ایک اور مریض دیکھا تھا۔ یہ ایک بوڑھی خاتون تھی۔ موسم بہار میں [illegible]
ہوئی تھی۔ ٹھنڈی ہوا سے وہ بہت حساس تھی۔ اسے اچانک مثانے میں تکلیف ہوئی۔ [illegible]
کاٹنے والی دردیں اور ساتھ ہی گرم، گاڑھا چمکدار اور [illegible] خون آلود پیشاب [illegible] ہر وقت پیشاب
کی حاجت محسوس کرتی رہتی۔ سب سے زیادہ انتہائی درجے کا خوف آتا کہ مرنے جا رہی ہے۔ تمام بیٹے
بیٹیوں اور دیگر عزیزوں کو بلوا لیا گیا تا کہ وہ سب موت کے وقت موجود رہیں۔

ایکونائٹ کی چند خوراکیں دی گئیں۔ مثانے کا درد [illegible] پیشاب [illegible]
کا احساس بھی ختم ہو گیا۔ موت کا خوف بھی دور ہو گیا۔ [illegible]

موت کا خوف جو مریض کو کھا رہا تھا۔ ایکونائٹ کی چند خوراکوں نے [illegible]

[illegible] میں وضاحت میں کامیاب ہوئی ہوں۔ ایکونائٹ [illegible]
کی دوا نہیں سمجھنا چاہیے۔ ہومیوپیتھی [illegible] نہیں۔ اس کے اصول [illegible]
علاج بالمثل کا اصول اٹل ہے۔ ایکونائٹ کی بھاری مقدار تندرست شخص میں [illegible]
[illegible] اور موت کا خوف پیدا کرتی ہے۔ اگر آپ مریض کو ایکونائٹ کی قلیل مقدار دیں [illegible]
[illegible] انتڑیوں کا اپھار، شدید کھانسی، مثانے کا درد فوری طور پر ختم ہو جاتے [illegible]
[illegible] کیس میں ایکونائٹ تجویز نہ کریں۔ یہ ناکام ہو جائے گی۔ [illegible] علامات کا
موجود ہونا لازم ہے۔ مریض کا علاج کریں نہ کہ مرض کا۔ ہومیو علاج کے اصول [illegible]

خلاصہ یہ ہے کہ ایکونائٹ بہت عمدہ دوا ہے۔ یہ مرض کے راستے [illegible] اس
کی علامات موجود ہوں گی۔ اس کا وقت کے لحاظ سے کمی و بیشی کا کوئی سوال نہیں۔ [illegible]
[illegible] کا کوئی فائدہ نہیں۔ اس دوا کا عمل مختصر اور بہت تیز ہے۔ [illegible]
[illegible] ہومیو علاج بہت آسان ہو گا اگر ہر دوا کے اس طرح [illegible]

(VII)

پیٹ کی روزمرہ تکالیف

یہ کہا جاتا ہے کہ ہومیو علاج کی بنیاد قانون بالمثل پر ہے۔ سوال یہ ہے کہ روزمرہ امراض میں یہ اصول کس طرح کام کرے گا؟

ہر کوئی جانتا ہے کہ [illegible] کی مقدار [illegible] پیکاک سے قے [illegible] یہ عضو [illegible] اس [illegible] کا [illegible] تو ایسے عوارض جن میں قے اور متلی غالب ہوں تو اپیکاک کی [illegible] مقدار [illegible] معدے کے عوارض میں [illegible] قے [illegible] عام تکلیف ہے۔ اور آپ [illegible] طرح سے تمام [illegible] میں پیکاک دیں گے تو بعض اوقات یہ فائدہ کرے گی مگر بعض اوقات [illegible] کوئی فائدہ نہیں ہوگا اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا کہ بنیادی اصول غلط ہے

[illegible] یہ ہے کہ [illegible] ایک علامت پر تجویز [illegible] اوقات ناکام ہو جاتی ہے [illegible] [illegible] طالب یہ ہے کہ [illegible] تمام علامات کو بنیاد بنائیں۔

1

اس بات کی وضاحت کے لئے میں ایک کیس بیان کرتا ہوں۔ چند روز قبل مجھے [illegible] [illegible] بتایا گیا کہ مریض مسلسل قے کر رہا ہے۔ میں نصف درجن ادویہ [illegible] [illegible] پہنچی تو مریضہ نڈھال تھی۔ اسے ایک گھنٹے سے قے جاری تھی۔ قے صفر آور تھی [illegible] گہرائی میں شدید درد تھا۔ متلی مسلسل تھی قے آنے کے بعد بھی متلی کا افاقہ نہیں ہوتا تھا [illegible] [illegible] میں [illegible] قے ہوئی مگر متلی کو فرق نہ پڑا۔

اس کا چہرہ [illegible] اور [illegible] نبض کمزور اس کی فی منٹ رفتار 68 اور ٹمپریچر 96 تک نہیں پہنچتا تھا۔ متلی اور قے کے باوجود زبان صاف تھی عام قاعدہ یہ ہے کہ قے کی صورت میں زبان پر تہہ جمی ہوتی ہے۔

بیماری کا حملہ مشرق سے آنے والی سرد ہوا لگنے سے ہوا

(اپیکاک) کی ایک خوراک دی گئی۔ پانچ منٹ کے اندر چہرے کا نیلا پن ختم ہو گیا [illegible] چہرے پر کالی رنگت واپس آ گئی۔ آنکھیں چمکنے لگیں چہرے کے کھچاؤ میں بھی کمی ہو گئی۔ [illegible]

بیماری کی کیفیت یہ تھی کہ وہ ایک ہی جملہ دہرا رہی تھی کہ

"[illegible] کیا جائے"

لیکن اب اس نے مسکرا کر شوہر کی طرف دیکھا اور اطمینان سے ہومیوپیتھی پر اعتماد
کرنے لگی۔ وہ بھی میری موجودگی میں ہی بیماری غائب ہو گئی ہو۔

تین گھنٹے بعد میں نے فون پر معلوم کیا تو پتا چلا کہ مریضہ آرام سے سو رہی ہے اور
قے ختم ہو چکی ہے۔ مریضہ چار گھنٹے بعد پیاسی ہو گئی تھی۔ دو گھنٹے تک پانی نہیں دیا گیا۔ قے جو
تھی وہ دوبارہ نہ ہوئی۔ ہچکی کی شکایت بھی ختم ہو گئی۔

وہ علامات جن پر میں نے اپی کاک تجویز کی تھیں۔

- صاف زبان،
- شدید متلی،
- قے کے بعد بھی متلی کا جاری رہنا،
- کمزوری۔

ہومیوپیتھی میں یہ ہوتا ہے کہ دوا بے حد پتلی یعنی کم مقدار میں دوائی کا اثر بڑھ جاتا ہے۔
ساتھ ہی دوا کی طاقت کے لیے ایک سائنسی پیمانہ دیا جاتا ہے۔ میں نے جب پہلی بار شروع کی تو مجھے
بھی فائدہ ہوتے نہیں دیکھا تھا۔ مگر اس طرح کا فائدہ بھی ... کی 3X طاقت سے بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ ... صرف 1m طاقت ... تھی
بھی اونچی طاقت کو ترجیح دیتے تھے۔

دراصل توانائی یافتہ دواؤں کی تیاری میں یہ اصول کام کرتا ہے کہ دوا کو جتنا زیادہ ... کیا جاتا ہے اس کی شفائی طاقت اتنی ہی زیادہ ہو جاتی ہے۔ ... اس طرح کہ
1:100 کی نسبت سے دوا اور عرق کو ملایا جاتا ہے ... عرق ...
اور ایک متعین وقت تک ... کیا جاتا ہے ... عرق کی ... شدید
پانی ہوگا۔ ان کو ملا کر جھٹکے دیے جاتے ہیں ... طاقت تیار ہوتی ہے۔ ... 1c ...
جاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ رومن میں سو کے عدد کو c کے حرف سے ظاہر کیا جاتا ہے۔

اس طرح تیار ہونے والی پہلی طاقت کا ایک قطرہ ... 99 قطرے عرق میں ملا کر
جھٹکے دینے سے دو طاقت تیار ہو جائے گی۔ اس طریقے سے یہاں سے اونچی طاقتیں تیار کی جاتی
ہیں۔

بعد میں دواؤں کی تیاری کے لیے 1:10 کا تناسب اختیار کیا جانے لگا اس طاقت
کو X کے حرف سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ رومن میں X دراصل دس کے عدد کی نشانی
ہے۔

معتدیوں و [illegible] میں چھوٹی طاقتوں کا استعمال [illegible] چاہیے [illegible] طاقت کا [illegible]
[illegible] اور [illegible] کار معالجوں کے [illegible] خاص [illegible] چاہیے۔

2

ایک خاتون نے تین بار [illegible] [illegible] بعد [illegible] [illegible] تین [illegible]
اس کے پیٹ میں کافی زیادہ سختی ہوتی۔ پیٹ بھرا محسوس ہو [illegible] [illegible]
نہیں ہوتی تھی۔ معدہ میں بوجھ، متلی اور [illegible] [illegible] [illegible] پاخانے [illegible] پاخانے کے
بعد بھی فراغت نہ [illegible] پاخانے کے [illegible] محسوس ہوتی، سردی، [illegible] اور [illegible]۔
نکس وامیکا کی ایک خوراک سے بیماری کا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
دست، جن سے جگر کی خرابی ظاہر ہوتی تھی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
بدہضمی [illegible] [illegible] میں ختم ہوگئی۔

مزید کسی دوائی کی ضرورت نہ ہوئی [illegible] ایک ہی خوراک کافی رہی۔

ان دونوں کیسوں میں مطلوبہ دوا بیماری کے [illegible] [illegible] میں [illegible] رہی۔

پہلے کیس میں سردی سے ہاضمہ کی خرابی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
میں بسیار خوری سے پیدا ہونے والی بدہضمی نکس وامیکا [illegible] [illegible] اور مرض کی شدت [illegible]
آیئے دیکھیں کہ جب اس طرح کی حاد تکالیف کئی روز جاری رہی ہوں تو [illegible]
ہومیوپیتھی کام کرتی ہے۔

3

ایک لڑکا، چھ سال سے [illegible] میرے پاس جنوری ۱۹۳۸ء میں [illegible] [illegible]
سے اسہال تھے۔ یہ تکلیف سردی لگنے سے شروع ہوئی۔ اس دوران سے [illegible] [illegible]
آنکھیں زرد، چہرہ زرد، آنکھوں کے گرد حلقے [illegible] ہوئے، [illegible] سفید، پیشاب گاڑھا [illegible]
کر دینے والا، اور اس سے واضح تھا کہ صفرا زیادہ آ رہا ہے۔ وہ [illegible] [illegible] بہت [illegible]
محسوس کرتا تھا۔ زبان پر موٹی سفید تہہ جمی ہوئی، کھانے کے بعد تکلیف میں شدت ہو جاتی، پیٹ
میں درد خاص طور پر جگر اور پیٹ کے علاقہ میں، [illegible] درد میں افاقہ، سانس لینے سے چیرنے اور
چبھنے والے درد۔

علامات سے برائیونیا بہت واضح تھی۔ چنانچہ برائیونیا (30) دی گئی۔ یہ دوائی [illegible] تین
بار لینے کے لئے کہا گیا۔ اسے چکنائی سے آزاد غذا پر لگایا گیا۔ [illegible] [illegible] [illegible]
چکنائی کے بغیر پانی ملا کر، جو کا پانی۔ میں نے اسے تین دن بعد دیکھا، پاخانے کی [illegible]

چوبیس گھنٹے بعد پاخانے معمول کی بھوری رنگت کے تھے۔ چھٹے پہر آنکھوں کی رنگت صاف تھی۔ یرقان کے تمام علامات ختم ہو گئے۔ پیشاب صاف اور عام رنگ کا اور تذکرہ ممکن ... اس طرح پیشاب دونوں طرح صاف ہو گیا

ہومیو صحیح اور مطلوبہ دوا نے ایک بچے کو تیزی سے کام کیا۔ اب پچھلی ... بیمار تھا۔ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ بیماری اپنا کام پورا کر کے ختم ہو گئی۔ ممکن ہے کہ اس بات میں چند حقیقت ہو مگر سوال یہ ہے کہ دس دن سے بچے کی حالت خراب ہو رہی تھی۔ جونہی برائیونیا دی گئی تو یرقان اور سال ہا سال کی تمام علامات چند گھنٹوں میں ختم ہو گئیں۔ علاج کی تکمیل میں صرف دو دن لگے۔ تھوکنے سے بارش نہیں ہو سکتی۔ مگر ہومیو علاج کے ایک کے بعد دوسرے کیس میں مریض کو صحت ہو رہی ہے۔ شرط یہ ہے کہ دوا تجویز ہو، علامات کے مطابق ... سے پیدا کردہ علامات سے عین مشابہ۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ علاج کے اصول درست ہیں اور شفا محض حادثے کے طور پر ظہور پذیر نہیں ہوتی۔ بلکہ دوا کی وجہ سے ہوتی ہے

میرا ذہن کئی عشرے پیچھے چلا گیا۔

4

یرقان کا ایک اور کیس یاد آ رہا ہے۔

میرا ایک دوست، نیا نیا ڈاکٹر بنا تھا۔ وہ ایک فزیشن کے ساتھ ہاؤس سرجن تھا۔ میں نے اسی ہسپتال میں اپنی تربیت مکمل کی تھی۔ اس زمانہ میں میں ابھی طالب علم تھی۔ یقیناً نئے ڈاکٹر کو اپنے پروفیسر فزیشن کے بہترین مشورہ کی سہولت حاصل تھی۔ اسے کیلومیل اور اپسم سالٹ دیا گیا اور چکنائی سے پاک غذا کے سے پابند کیا گیا۔ میں اسی گھر میں مقیم تھی جس میں وہ ڈاکٹر تھا۔ میں نے اس کی قابل رحم حالت کو بغور مشاہدہ کیا۔

بظاہر اسے سردی لگ رہی تھی۔ وہ ہر وقت آگ کے سامنے بیٹھا نظر آتا۔ مطالعہ کا بہت عادی تھا اور کھیل یا ورزش سے بالکل ناواقف۔ ان باتوں کو میں نے خاص طور پر نوٹ کیا۔ آج میں سمجھتی ہوں کہ اس کی کیا دوا ہو سکتی تھی۔ اسے نکس وامیکا کے ذریعے تین دن کے اندر اندر شفا دی جا سکتی تھی۔

اس نوجوان ڈاکٹر کو بہترین علمی اور سائنسی معاونت اور علاج کے لئے تمام احتیاطوں کی پابندی کے بعد بھی شفا میں تین ہفتے لگے۔ بیماری کے اس حملے سے اس کی تعلیم رک گئی۔ چھ قیمتی ہفتے ان ضائع ہوئے۔ میں طالب علم ہوتے ہوئے بھی ان تمام باتوں کو محسوس کر رہی تھی۔

5

چند سال بعد تعلیم سے فارغ ہوئی تو مجھے ایسے ہی ایک کیس سے واسطہ پڑا۔

مریض درمیانی عمر کا تھا۔ وہ فوجی میس میں تھا۔ اس وجہ سے طویل وقفوں اور ان سے بعد ہونے والے کھانوں میں شریک ہونا پڑتا تھا۔ یہ کھانے کے بعد شدید درد اور قے سے پہلی یرقان کے ابتدائی حملے کے ساتھ آتا۔ اس کی کیفیت یہ تھی

زرد آنکھیں، میلی جلد، اور میلی زبان۔ کھانے کے وقت تکلیف میں شدت، پیٹ میں درد ایسے محسوس ہوتا کہ سینے میں پتھر ہو۔ مزاج غصیلا۔ اس کی بیوی اور ملازمین بیماری کے دوران اس سے دہشت زدہ رہتے۔ وہ پر تکلف غذا ہضم نہیں کرسکتا تھا۔ اسی طرح اس کا جگر شراب و الکحل کا متحمل نہیں تھا۔

نکس وامیکا-30 دن میں تین چار بار

یہ دوا اسے چوبیس گھنٹے میں درست کر دیتی۔

مگر میں اسے عشائیوں میں موجود کھانوں میں شرکت سے باز رکھنے پر آمادہ نہ کرسکی۔ وہ ہمیشہ کہتا کہ میرے کھانے پینے سے آپ کو نقصان تو کوئی نہیں۔ جب بیمار ہوتا ہوں تو آپ کے پاس ہی آتا ہوں۔ آپ کی دوا بھی بہت جلد شفا دے دیتی ہے۔ اس کی بیوی بھی نکس وامیکا کی بہت معترف تھی۔ اس سے اس کی زود رنج طبیعت بھی جگر کی تکلیف کے ساتھ ساتھ درست ہو جاتی۔

نکس وامیکا کا مریض خوش خوراک ہوتا ہے۔ وہ مزیدار غذا کو پسند کرتا ہے مگر وہ زیادہ کھا نہیں سکتا۔ اس کا ہضم آسانی سے خراب ہو جاتا ہے۔ یہ خرابی اس کی مرغوب غذا سے فوراً ہی شروع ہو جاتی ہے۔ اس کی بیماری کا سبب اس کی مرغوب اور لذیذ غذا ہوتی ہے۔

اس کے برعکس برائیونیا کا مریض اچھے کھانوں کا شوقین نہیں ہوتا۔ اسے جو کچھ مل جائے کھا لیتا ہے۔ وہ لذت سے آشنا نہیں ہوتا۔ اسے کھانے کی مقدار سے دلچسپی ہوتی ہے۔ وہ پیٹو ہے۔ زیادہ کھانے سے بیمار ہو جاتا ہے۔

برائیونیا اور نکس دونوں کے مریض ناراضگی کے جذبے کے بعد یرقان کا شکار ہوتے ہیں۔

نکس کا مریض جس شخص سے ناراض ہو جائے اسے وہ تھپڑ دینا چاہتا ہے۔ وہ صبح کے وقت بہت برہم ہوتا ہے۔ ایسے شخص کو صبح کے وقت کبھی نہ چھیڑیں۔

اس کے بالکل الٹ برائیونیا کا مریض شام کے وقت بیزار ہوتا ہے۔

برائیونیا کا مریض بڑے معدے اور جگر کی خرابی کی وجہ سے بہت پیاس محسوس کرتا ہے۔ نکس وامیکا کا مریض پیاس محسوس نہیں کرتا۔ نکس وامیکا کا مریض حرکت اور معمولی دباؤ سے تکلیف

میں شدت محسوس کرتا ہے۔ وہ بار بار پاخانے جاتا ہے۔ اس کے باوجود وہ فراغت محسوس نہیں کرتا پاخانے کے لئے بے قرار رہتا ہے۔

اس طرح آپ مریض میں انفرادیت تلاش کرتے ہیں۔ اس طرح اس کی تکالیف تیزی سے ختم ہو جائیں گی۔ شرط صرف یہ ہے کہ دوا ٹھیک ہو۔

یرقان کی ایک روزمرہ کی دوا چیلیڈونیم ہے۔

اس پودے کو نباتات کے لوگ خوب جانتے ہیں۔ یہ کئی سال سے یورپ کی طب میں مستعمل ہے۔ کہا جاتا ہے کہ چیلیڈونیم کے پودے کا جوس صفرے سے مشابہ ہے۔ اس بنا پر اس نے یرقان کے علاج میں راہنمائی کی۔ بظاہر یہ دوا کی مقدار میں مخصوص جگر کی دوا ہے اور جگر کی سوزشوں میں بہت مفید دوا ہے۔

ہومیو طریقوں کے مطابق صحت مند افراد پر یہ دوا بہت سی جگر کی علامات پیدا کرتی ہے۔ یہ دوا بنیادی طور پر جگر ہی کو متاثر کرتی ہے۔ لہذا جگر کی بیماریوں میں یہ موثر دوا ہے۔

مجھے ایک نوجوان یاد ہے۔ وہ ترکھان تھا۔ اسے نامعلوم وجوہ سے یرقان ہو گیا۔ اسے دائیں کندھے کے بلیڈ اور جوڑ کے کونے میں مسلسل درد کی شکایت رہتی۔ وہ اپنے بستر میں گھٹنوں کے بل جھک کر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ حرکت کرنے میں تکلیف محسوس کرتا۔ اس وجہ سے ہل نہیں سکتا تھا کیونکہ اپنی پوزیشن بدلنے کی کوشش پر چیرنے والے درد محسوس ہوتے۔ رنگت ہولی سرخی، قے اور متلی، گرم مشروب کے سوا کوئی چیز معدہ میں نہیں ٹھہر سکتی تھی۔ اسہال نے اس کے منہ میں دم کر رکھا تھا۔ پاخانے چمک دار زرد تھے۔ حقیقت میں ہر چیز زرد تھی۔ زبان پر موٹی تہہ جمی ہوئی تھی جس کے کناروں پر پتلے پتلے سرخ حاشیے تھے۔ اس کی جلد، آنکھیں زرد تھیں۔ اس کا عام مزاج اور ظاہری شکل وصورت یرقان زدہ تھی۔ چیلیڈونیم کی دو تین خوراکوں سے چھتیس گھنٹوں میں اس کی تکلیف ختم ہو گئی۔ اس کی قے رک گئی اور وہ تین دن کے اندر اپنے کام پر واپس آ گیا۔

بیماری میں پہلی علامت اس کی بیوی نے نوٹ کی۔ علامت یہ تھی کہ وہ پنیر کو ناپسند کرنے لگا، حالانکہ پنیر اس کو بہت مرغوب تھا۔ اس کا شام کا کھانا اس سے کبھی خالی نہیں ہو سکتا تھا۔ اس چھوٹی سی غیر معمولی بات کو ایلوپیتھی میں کوئی اہمیت نہیں مگر ہومیوپیتھی میں پنیر سے ناپسندیدگی کے ساتھ دوسری علامات مل کر چیلیڈونیم کی نشاندہی کرتی ہیں اور اس نے بیماری کی کیفیت کو درست کر دیا۔

صفراوی کیفیات کے لئے بہت سی دوسری ادویات بھی ہیں۔ ان صفحات میں بار بار کہا جاتا ہے کہ بیماریوں کے ناموں اور تشخیص کی اہمیت ثانوی ہے۔ مریض کو دیکھیں، اس کے مزاج

اور معمولات میں تبدیلی بچیوں کا مطالعہ [illegible] قے اور مشروب سے نفرت، [illegible] میں شدت
کے بیٹھنے کرنے میں درد، گردن منہ سے پیچھے کی طرف (ہیڈ ریٹریکشن) جیسے علامات
کے اس مجموعے پر چیلیڈونیم تجویز ہوا ہے۔

برائیونیا کی علامات ذرا مختلف ہیں۔ اسی طرح نکس وامیکا اور [illegible] بھی مختلف ہیں۔
علامات کا صحیح مجموعہ مرتب کر کے صحیح دوا تلاش کریں، آپ اسی طرح تیزی سے علاج کر سکیں گے

بیلاڈونا، بچے کے [illegible] سے مریض کا علاج کر سکتا ہے۔
بیلاڈونا کے مریض کی تصویر اس طرح ہوگی

حساس، چھونے کو برداشت نہیں کر سکتا، بستر ناگوار، درد سے چیختا ہے، چہرہ سرخ [illegible]
ایسے مریض کو بیلاڈونا چند منٹوں میں آرام دے دے گا

یرقان کے لئے بہت سی دوائیں ہیں۔

حاد کیفیات کے لئے بہترین طریقہ یہ ہے کہ معالج دواؤں کی عام علامات کو یاد رکھے
تاکہ ان میں فرق و امتیاز کیا جا سکے۔ جانتا ہے یرقان کو نیٹرم سلف اور مرکیورس سے ممتاز کرے۔
اس کے لئے وسیع مطالعہ بہت ضروری ہے۔

مفید کتب کا ذکر،

ایلن کی میٹیریا میڈیکا، نیش کی لیڈرز، بوئرک کی ڈرگ پکچرز، بہت قابل قدر ہیں۔ یہ
مبتدیوں کے مطالعہ کے لئے بہت اہم ہیں۔

تقابل اور امتیاز کے لئے ان کا مطالعہ بہت معاون ہے۔ اگر آپ نے عام استعمال کی
ادویہ میں سے بعض کو دوست بنا لیا تو آپ کو علاج کرنے میں آسانی ہو سکتی ہے۔

حاد امراض اگرچہ اپنی معیاد پوری کر کے خود بخود درست ہونے کا رجحان رکھتی ہیں مگر
مطلوبہ ہومیو دوا سے قانون بالمثل کے تحت تحریک پا کر چند گھنٹوں میں غائب ہو جاتی ہیں۔

(VIII)

بیرونی وارڈ کے دو مریض

ہسپتال کا بیرونی حصہ مریضوں سے بھرا ہوا ہے جہاں میں نے کئی سال تک
رہی، وہ ڈاکٹر کی جھلک کے انتظار میں بیٹھے ہوئے آپس میں اپنی اپنی تکالیف کے تذکرے کرتے
ہوئے تھے۔ اس کمرے میں جتنی بھی مختلف تفصیلات بیان ہوتی ہیں ان کی ایک شخص کو ضرورت ہوتی
ہے۔ وہ پہلے بعد آؤٹ ڈور میں ڈاکٹر کا کام بے حد پر مشقت ہوتا ہے۔ جو مریض داخل
ہوتے ہی جلدی سے فارغ کر کے اگلے مریض کو بلانا مریض سے ... کا چارہ ... نہیں۔
پھر دواؤں کے ایک پہاڑ کے تلے سے تجویز اور بہت ضروری ہو تو مزید تحقیق ہوتی ہے
تمام کا اندراج جو کہ آخرکار آپریشن کے مشورے پر ختم ہو جاتا ہے۔

یہ صورت حال ہومیو معالج کے لئے اور بھی مشکلات کا باعث بنتی ہے۔ یہاں ... کا
اس طرح کا اسٹاک ہے اور نہ ہی دواؤں کا پہاڑ تا کہ یہاں ہر مریض واقعی ... خدمت
ہے۔ اس طرح مطلوبہ دوا تلاش کرنا پڑتی ہے۔ ڈاکٹر کا حافظہ بہت تیز ہونا چاہیے۔ میٹیریا میڈیکا
اور ریپرٹری کی بہت بڑی بڑی کتب موجود ہیں۔ مگر آپ اس ... میں مریضوں کے ہجوم کے پیش
نظر کتب سے زیادہ مدد نہیں لے سکتے۔

آپ آؤٹ ڈور وارڈ میں کوئی کرشماتی علاج نہیں کر سکتے۔ ... وقت بہت کم
ہوتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود اپنی وارڈ میں شفاء کے شاندار کارنامے انجام دیے جانے کا موقع
ہے۔ خاص طور پر ان مریضوں کو جو مہینوں بلکہ سال ہا سال میں ان وارڈز میں زیر علاج رہ رہی
مستقل شفاء سے محروم ہیں۔ اس کی دو مثالیں پیش کرنا چاہتی ہوں۔

اس طرح کا پہلا مریض ایک 55 سالہ خاتون تھی۔ وہ ایک ... پر ملازمہ تھی۔ بدقسمتی
سے اسے ماہواری نے بیمار کر رکھا ہے۔ پچھلے ڈاکٹروں کے علاج اور ہسپتال کی بار بار کی وزٹ کے
باوجود اس کی تکلیف میں کوئی کمی نہ ہوئی۔ اگرچہ اس نے کام جاری رکھنے کی بہت کوشش کی لیکن
کام کے دوران وہ نڈھال ہو کر گر جاتی ہے۔ خدا ... انشورنس کی ... پر اگر
... حاصل نہ ہوتی تو وہ ... مشکلات کا
بہت مشکل تھا۔ البتہ دوستوں کے ساتھ رہنے کی سہولت ... بھی اس کی آمدنی میں اضافہ ہو جاتا۔
... اور مہربان خاتون کی مدد سے ... کا ...
[illegible]

محروم ہونے میں سست، اجنبی سے گفتگو کرتے ہوئے گھبراتی۔ تنہائی میں رو پڑتی۔ بات بات پر بہت جلد
ہی برہم ہوتی۔ وہ فوراً کہتی کہ وہ کسی سے بات نہیں کر سکتی۔ اس میں ہمت نہیں رہ گئی
تھی۔ وہ نصف میل تک بمشکل ہی چل سکتی تھی۔ یہ فاصلہ طے کرنے کے دوران وہ ہانپنے لگتی۔ سیڑھیاں چڑھنے
سے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی۔ اسے لیٹے رہنے میں راحت ملتی۔ بیٹھنے سے اسے چکر آتا۔ چلنے سے
اس کی دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی۔ جب دھڑکن اس کے لیے ناقابل برداشت ہو جاتی تو سر درد
شروع ہو جاتا اور گھنٹوں جاری رہتا۔ دوسری تکلیف اس کا گرمی سے حساس ہونا تھا۔ وہ گرمی
میں آگ کا سامنا برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ اس سے اس کا چہرہ سرخ ہو جاتا اور وہ پریشان
ہو جاتی۔ وہ اپنے بستر پر گرم کپڑے برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ اس وقت بیماری نے اسے گھیر
رکھا۔ اس کا زندگی کا ساتھی گرما اور بھاری کمبل پسند کرتا اور اوڑھنے کا عادی تھا۔ وہ لحاف اور کمبل اوڑھتا
جب کہ یہ بالکل ہلکی پھلکی چادر اور کمبل اوڑھتی۔ وہ تنگ لباس بھی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔
ایسا لباس جس سے اس کی کمر اور گردن گرفت میں آتے، بالکل ناقابل برداشت تھا۔

مریضہ کی رنگت نیلگوں، ہونٹ اور رخسار ارغوانی۔ جلد کے مقابلے میں چہرہ پر پسینہ،
چھونے میں نرم لگتا، ہاتھ گرم اور گھٹنے بڑھے ہوئے۔ نبض کی رفتار 110-120 تھی۔ آنکھیں
اندر کو دھنسی ہوئی رہتیں۔ تھائی رائیڈ گلینڈ درمیان سے بڑھا ہوا تھا جو چھونے پر صاف
نظر آتا۔

ان علامات سے صاف ظاہر تھا کہ اس کا دل بالکل ٹھیک تھا مگر اس کے خون میں تھائی
رائیڈ گلینڈ زیادہ گردش کر رہا تھا۔ اس طرح خون کے دوران میں خلل آتا۔ گرمی اور پسینہ پیدا ہوتا۔
وہ لیکیسز کی نمائندہ مریضہ تھی۔ اسے لیکیسز 30 پہلی وزٹ پر دی گئی۔ اسے پندرہ روز کے
بعد دیکھا جاتا۔ پہلی وزٹ کے اٹھارہ ماہ بعد وہ پیدل چل سکتی ہے۔ دل کی دھڑکن چلتے ہوئے
پریشان نہیں کرتی۔ وہ پرسکون طور پر سوتی ہے۔ رات کے دوران شاید ہی کبھی تکلیف سے بیدار ہوتی
ہو۔ دن کے وقت بھی دل کی دھڑکن کبھی پریشانی کا باعث نہیں ہوئی۔ نبض کی رفتار نیچے آ کر
60-70 ہو گئی ہے۔ اسے گرمی محسوس نہیں ہوتی۔ ہاتھ ٹھنڈے ہیں۔ ان میں نہ تو پسینہ آتا ہے اور نہ
ہی وہ لرزتے ہیں۔ تھائی رائیڈ گلینڈ بھی نظر نہیں آتے۔ البتہ ایک اور مسئلہ پیدا ہو گیا ہے یا یہ جلد ہی
پیدا ہو گا۔ وہ اب اتنی بہتر ہو گئی اور اس کا ذہن انتہائی استوار ہو گیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس کے
لیے کام پر واپسی کی کیا صورت ہو گی؟ وہ چھ سال سے بے کار ہے۔ اب اس کی عمر بھی ایسی ہے کہ
اسے نیا کام نہیں مل سکتا۔ اس کی پرانی ملازمت ختم ہو چکی ہے۔ انشورنس کی رقم بھی جلد ہی بند ہو
جائے گی۔ انشورنس کے ڈاکٹروں نے اس کی صحت یابی مان لی تو یہ رقم بند ہو جانی یقینی ہے۔ ...

کسی سے انتظامی مشینری آہستہ چلتی ہے۔ [illegible]
کام کاج بخوبی کر سکتی ہے مگر یہ روز کام پر جانے کے قابل نہیں رہتی۔

میرے دیکھتے دیکھتے سات سال پہلے یہ بیمار تھی۔ [illegible] ہے۔ انہوں نے اس کی [illegible] کے پیش نظر تھی [illegible] کی زندگی اس کے لئے عذاب بنا دی گئی۔ [illegible] اس کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ [illegible] گیا۔ پہلی بار شکایت کے موقع پر اگر [illegible] معذور رہنے کا موقع ہی نہ آتا۔ اور اب تک [illegible] کتنے معذور ہیں؟ شاید سینکڑوں اور ہزاروں۔

ایک کیس جس سے مطلوبہ ہومیو دوا کی تاثیر واضح ہوتی ہے۔

یہ کیس بھی ایک خاتون کا ہے۔ جو چالیس سال سے [illegible] ہے۔ کئی سال پہلے اسے ہومیو علاج سے دمہ اور دل کے عارضے سے نجات ملی [illegible] سال سے ہر تکلیف سے نجات پا گئی۔

جنوری 38ء میں اسے سانس کی نالیوں کی سوزش ہوئی اور دمہ کی شکایت ہوئی۔ اس کے پہلے ڈاکٹروں نے علاج کیا۔ وہ علاج کے باقاعدگی سے [illegible] کر باہر ہی نہیں جا سکتی تھی۔ وہ مہینوں بستر میں محدود رہی۔ بیماری کے پانچ ماہ بعد [illegible] سانس کی نالیوں کی سوزش پہلے دن کی طرح موجود تھی۔ دمہ [illegible] سانس لینے پر بیٹھے [illegible] وہ دوبارہ رینگنے پر مجبور ہو گئی۔ اس کی چھاتی اور سانس کی نالیاں سوزش آوازوں سے بھری ہوئی تھی۔ اس کی سانس چھوٹی اور پر تکلیف تھی۔ وہ نیلے یرقان کی شدید کیفیت میں مبتلا تھی۔ [illegible] سانس پھولا ہوا اس کی گردن کے عضلات دمہ کی وجہ سے تنے تھے۔ میں نے [illegible] کے ساتھ جلد نہ آنے پر تنبیہ کی تو اس نے کہا کہ اس کا سالوں پرانا دمہ اور دل کا عارضہ [illegible] بارے میں ابتدائی تشخیص ہسپتال والوں نے کی اس نے بتایا کہ [illegible] اس کے پسند نہ تھا [illegible] ہو چکی تھی۔

میں نے دیکھا کہ اسے رات کے وقت دمہ زیادہ تکلیف دیتا ہے۔ نصف رات کے بعد بے چینی اور موت کا خوف گرفت میں لے لیتا ہے، گرمی محسوس کرتی ہے۔ [illegible] پسند کرتی [illegible] آرسینک اس کی دوا ہے۔ آرسینک 30 ایک خوراک رات سونے سے پہلے [illegible] کے لئے کہا گیا۔ مگر وہ ایک ہفتہ تک نہ آئی [illegible] فوراً بعد ہی

(XI)

لیکسز مستورات کے علاج میں

[illegible] اپنے پیشے [illegible]
اپنے زمانے کی ایک مشہور لیڈی ڈاکٹر تھی۔ مستورات کے علاج میں [illegible]
آپریشن کے ذریعے [illegible] دینے کا رواج دینے میں اس کا [illegible]
[illegible]
ہوتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس سے زیادہ بڑے آپریشن [illegible]
کے آپریشنوں کو اب تو نصف صدی ہو گئی ہے۔

میں اس سوچ سے اتفاق نہیں کر سکتی کہ سرجری بہت ترقی کر چکی ہے۔ دراصل فزیشن کا فرض ہے کہ وہ مریض کو سرجن کے حوالے کرنے سے پہلے اپنی ذمہ داری پوری کرے اور دوسرے علاج کے تمام امکانات آزما لینے چاہییں۔ ایسے حالات میں ہومیو فزیشن مریض کو آپریشن سے بچا کر دوا کے علاج سے شفا دینے میں بہت خوشی محسوس کرتے ہیں۔ یقین کیجیے کہ اگر کوئی ہومیو فزیشن آپریشن کا مشورہ دیتا ہے تو یہ ماننا پڑے گا کہ آپریشن ناگزیر ہے۔

کئی سرجنوں کو دیکھ کر مجھے تو باغبانی کے شوقین یاد آ جاتے ہیں [illegible] انتظار نہیں کرتے بلکہ ہر روز زمین کھود کھود کر دیکھتے رہتے ہیں [illegible]

مجھے پورا یقین ہے کہ بہت سی خواتین کو آپریشن کی ضرورت نہیں ہوتی [illegible] معلوم ہونا چاہیے کہ ان کی صحت کی بہتری کے لئے اور غیر ضروری آپریشن سے بچنے کے لئے ہومیو علاج بہت مفید ہے۔

1) میں اس نوجوان خاتون کو کئی سال سے جانتی ہوں۔ وہ بچپن ہی سے بہت کمزور اور نازک تھی۔ شدید قبض نے اس کا جینا عذاب بنا دیا تھا۔ بعض وقت پاخانے کی شدید رکاوٹ کے نتیجہ میں ہونے والے درد سے وہ بے ہوش ہو جاتی۔

ماہواری کے ایام اس کے لئے بہت آزار کا باعث ہوتے، گھنٹوں تک وہ قولنجی درد میں مبتلا رہتی، وہ فرش پر لوٹ پوٹ ہو جاتی، درد سے چیختی اور پکارتی، آخرکار وہ نڈھال ہو کر بیہوش ہو جاتی۔

[illegible] تختے کی طرح سیدھی [illegible]

تھا۔ اس کا رحم کام نہیں کرتا تھا۔ دراصل رحم پوری طرح توانا ہی نہ ہوا تھا۔

آخر کار ایک سرجن نے اسے دیکھا۔ اس نے رحم میں رسولی تشخیص کی۔ جسے مناسب وقفہ اور طریقہ سے ہٹانا تھا۔ مگر سوال یہ تھا کہ آپریشن سے پہلے کے عرصہ میں اس کی تکلیف کو کیا کیا جائے۔ درد ایسا جیسے ہتھوڑے مارے جا رہے ہوں۔ قبض کو بھی کسی چیز سے افاقہ نہیں تھا۔ مسہل سے وقتی افاقہ ہوتا۔ ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ یہ رحم کے ٹل جانے کی وجہ سے ہے۔ اس کے لئے انہوں نے رحمی سہارا تجویز کیا۔ کئی مہینے تک یہ سہارا بھی پہنا دیا گیا مگر اس سے بھی تکلیف میں کوئی فرق نہ پڑا۔ اس کے لئے ایک اور آپریشن تجویز کیا گیا۔ یہ رحم کا آپریشن تھا۔ میرا دل خون کے آنسو رونے لگا۔ یہ غیر شادی شدہ نوجوان لڑکی تھی۔ اس مرحلہ پر کس طرح سے آپریشن کے مستقبل پر کیا اثرات ہوتے۔ خداوندِ طب اس پہلو سے سوچنے کے تیار نہیں تھے۔ ڈاکٹر کیوں سوچیں یہ پہلو تو والدین کے سوچنے کا ہے۔ آخر کار اس کی والدہ نے پوچھا کہ کیا ہومیوپیتھی اس کے لئے کچھ کر سکتی ہے۔ مزید آپریشن سے نجات ہو جائے اور ہر ماہ اس پر ٹوٹنے والے درد کا عذاب ٹل جائے۔

میں نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ہومیو طریقِ علاج خواتین کا دوست ہے۔ اور شفا کا وعدہ کیا۔ میں نے مریضہ کو دیکھا تو رحم اپنے مقام سے گھوما ہوا تھا۔ تھوڑا سا ورم زدہ اپنی جگہ سے ہٹا ہوا اس کی بائیں جانب دکھتی ہوئی۔ اس وقت تک رسولی دوبارہ نہیں ہوئی تھی۔

وہ بہت پتلی تھی 98 پونڈ وزن اس وجہ سے میں نے اسے بتایا کہ اسے اپنا وزن بڑھانا ہے۔ ڈیڑھ سیر دودھ روزانہ مکھن انڈے سلاد کچے پھل اور چھان کی وافر مقدار اور جو کا دلیا استعمال کرنے کی ہدایت کی گئی۔ چھان اور جو قبض دور کرنے کے لئے۔

قبض کے علاوہ دوسری تکلیف جس کو قابو کرنا ضروری تھا وہ ماہواری سے پہلے اور اس کے ابتدائی ایام میں درد تھی۔ تفصیلات سے معلوم ہوا کہ خون کا بہاؤ بافراط تھا سیاہ رنگ کے لوتھڑے۔ جس وقت یہ لوتھڑے نکلنے بند ہو جاتے تو درد بھی بند ہو جاتا۔ ماہواری کے چار پانچ دن پہلے درد شروع ہوتا۔ سات آٹھ روز کا عرصہ ہر ماہ شدید تکلیف کا باعث تھا۔ جس کے بعد وہ بالکل ٹھیک رہتی۔ وہ گرمی اور گرم موسم کو بھی شدت سے محسوس کرتی گرمیوں میں اس کے لئے چلنا پھرنا بے حد مشکل ہو جاتا

ماہواری سے پہلے شدید سر درد، ماہواری شروع ہونے پر افاقہ۔

اس نے اپنے حالات بیان کرنا شروع کیے تو دوا میرے ذہن میں صاف ہونے لگی۔ بائیں جانب کی تکالیف گہرے رنگ کے لوتھڑے، حیض کے بافراط بہنے سے تکالیف میں کمی

کی ... ... نے کیلسیریا 30 دی۔

چھ ماہ تک مریضہ نظر تو نہ آئی مگر پتہ چلتا رہا کہ اس کی عام حالت بہت بہتر ہے۔ تبدیل شدہ غذا نے قبض وجعدی دور کر دیا۔ قبض کشا ادویات کی ضرورت نہ رہی۔ وہ ... سے پہلے بیکری پراڈکٹس اور اس کے مرکبات بڑے شوق سے کھاتی تھی مگر ... تبدیل شدہ غذا سے ہوا۔ پاخانہ بغیر دوائی کے آسانی سے آنے لگا۔ وہ اس پر بہت خوش اور ممنون تھی۔ گندم کے چھان میں غیر مصفا چینی اور لیموں کے جوس سے وہ بہت آسانی سے انتڑیوں کی کارکردگی کو بہتر بنانے میں کامیاب ہوئی۔

اسے ماہواری کے زمانے کے دردوں کے بند ہونے سے ... ہوئی تھی مگر ... اور ہونٹوں ... سے نکلنے بھی بند ہو گئے، وہ بالکل نارمل ہو گئی۔ اس کے چہرے پر رونق آ گئی۔ اسے پہلے پسینہ بھی بہت آتا تھا، جو کہ بے حد بدبودار تھا۔ ... میں بہت ... تھی ... کیفیت بھی ختم ہو گئی۔ وہ سب سے زیادہ خوش اس بات پر تھی کہ ... ختم ہوئی۔ پہلی وزٹ کے چھ ماہ بعد دوبارہ دیکھا تو وہ چودہ پونڈ وزن حاصل کر چکی تھی۔ ... وہاں اپنی جگہ پر بیٹھ تھا اور اس کی جانب میں ... اور گلٹی ختم ہو چکی تھی۔

چند مہینے تک اسے کیلسیریا 30 دینا پڑی۔ اس کے بعد ... کی علامت سے دوبارہ ظاہر ہونے پر وہ یہی دوا منگواتی تھی۔ وہ ذہنی اور جسمانی طور پر بہت ... ہوتی تھی۔ اس کی پڑھائی میں بھی بہتری شروع ہو گئی۔ اس طرح مردوں کی اس میں ... اب وہ خوش مزاج تھی۔ ہمہ وقتی تکلیف میں مبتلا رہنے اور ہر وقت ... کے بجائے اب وہ اپنی والدہ کا ہاتھ بٹاتی۔

اس نے پھل، چھان، چھان والی روٹی اور سبزیوں کو ... طور پر ... اس نے دودھ اور پنیر کی وافر مقدار کی بھی عادت بنائی۔ اس سے وہ ... ہوئی اور ... وہ زندگی کا لطف محسوس کرنے لگی۔ کیلسیریا کی 30 طاقت کے بعد 1M، 10M کی ... علامات کا تسلسل باقی رہا اس لئے دوا کو تبدیل کرنے کے بجائے اس کی ... طاقتوں کے ترتیبی استعمال سے علاج مکمل کیا گیا۔

وہ طویل وقفوں کے بعد دوا لے کر چلی جاتی۔ ہر بار ... کی ذہنی اور جسمانی کیفیت پہلے سے بہتر ہوتی۔

کئی سال سے اسے دوروں سے نجات مل چکی تھی، قبض ... اب ... کا سوال باقی نہیں رہا۔ رسولی دوبارہ نہ ہوئی۔ ... سے ...

اس نے معمولی رسولی چھوڑ دی ہے۔ سے کاٹنے کے بعد زخم نے دونوں ٹانگوں کا پڑ
کی سختی بیماری ... بعد میں بڑی موذی تکالیف کا باعث ہوں۔ اس بات پر دس برس
گزر گئے ہیں۔ اس دوران میں دو تین سال سے بالکل ٹھیک ہے اور اس کی تکالیف سے
مکمل نجات مل گئی ہے۔

کینسر کیونکہ امریکہ کے سانپ کے زہر سے تیار کی جاتی ہے۔ اس کی خوراک میں
تین سے چھ ماہ کا وقفہ لازم ہے اور 30 طاقت سے کم طاقت میں استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

کینسر زخم سے سیلان خون اور رطوبتوں کی مستقل موجودگی ہے ہر دن دوا کی
ضرورت ہوتی ہے مگر بنیادی علامت کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ اس میں مریض کی اندرونی
پوری کیفیت دیکھنا چاہیے۔

زخم سے سیلان خون زخموں کے لئے بہت اہم مرض ہے۔ اس کے باوجود یہ مرض
آسانی سے قابل علاج ہے۔ زخم کو سہارا دینے والی دوا ... دوائیت کی ضرورت
نہیں۔ آج کل بعض ڈاکٹر خود دوسری علاج تجویز کرتے ہیں مگر یہ ہمیشہ کامیاب نہیں رہتا۔ یہ
علاج بالمثل کے اصول کے مطابق منتخب کی گئی دوا یقیناً ہر لحاظ سے بہترین علاج ہے۔ اس سے
تکالیف کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور اہم اعضاء و جزوی یا کلی طور پر کاٹنے سے بھی نجات مل جاتی ہے
ہے

(X)

سرجری سے پہلے ایک بار ہومیو علاج کا سوچ میں

کئی سال پہلے جب میں ابھی ہاؤس سرجن تھی۔ بہت سے لوگ آپریشن سے بچنے کے
لئے علاج کی غرض سے آتے۔ طب اور سائنس کے میدان میں ہر سال کی ترقی کا تقاضا یہ تھا
کہ آپریشن کی ضرورت میں کمی ہوتی مگر افسوس ہے کہ ایسا نہیں ہوا۔ بہت لوگ ایسے ہیں جو
سرجن کے نشتر سے بچ جاتے ہوں۔ زیادہ تر لوگ دوا یا علاج [illegible] سرجن سے رجوع کر لیتے
جاتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ اکثر معالج آپریشن کا مشورہ دیتے ہیں۔ ہومیوپیتھ سرجن نے فزیشن کی جگہ
لے لی ہے اور فزیشن نے اپنا کردار کھو دیا ہے۔

ہومیو فزیشن بعض کیسوں میں نشتر کی ضرورت سے انکار نہیں کرتے مگر آپریشن سے پہلے
علاج کے ہر دوسرے امکان کو آزما لینا چاہیے۔ بہرحال میں نے بے شمار مریضوں کو آپریشن سے
بچایا، صرف اتنا ہی نہیں بلکہ ان کی صحت بھی شاندار ہوگئی۔

۲۵ مئی ۱۹۳۸ء کو ایک خاتون میرے پاس آئی۔ وہ چالیس کے پیٹے میں تھی اور رحم کی
رسولی کی وجہ سے جریان خون کی دیرینہ مریض تھی۔ وہ تین ہفتوں سے ہسپتال میں تھی۔ اس کے
آپریشن کا فیصلہ ہو چکا تھا، البتہ کمزوری کی وجہ سے آپریشن فی الحال مؤخر کر دیا گیا تھا۔ [illegible]
کر آپریشن کے قابل بنایا جا رہا تھا۔ دو مہینے بعد اس کے رحم کا [illegible] کاٹ دیا گیا [illegible]
تھی۔ خون بہہ جانے کی وجہ سے اس کا رنگ ڈھل چکا تھا۔ میں نے دیکھا تو اس کا رحم بڑھا ہوا،
وزنی تھا اور چھوٹی سی رسولی رحم کی گردن کے ساتھ موجود تھی۔

میں نے اسے فریکسی نس امیریکانا ایک مہینہ پہلے تجویز کی۔ [illegible]
برنٹ کی یہ پسندیدہ دوائی ہے۔ خون مسلسل رستا رہا۔ پھر اچانک وہ بے ہوش ہو گئی۔ خون کا
رنگ [illegible] اور چمکدار تھا۔ میں نے اسے اپیکاک-30 دی۔ فوری تکلیف رفع ہو گئی۔ مگر خون کا
رسنا جاری رہا۔ اس کا چہرہ سرخ تھا، شدید سر درد رہتا، وہ بہت باتونی تھی۔ میں [illegible]
سے غیر مطمئن نہیں کر سکتی تھی۔ اب خون کا رنگ گہرا سیاہ تھا۔ مجھے یقین ہو گیا کہ لیکیسس [illegible]
[illegible] بعد وہ معمولی بہتری کے ساتھ آئی۔ فریکسی نس امریکانا [illegible] دی۔ [illegible]
[illegible] تھی۔ یہ رحم کی اینٹھن اور بوجھل پن سے [illegible] افسوس [illegible]
[illegible] اس کی حالت بہت خراب تھی [illegible] خراب حالت بھی [illegible]

سے نجات ہوئی۔ [illegible] سے ہونٹ سفید ہو گئے۔ [illegible] وہ تیزی سے بخار کی طرف
رہی تھی۔ اسے چائنا-1m دی گئی۔ بار بار خوراکیں تھیں خوراکیں دن میں۔ اسے بتایا گیا [illegible]
مسئلہ پیدا ہو گیا ہے۔ اگر خون جاری رہتا تو اسے ایک خطرے کے ساتھ ہسپتال بھیج دیا جاتا
تاکہ [illegible] آپریشن کیا جائے۔ یہ ۲۵ جون ۱۹۳۸ کی بات ہے۔ وہ میرے پاس آئے
ہوئے [illegible] ہو چکے تھے۔ میری رخصت قریب تھی۔ میں رخصت میں اس کی مہمات نہیں رہی تھی
اس وجہ سے مجھے بہت پریشانی تھی۔ وجہ یہ تھی کہ مجھے یقین تھا کہ میری واپسی سے پہلے پہلے اس کا
رحم نکال دیا جائے گا۔ میں نے اسے ستمبر میں دوبارہ دیکھا۔ وہ ایک تر و تازہ شخصیت کے طور پر
مسکراتے ہوئے میرے سامنے تھی۔ اس نے بتایا کہ اسے ہسپتال جانے کی ضرورت ہی نہ پڑی
خون دو ہفتے کے اندر بند ہو گیا۔ دوبارہ اس کی شکایت نہ ہوئی۔ صرف دو خوراکیں لینا پڑیں۔

(چائنا-1M کی دو خوراکوں نے خون بند کر دیا جس نے اسے [illegible] دو سے
پریشان کر رکھا تھا۔ میں نے اس کا دوبارہ معائنہ کیا۔ رحم سائز میں نارمل تھا۔ سوجن ختم ہو گئی تھی
دوبارہ تندرست ہو گئی۔ میں اسے باقاعدہ وقفوں سے دیکھتی رہی۔ وہ ٹھیک رہی۔ باقاعدہ ماہواری
شروع ہو گئی۔ یہ سلسلہ تین چار ماہ تک جاری رہا۔ وہ ہر لحاظ سے نارمل تھی۔ اسے چائنا کی مزید
ضرورت نہیں تھی۔ خون دوبارہ شروع ہوا اور نہ ہی کوئی مسئلہ دوبارہ پیدا ہوا۔

اس نے مجھے بتایا کہ اچھی صحت کے پیش نظر ہر کوئی اس کی طرف حیرانی سے دیکھتا۔
اس نے پہلی سی حالت سے تقابل کرتے ہوئے کہا

"جب میں پہلی بار یہاں آئی تھی تو نیم مردہ حالت میں تھی۔ اب میں نوجوانوں کے
ساتھ مقابلہ کر سکتی ہوں [illegible] دوڑ بھی سکتی ہوں۔ تھکاوٹ کا کوئی اندیشہ بھی نہیں۔"

وہ ایک نازک آپریشن سے بچ گئی۔ وہ زندگی کا لطف اٹھا رہی تھی اور ہومیو [illegible] کی
مشکور ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ رحم سے خون بہنے کا کوئی علاج نہیں۔ زیادہ سے زیادہ ادویات کی
مقدار دی جا سکتی ہے۔ یہ شفا نہیں دیتی، عارضی فائدہ ہو سکتا ہے۔ آخر کار درمیانی عمر کے مریض کا
رحم خارج کر دیا جاتا ہے۔ ریڈیم کے ذریعے مصنوعی [illegible] جاری کیا جاتا ہے۔ ہومیو علاج اس کے
بغیر کام کر سکتا ہے۔ ہمارے پاس بہت سی ادویات ہیں۔ [illegible] انتخاب کریں، بھاری [illegible]
اور [illegible] بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔

بدقسمتی یہ ہے کہ بعض ڈاکٹر یہ تسلیم ہی نہیں کرتے کہ اس طرح کے کافی کیسوں میں
"[illegible] کی وجہ میں کارگر ہو سکتا ہے۔"

میں آپ کو ایک مثال دوں گی۔

ایک لڑکی میرے پاس جولائی ۱۹۳۷ء میں بھیجی گئی۔ ریشہ دار رسولی تشخیص کی گئی۔ یہ لڑکی نفسیاتی معالج کے زیر علاج تھی۔ اس نے آپریشن کو مضر قرار دیا۔ اس طرح ہمیں علاج کا موقع ملا۔

میں نے دیکھا کہ رحم بڑھا ہوا، اس کی اندرونی دیوار کے ساتھ ریشہ دار رسولی سنگترے کے برابر۔ میں نے اسے علاج کا یقین دلایا بشرطیکہ وہ باقاعدہ آتی رہے۔

وہ ۲ مہینے آتی رہی، وہ ہر بار ذہنی تضادات کے ساتھ آتی۔ میں نے اس کی جسمانی علامات پر اپنے آپ کو مرکوز کئے رکھا۔ یہ خود پسند خاتون، اس کی تفصیلات دوا کی تجویز میں چنداں اہم نہیں تھیں۔ اس کیس میں ذہنی علامات ثانوی حیثیت رکھتی تھیں، مگر رحم سب سے اہم تھا۔ بعد کے حالات نے میرے اندازے کو درست ثابت کر دیا۔ جونہی اس کی رحم کی حالت بہتر ہوئی اس کی ذہنی حالت بھی بہتر ہو گئی۔

زیادہ تر اسے پر درد ماہواری کی شکایت تھی۔ اسے یہ تکلیف تیرہ سال کی عمر سے تھی۔ اب اس کی عمر ۳۵ سال تھی۔ ماہواری بہت بے قاعدہ تھی۔ پانچ سے چودہ ہفتوں تک کے وقفوں سے آتی۔ اسے اس کی آمد کا علم بھی نہ ہوتا۔ اکثر بار وہ کئی کئی ہفتے فارغ رہتی۔ بعض اوقات تین ماہ بعد، بعض اوقات دو ماہ اور بعض دفعہ پانچ ہفتوں بعد۔ حیض فراواں ہوتا وہ پندرہ سے پچیس تولیے استعمال کرتی۔ یہ پانچ دن جاری رہتا۔ نیچے کی طرف دباؤ محسوس ہوتا۔ سردی بہت لگتی۔ اسے ٹھنڈے پسینے آتے، ساتھ درد بھی ہوتی۔ درد کے لئے vaanin لینا پڑتی۔ ایک موقع پر دھڑکن کے حملہ کے دوران اس کا معائنہ کیا۔ نبض ۱۴۱-۱۵۰ تھی، وہ اتنی کمزور تھی کہ اسے کام پر جانا مشکل ہو جاتا۔ وہ اپنے والدین کے ساتھ گھر پر رہتی۔ غریب بدقسمت لڑکی بچپن سے پولیو زدہ تھی۔ اس کی بائیں ٹانگ چھوٹی ہونے کی وجہ سے چلنے میں دقت محسوس کرتی۔

جوانی سے دردیں شدید تھیں مگر کالوسنتھ سے فرق ہوا۔ مختلف قسم کے خوف۔ بلندی کا خوف، گلیوں میں چلنے کا خوف، رحم کافی چھوٹا، ارجنٹم نائٹریکم-30

۱-۲-۳۸

رحم نارمل، رسولی ختم ہو گئی۔ بہت سی اعصابی علامات دروازے کی دہلیز پر اضطراب تکلیف سے پہلے دھڑکن۔ کالسیکم-6 دن میں تین بار۔ یہ دوائی پولیو کی پرانی ہسٹری پر دی گئی

۲۶-۴-۳۸

حیض باقاعدہ چوڑوں، گھٹنوں اور بازوؤں کے جوڑوں میں درد، سرد اور خشک موسم میں

تکلیف میں شدت جسم میں سے زہریلے مادوں کی صفائی کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ جیسا رستوں دردوں سے نجات ہوتا ہے۔ اعصابی علامات اور مختلف نوعیت کے خوف کی علامات بہتر ہوئیں۔ دل کی دھڑکن کی تیزی اب اتنا پریشان نہیں کرتی۔ وہ اتنی بہتر ہو گئی ہے کہ کام پر جانے کا سوچنے لگی۔ رحم کا سائز نارمل ہے۔ رسولی بھی دوبارہ ظاہر نہیں ہوئی۔ فریکسی نس امریکانہ صبح و شام پانچ پانچ قطرے اور ازم ایلبم-6 چار چار گھنٹے بعد۔ ستمبر ۳۸ء (پانچ ۵۰) تک مریضہ کا کوئی پتہ نہ چلا۔

وہ اتنا بہتر محسوس کر رہی تھی کہ اس کے نفسیاتی معالج نے اسے کام کی تلاش کا مشورہ دے کر پینل ڈاکٹر کے پاس فٹنس سرٹیفکیٹ کے حصول کے لئے بھیج دیا۔

وہ پینل ڈاکٹر کے پاس گئی تو وہ نفسیاتی معالج کے پاس جانے کی وجہ سے برہم ہوا۔ اس نے کہا کہ خاتون معالج الجھاؤ پیدا کر دیتی ہیں۔ اس نے رحم کا معائنہ کیا تو حیران ہوا۔ اس نے ماضی میں رسولی کی موجودگی پر یقین کرنے سے انکار کر دیا۔ وہ مقامی ہسپتال میں سرجن تھا۔ وہ یہ ماننا ہی نہیں تھا کہ ریشہ دار رسولی بغیر جراحت کے محض دواؤں سے درست ہو سکتی ہے۔ مریضہ نے اسے یقین دلایا کہ ایک خاتون سرجن نے ریشہ دار رسولی کی تشخیص کی تھی اور ایک ہومیو فزیشن نے باقاعدہ اس کی تصدیق کی اور اس کے دوائیہ علاج سے اسے درست کرنے کا دعویٰ کیا اور اب یہ رسولی موجود نہیں تو اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ دواؤں سے یہ ختم ہو گئی ہے۔ سرجن نے مذاق اڑایا اور خاتون مریضہ کو پریشان کیا، مگر مریضہ اپنے یقین پر قائم رہی۔ مریضہ پر یہ تمام کیفیات گزریں وہ کیسے یقین نہ کرتی۔ ہومیوپیتھی نے شفا کا وعدہ کیا تھا تو اسے پورا کر دکھایا۔

ستمبر ۳۸ء میں مریضہ کو پھر دیکھا۔ رحم نارمل اور رسولی کا کوئی نشان نہیں تھا

مگر وہ ابھی مختلف قسم کے خوف میں مبتلا تھی۔ تیز روشنی کا خوف، غلطی کا خوف، جھاڑ جھپاڑ کا خوف۔ ان علامات کے لئے اسے سٹرامونیم-200 دی گئی۔ اور اس کے بعد مجھے صرف اتنا ہی پتہ چلا کہ وہ پہلے سے زیادہ پراعتماد ہو گئی، وہ اعصابی تکالیف کا کم ہی شکار ہوتی تھی۔

ہومیو نقطہ نظر سے یہ ایک انتہائی شاندار کیس ہے۔ ایک معروف گائنی سرجن نے تشخیص کی اور شفا کے بعد ایک سرجن نے رسولی ختم ہونے کی تصدیق کی۔

ہومیو علاج آپریشن سے بچا سکتا ہے۔ یہاں تک کہ رسولی بھی ختم کر سکتا ہے۔ شرط صرف یہ ہے کہ دوا صحیح دی جائے۔ اس بارے میں مجھے مزید تامل کرنے کی ضرورت نہیں۔ عام لوگ اور عام ڈاکٹر حقائق نہ مانیں میرا کام علاج کرنا ہے قائل کرنا نہیں۔

اس لڑکی کا تین سال نفسیاتی علاج ہوا اور اسے کوئی فرق نہیں تھا۔ اس کی اعصابی کیفیت، دل کی تیز دھڑکن، بے خوابی، کام کرنے سے معذوری، ہومیوپیتھی علاج تک برقرار رہی

نوبت سے ہومیو علاج سے اعصاب صحت مند اور توانا ہو گئے۔

ہومیو علاج کو وقت چاہیے۔ ہومیو علاج نے بیمار جسم اور بیمار ذہن کا علاج کیا۔ یقیناً ہومیو علاج فرد کا علاج کرتا ہے نہ کہ مرض کا۔ وہ مریض کا چارج لیتا ہے اور اس کی مجموعی کیفیات کو سامنے رکھ کر بیمار شخصیت کی جگہ صحت مند و توانا شخصیت تعمیر کرتا ہے۔

آپریشن کے کیسوں میں کامیاب دوائیہ علاج

معالج کا پہلا فرض مریض کو شفا دینا ہے۔ پانچویں صدی میں معالجوں سے حلف لیا جاتا تھا کہ وہ جسم کو کاٹنے سے باز رہیں گے اور دوائیہ علاج کرنے والوں سے نہ رہ چھوڑ دیں گے۔ افسوس یہ ہے کہ سرجنوں کی تعداد اتنی بڑھ گئی ہے کہ فزیشنوں کو فراموش کر دیا جاتا ہے حالانکہ فزیشن نشتر کے بغیر مریض کو شفا دیتے ہیں۔ کئی سال پہلے یہ تاثر عام تھا کہ ہومیو معالج کبھی آپریشن نہیں کریں گے۔

مجھے بے حد دکھ اور صدمہ ہے کہ یہ صورت باقی نہیں رہی۔ اب ہومیو ہسپتالوں میں بہت سے آپریشن کئے جاتے ہیں جن کا علاج بہرصورت دواؤں سے ہو سکتا ہے۔ اجزے خون مقعد کے پھوڑے اور اس طرح کے دیگر امراض میں مطلوبہ دواؤں سے علاج کیا جا سکتا ہے۔ پرانی ہومیو کتب میں ایسے علاج کی بے شمار مثالیں دیکھی جا سکتی ہیں۔

جب میں ہاؤس سرجن تھی، تو بواسیر کے لئے ہومیو ہسپتالوں میں بھی آپریشن اتنا ہی عام تھا جتنا کہ ایلوپیتھک ہسپتالوں میں تھا۔ میرے لئے یہ بات حوصلہ شکنی کا باعث تھی۔ مجھے ایک کیس یاد ہے جس میں نشتر کے بغیر بہترین علاج ہوا۔ ایسے کیسوں میں سے ایک پانچویں مہرے کے عصب کی خرابی کا تھا۔ اس سے چہرہ متعلق ہے۔ اس طرح اس عصب کے تحت آنے والے عصبات میں شدید درد ہوتا۔ اس درد پر کسی طرح بھی قابو نہ پایا جا سکا۔ اس مرض میں خاتون مریضہ دو سال تک مختلف ذہنی و اعصابی ہسپتالوں میں علاج ہوتا رہا۔ وہ اسے درد کش دوائیں دیتے رہے۔ بہت سی مرہمیں، مینتھول اور کیمفر وغیرہ اس کے چہرے پر لگائیں گئیں۔ عصب میں الکحل کے ٹیکے بھی لگائے گئے۔ مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اس بیماری کا واحد علاج یہ تھا کہ کھوپڑی کو کھولنے کے بعد پانچویں عصب کو نکال کر مرمت کیا جائے۔ یہ آپریشن بہت خطرناک اور طویل ہے۔ وہ آپریشن سے خوف زدہ تھی۔ اس نے ہومیو علاج کا سن رکھا تھا، چنانچہ وہ میرے پاس اس امکان کے تحت آئی کہ شاید وہ آپریشن سے بچائی جا سکے اور اسے تکلیف سے بھی نجات ہو جائے۔ وہ بہت ہی صابر خاتون تھی، بہت کم شکوہ کرتی۔ وہ درد سے تنگ آ کر دن رات بیٹھی رہتی، اپنے آپ

کو دبائے رکھتی، چہرہ کو پکڑے رکھتی، درد بہت شدید ہوتا مگر وہ آہستہ آہستہ کراہتی۔ اسے میگنیشیا فاس اور سپائی جیلیا جیسی اعصابی دوائیں دی گئیں لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ میرا خیال ہے کہ درجن بھر دوائیں آزمائی گئیں مگر وہ کونے میں بیٹھے ہوئے تکلیف، صبر و ہمت سے برداشت کرتی رہی۔ مریضہ کی حالت واقعی بڑی قابل رحم تھی۔ اس مرحلہ میں مریضہ کو سرجن کے سپرد کرنے سے پہلے ڈاکٹر کینٹ کے ایک تازہ شاگرد کو موقع دیا گیا۔

انہوں نے ایک گھنٹہ علامات جمع کرنے اور ایک گھنٹہ دوا کی تلاش میں لگایا۔ سلفر 10m کی ایک خوراک صبح کے وقت دی گئی۔ شام کو معمول کے وزٹ پر خاتون کونے میں بیٹھی نظر نہ آئی۔ پوچھا گیا کہ وہ چلی گئی یا اچانک انتقال کر گئی یا اس کا حوصلہ جواب دے گیا مگر مریضہ خاموشی سے لیٹی گہری نیند سو رہی تھی۔ اگلی صبح نوجوان فزیشن نے سب سے پہلے اس مریضہ کو دیکھا، خاتون نے بتایا کہ اسے مہینوں بعد درد سے نجات ملی ہے۔ وہ بہت خوش تھی افاقہ اچانک اور خلاف توقع تھا۔ وہ ہسپتال میں مزید ایک ہفتہ تک رہی۔ اس دوران اسے درد نہ ہوا۔ ہسپتال سے فراغت کے بعد مہینوں تک اس کا ہسپتال سے رابطہ رہا۔ اسے درد سے مستقل نجات مل رہی۔

بعض اوقات ہومیوپیتھی معجزانہ اثر دکھاتی ہے لیکن یہ موقع اس وقت آتا ہے جب مریض علامات کے بیان میں واضح ہو اور معالج صحیح دوا تلاش کر سکے۔ بہت سے کیسوں میں شفا کافی سست ہوتی ہے اور مریض حوصلہ اور اعتماد کھو بیٹھتا ہے۔ خاص طور پر جب دوست اور عزیز علاج چھوڑ کر سرجری پر زور دیتے رہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ مریض کا حوصلہ اور اعتماد قائم رکھا جائے۔

اس طرح کا ایک کیس مجھے یاد ہے۔
ایک خاتون چالیس کے لگ بھگ تھی۔ درمیانی عصب کی خرابی کا شکار تھی۔ اس سے اس کا دایاں ہاتھ متاثر تھا۔ اسے پہلی بار دسمبر 35 میں دیکھا گیا۔ مریضہ کی ہسٹری یہ تھی کہ وہ بھاری فرنیچر منتقل کر رہی تھی۔ اس دوران اس کی کلائی پر چوٹ آ گئی۔ کلائی سوج گئی، دائیں بازو میں مسلسل درد رہتا۔ یہ درد اسے رات بھر جگائے رکھتا۔ اس طرح دس مہینے گزر گئے۔ وہ اپنے بازوؤں کو بستر سے باہر رکھتی۔ جس سے اسے افاقہ ہوتا۔ وہ ایسے محسوس کرتی جیسے کلائی پھٹ جائے گی۔ اس کی انگلیاں سن تھیں۔ اور سخت رہتیں۔

کلائی کے درمیانی عصب پر چوٹ لگی تھی۔ بے حسی اور درد کی وجہ یہ چوٹ تھی۔ اس کے ڈاکٹر نے مریضہ کو سرجن کے پاس مشورہ کے لئے بھیج دیا۔ سرجن نے آپریشن کر کے کندھے کے قریب سے عصب کو تقسیم کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ اس نے پھر بھی افاقہ کا یقین نہ دلایا۔ اس کے

علاوہ آپریشن کے بعد دوسرے اعصاب مطابقت پیدا کرنے میں کم از کم چھ ماہ لیتے۔ سوال یہ تھا کہ وہ اس عرصہ میں کیا کرے گی؟ اس طرح وہ دوا، یہ علاج آزمانے پر مجبور ہوئی۔ میں نے اسے پیڈم 30 کی خوراکیں ہر بار پینے کے لئے کہا۔

26 جنوری 1936ء کو دوبارہ دیکھا گیا۔ اس دوران دو ہفتے تک آرام کے لئے ساحل سمندر پر چلی گئی تھی۔ دائیں ہاتھ کی درمیانی انگلی بے حس تھی، کلائی کے عضلات سامنے سے سخت تھے۔ درمیانی عصب دبا ہوا تھا۔ کسی دوست کے مشورہ سے اس نے ایک اور سرجن کو دکھایا۔ اس نے بھی آپریشن ہی کو واحد علاج بتایا لیکن مریضہ نے اس مشورے کو بھی ایک طرف رکھ کر علاج جاری رکھا۔ یہ عقلمند خاتون تھی۔

(لیڈم 30 ہر رات!)

4 فروری 1936ء۔

انگلیوں کی بے حسی بدستور، گرمی اور حرکت سے شدت، بستر میں شدت، دائیں کلائی کی سوجن کم ہوگئی۔ الٹراوائیلٹ ریز، اور انفرالائیٹ سے علاج کیا گیا۔ جس سے معمولی فائدہ ہوا۔

6 جون 1936ء۔

ہاتھ اور انگلیوں کی بے حسی بدستور، خاص طور پر درمیانی انگلی بہت بے حس تھی صبح اٹھتے ہوئے دائیں ہاتھ میں کھچاؤ اور دکھن۔ کسی چیز کو پکڑنے یا اٹھانے سے بھی یہ ہی کیفیت ہوتی۔ ہتھیلی اور انگلیوں کی درمیانی جگہیں اتنی سخت اور سوجی ہوئی تھیں کہ ان کو کھولنے کے لئے کافی زور لگانا پڑتا۔ صورت حال خراب سے خراب ہو رہی تھی۔ تکلیف قابو میں نہیں آ رہی تھی۔ شاید اس کی وجہ نفسیاتی کیفیت تھی۔ یہ بات اہم تھی کہ مریضہ باتونی تھی، گرمی کو بہت محسوس کرتی۔ اس کے ہاتھوں کی اینٹھن اور دکھن رات کے وقت زیادہ شدت اختیار کر جاتی۔ صبح کے وقت بھی کیفیت یہ ہی ہوتی۔ البتہ دن بڑھنے کے ساتھ ساتھ افاقہ شروع ہو جاتا۔ علامات کا تقاضا لیکسز تھا، (لیکسز 30 دی گئی۔)

18 ستمبر 1936ء گزشتہ ہفتہ تک بہت بہتر لیکسز 30۔

13 نومبر 1936ء رات کے وقت ہاتھ اور بازوؤں کی سختی میں شدت، بستر میں شدت، نیند کے بعد درد میں زیادتی، درد بازوؤں سے اوپر جاتی ہے، کاٹنے والی دردیں بے حسی کے ساتھ، مقامی علامات لیکسز اور رسٹاکس کی ہیں مگر مزاجی علامات رسٹاکس کے مقابلے پر لیکسز کے زیادہ قریب ہیں۔ جیسے باتونی پن، گرمی محسوس کرنا رات کے وقت شدت، چہرہ کا گرم اور سرخ ہونا۔ لیکسز ایک بار پھر۔

15 فروری 1937ء تیسری انگلی صبح بیداری کے وقت سن، صبح کے وقت شدت، حرکت

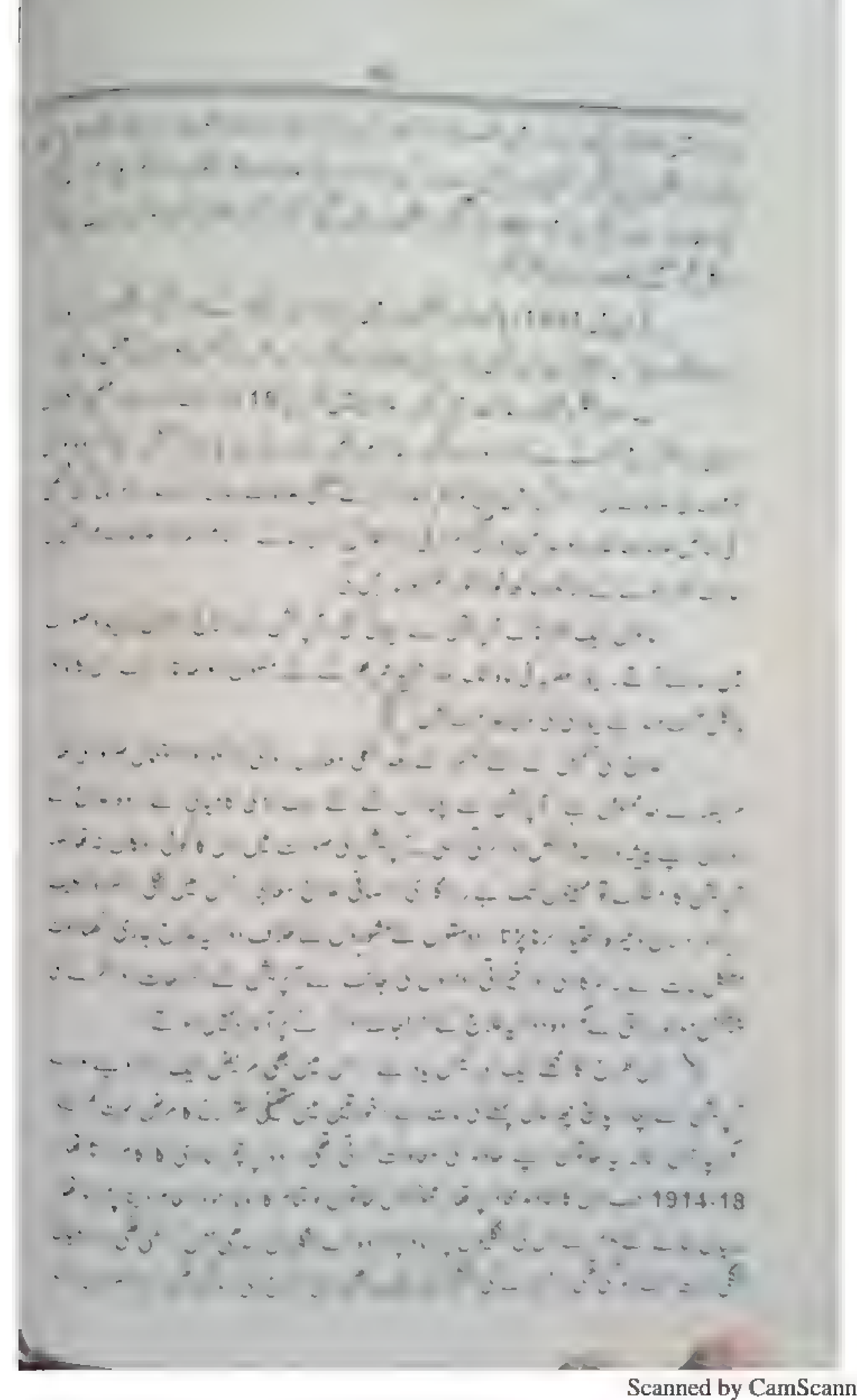

مدت سے کوئی دورہ نہیں ہوا۔ اس نے مجھے بھی یہ کیفیت بتائی اور کسی سے [illegible] نہیں۔

اس کا جسم موٹا، قد چھوٹا، رخسار انتہائی رنگت، جلد خشک اور بہت زیادہ [illegible] محسوس کرتی، سر کی چوٹی پر درد، دن کے گیارہ بجے پیٹ میں ڈوبنے کا احساس، تمام علامات سلفر کی تھیں۔ میں نے سلفر-6 دی۔ یہ دن میں تین بار لینا تھی۔ یہ دوا [illegible] زیادہ استعمال کرائی گئی۔ نتیجہ غیر متوقع تھا۔ اس کی انگلیاں سیدھی ہو گئیں [illegible] بحال ہوئی۔ اسے کہا گیا کہ وہ کسی بھی ہسپتال سے چیک کروائے [illegible] صحت یابی اسے بارہ سال کی تکالیف کے بعد حاصل ہوئی۔ افسوس یہ ہے کہ یہ خاتون شراب کی بہت عادی تھی۔ اس طرح ذیابیطس میں مبتلا ہو کر آنکھوں سے معذور ہو گئی۔ اس طرح سے علاج چھوڑنا پڑا۔ مجھے اس کے بارے میں آج تک بھی علم ہے کہ اس کے ہاتھ بالکل درست ہیں اور اس میں کوئی علامت دوبارہ نہ ہوئی۔

میری بے بسی یہ تھی کہ شراب نوشی سے روک نہ سکی۔ کئی بار اس کے [illegible] میں دیکھتے۔ میں اسے آپریشن سے بھی بچا سکتی تھی مگر شراب نوشی کے مضر اثرات سے بچانا میرے بس میں نہیں تھا۔ بیمار کے لئے معالج کے ساتھ تعاون لازم ہے۔ اس کا ارادہ مستحکم ہونا چاہیے۔ کمزوری کو راہ نہیں دینا چاہیے۔ بارہ سال پرانا مریض سلفر کی چند خوراکوں سے درست ہو گیا۔ اس طرح عصبی امراض میں بھی مبتلا خاتون لیکیسز سے شفا پا گئی۔ اسی قسم کے مریض اور بھی ہو سکتے ہیں جن کی دوا مختلف ہو سکتی ہے۔ ہومیو علاج میں امراض کے لئے کوئی مخصوص دوا نہیں۔ مجموعی علامات کی بنیاد پر منتخب دوا حیاتی قوت کو بیدار کرتی ہے جس کے بعد مرض کی کیفیت مزاجی علاج کے نتیجہ میں خود بخود ختم ہو جاتی ہے۔

(XI)

چھاتی کی رسولی

کینسر کے بارے میں عشروں سے جاری پروپیگنڈے کا نتیجہ ہے کہ عورت چھاتی کی گلٹی سے ہمیشہ پریشان ہو جاتی ہے۔ کاش لوگ دوبارہ اس بات کو محسوس کریں کہ گلٹی کا دوا سے علاج ممکن ہے۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی اہم ہے کہ ہر گلٹی کا آپریشن ضروری نہیں ہوتا۔ عام معمول یہ ہے کہ جب بھی کوئی مریض گلٹی کے ساتھ ہسپتال یا ڈاکٹر کے پاس آتا ہے تو اسے آپریشن کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ یہ دیکھنے کی بھی ضرورت محسوس نہیں کی جاتی کہ یہ گلٹی کینسر کی تھی بھی یا نہیں۔ گلٹی کو دیکھتے ہی کہہ دیا جاتا ہے کہ یہ کینسر کی شکل اختیار کر سکتی ہے، لہٰذا آپریشن کروا لیا جائے، اگر آپریشن نہ کرایا گیا تو خوف ناک نتائج بھی پیشگی طور پر بیان کر دیئے جاتے ہیں۔ اس طرح مریض کو ذہنی طور پر آپریشن پر مجبور کیا جاتا ہے۔

میں اس طرح کی ایک مریضہ کو کئی مہینوں سے دیکھ رہی ہوں۔ میرا اپنا یقین یہ ہے کہ وہ شفایاب ہو چکی ہے مگر اسے آپریشن کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔

یہ مریضہ میرے پاس اکتوبر ۱۹۳۷ء میں آئی۔ دو ماہ پہلے اس کی دائیں چھاتی پر ٹینس بال لگا تھا۔ چوٹ کے بعد اگست کے آخر پر وہ مقامی ڈاکٹر کے پاس گئی۔ اس نے چوٹ کی زیادہ پرواہ نہ کی۔ جسم پر چوٹ کا کوئی خاص نشان بھی نہیں تھا۔ دو ہفتے بعد چھاتی پر نپل کے اوپر سنگترے کے برابر سوجن نمایاں ہو گئی۔ پوری چھاتی کا رنگ بے حد خراب ہو گیا۔ ارغوانی رنگ اور نپل سکڑا ہوا۔ مریضہ کی ہسٹری میں غدود بڑھنے کے کوئی آثار نہ تھے۔ اسے آرنیکا-30 دی گئی۔ صبح شام۔

۱۱ نومبر ۱۹۳۷ء

سوجن کچھ کم، نرم اور رنگ بھی ہلکا۔ آرنیکا بدستور۔

۱۸ نومبر ۱۹۳۷ء

سوجن بہت دکھتی ہے۔ بیلیس پیرنس-30 ہر شام ایک خوراک۔

۲۵ نومبر ۱۹۳۷ء

دکھن ختم، رنگت صاف ہو گئی، مگر سائز میں فرق نہیں ہوا۔

۹ دسمبر ۱۹۳۷ء

سوجن نرم، سائز میں کچھ کمی، بہت حساس، شدید جلن تھی۔ سلفر 30

۱۶ دسمبر ۱۹۳۷ء

چھاتی کی کیفیت میں کوئی تبدیلی نہیں۔ بیلیس پیرینس-1۔

۲۰ جنوری ۱۹۳۸ء

سوجن میں کافی کمی۔ بیلیس پیرینس بدستور۔

۲۷ جنوری ۱۹۳۸ء

حالت خراب، دونوں ہاتھ دوپہر کے بعد بے حس ہو جاتے ہیں۔ بہت پریشان، اندرونی طور پر ہل گئی معلوم ہوتی۔ اگنیشیا صبح و شام۔

۳ فروری ۱۹۳۸ء

گلٹی کچھ نرم۔ بیلیس پیرینس۔ اصل میں شام کے وقت بیلیس دینا غلط تھا۔ شام کے وقت اعصاب پر برے اثرات ڈالتی ہے۔ رات کو پریشانی کا باعث ہوتی ہے۔ برے خواب آتے ہیں۔ اگر یہ دوا صبح کے وقت دی جاتی تو اس صورت حال سے بچا جا سکتا تھا۔

۱۷ فروری ۱۹۳۸ء

غدود محسوس ہی نہیں ہوتے تھے۔ بیلیس پیرینس دوبارہ۔

۳ مارچ ۱۹۳۸ء

گلٹی اتنی سخت نہیں تھی۔ فائٹولیکا-30

۲۴ مارچ ۱۹۳۸ء

چھاتی میں ایک چھوٹی سی گانٹھ۔ فائٹولیکا-30- ایک خوراک۔

۷- اپریل ۱۹۳۸ء

فائٹولیکا دوبارہ۔

۵ مئی ۱۹۳۸ء

شدید نزلہ زکام، اوپر والے ہونٹ پر داد۔ بیلیس پیری نس، دن میں تین بار۔

۹ جون ۱۹۳۸ء

شکایت کی کہ دوا لینے کے بیس منٹ بعد ماتھے میں درد۔ سر درد کی وجہ سے سو نہ سکی۔ شاید غلطی مجھ سے ہوئی تھی۔ بیلیس کی مدر ٹنکچر کو بار بار نہیں دینا چاہیے تھا۔ ڈاکٹر جابر نے لکھا ہے کہ چھاتی کی گلٹیوں میں بیلیس پیرینس کی مدر ٹنکچر کی ایک خوراک دینے کے بعد انتظار سے بہتر نتائج حاصل ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس مریضہ میں دوا کے تکرار کا ردعمل دیکھ کر ڈاکٹر جابر کی

بات کو آئندہ کے لیے میں نے چپے باندھ دیا۔

۲ جون ۱۹۳۸ء

پچھلے ہفتے ماہواری، میں توقعات نہیں تھے۔ چہرے کا رنگ کافی بہتر۔

۲۳ جون ۱۹۳۸ء

چھاتی میں درد نہیں، اپنے بچے کے بارے میں مشوش، بہت ہسٹریائی ہے۔

اکنیشیا۔30

۷ جولائی ۱۹۳۸ء

ابھی تک اپنے پاؤں بستر میں رکھتی ہے۔ کچھ دنوں سے بہتر محسوس کر رہی ہے۔

اکنیشیا۔30 صبح وشام

۱۵ ستمبر ۱۹۳۸ء

اب اتنی پریشان نہیں۔ دائیں چھاتی میں چھوٹی سی گانٹھ۔ باقی ماندہ گلٹی کے لیے

سیلیکا۔30

۲۲ ستمبر ۱۹۳۸ء

ماہواری باقاعدہ، اس دوران کوئی تکلیف نہیں، ماہواری سے قبل سر درد، پورے جسم پر خارش، بستر کے کپڑے ہلکے، بستر میں خارش گرمی کی وجہ سے نہیں تھی۔ اپنے آپ کو بہتر محسوس کرتی۔ گانٹھ نمایاں ہے۔

۶۔اکتوبر ۱۹۳۸ء

اپنے آپ کو بہتر سمجھتی ہے۔ سارے جسم پر پھنسیاں، خارش، کندھوں اور پشت پر کیل، گرمی محسوس کر رہی ہے۔

۲۷۔اکتوبر ۱۹۳۸ء

دائیں چھاتی ٹھیک۔ دوبارہ سلفر۔30

۳ نومبر ۱۹۳۸ء

گلا دکھتا ہے ہاتھ اور بازو پر تہ ختم ہونے والی دردیں، مسلسل درد، جسم سن، چھینکیں، اچھی خاصی بلغم، سورائی علامات۔ سلفر کے بعد شدت، تمام علامات دائیں جانب۔

۱۰ نومبر ۱۹۳۸ء

ہر چیز ہموار تھی۔ ایک روز پرہجوم بس میں اسے دھکا لگا اور چھاتی پر شدید چوٹ آئی اس سے دوبارہ سوجن ہو گئی۔ خراش، دائیں بازو کی خون کی نالیوں میں ہوا بھرنے کا احساس

تریکا-30 دن میں تین بار۔

ـ نومبر ۱۹۳۸ء

چھاتی میں سخت سوجن، دوبارہ ہو گئی - فائٹولیکا-30 تین خوراک۔

۲۴ نومبر ۱۹۳۸ء

دائیں چھاتی کی حالت بہت خراب تھی - یہ بات میرے لئے صدمہ کا باعث تھی۔ سوجن ہمیشہ سے زیادہ، گہرے نیلے رنگ کی، سخت، سوزش اور درد کے ساتھ، جلد کے ساتھ جڑی ہوئی، سینے کے گرد گانٹھ دار غدود، بغل کا پسینہ بافراط اور بدبودار - اس نئی صورت میں ہر تکلیف عود کر آئی - شدت پہلے سے بھی دوگنی تھی - غدود میں کئی بار سوزش ہو چکی تھی میں سوچنے لگی کیا کینسر کے خلاف ہماری تمام کاوش رائیگاں گئی؟ کارسینوسینم-30 ایک خوراک۔

سات ہفتے تک مریضہ نظر نہ آئی - میں اس کے بارے میں ذہنی طور پر کافی پریشان تھی کبھی یہ سوچتی کہ شاید اس کی حالت اتنی زیادہ خراب ہو گئی ہو کہ وہ ہسپتال چلی گئی جہاں اس کی چھاتی کاٹ دی گئی ہو - انہوں نے میرے بارے میں کیا کچھ نہ کہا ہوگا - وہ نئے علاج کے بارے میں ان کے تبصرے اور میرے بارے میں ہمسائیگی میں کیا رائے بنی ہوگی - وہ ایک غریب خاتون تھی، وہ ڈسپنسری کی مریض تھی، مجھ سے معتقد تھی - مجھے اس معاملہ میں ہومیوپیتھی پر افسوس ہوا - میرے خیالات الجھ گئے۔

۱۲ جنوری کو وہ مسکراتے ہوئے میرے سامنے تھی - میرے اندیشوں اور وسوسوں کا خاتمہ ہو گیا - وہ بالکل ٹھیک معلوم ہوتی تھی - وہ مصروف ہونے کی وجہ سے نہیں آ سکی - ماہواری باقاعدہ ہر تیسرے ہفتے بعد، کسی شکایت کے بغیر، دائیں جانب چھاتی کی گلٹی عملاً ختم ہو چکی تھی - دائیں جانب بغل کے غدود برائے نام - بغل کا بستہ بہت مضبوط - اب وہ بنیان پہنے گی تاکہ پسینہ سے بچت ہو سکے - کارسینوسینم-30 ایک خوراک۔

۱۹ جنوری ۱۹۳۹

سر کی چوٹی اور پشت پر درد ہیں - جھک نہیں سکتی، غنودگی بھی کافی تھی - یہ دراصل کارسینوسینم کی تکرار بے جا تھی - اس وجہ سے شدت ہو گئی - ڈاکٹر کوچ کینسر کا ایک بڑا معالج تھا اس کا کہنا ہے کہ چکر اور غنودگی کینسر کی ابتدائی علامت ہے - وہ اسے شروعاتی علامت کہتا ہے - سے پیشگی علامت بھی کہا جا سکتا ہے - کیا اس کیس میں یہ علامت کی واپسی تھی جیسا کہ مرض ... ہے۔

۳ فروری ۱۹۳۹

بہت اچھی محسوس ہوتی ہے ماسوائے ٹانگوں میں درد کے- وہ ٹانگوں کو بوجھل محسوس کرتی، جیسے سیسہ بھر دیا ہوا- یہ کیفیت پچھلے ہفتے میں نظر آئی- دائیں پاؤں کے انگوٹھے پر گئے- یہ کیفیت دسمبر جنوری میں ہوئی-

یہ تمام علامات کارسی نوسانم کے بعد مرض کی اندرون سے بیرون کی جانب نشاندہی کرتی تھیں- گلٹی اور غدود بھی غائب ہو گئے- مریضہ بہتر محسوس کرنے لگی- چھاتی کا ناسور علاج کے بعد ختم ہو گیا- اگر اسے نومبر میں دوبارہ چوٹ نہ لگتی تو وہ قریباً صحت یاب ہو چکی تھی- اب وہ چھاتی کے بارے میں بہت محتاط ہو گئی- وہ اسے چوٹ سے محفوظ رکھنے میں کوشاں رہتی-

یہ ایک کیس تھا جو میرے لئے بھی انتہائی راہنما تھا- اس میں مریضہ کی بدلتی حالت پر گہری نظر رکھنا پڑی- اس سے میں نے بہت سی چیزیں سیکھیں- اگر وہ سبزی خور ہوتی تو میں اسے سبزیاتی غذا پر محدود کر دیتی- گوشت اور مچھلی منع کر دیتی- مگر یہ ہدایت غریب گھرانوں میں ناممکن ہیں- اگر سبزیاتی غذا ممکن ہوتی تو یہ مریضہ بہت پہلے درست ہو جاتی-

اسے ابھی کافی نگہداشت کی ضرورت ہے- مجھے یہ اندیشہ نہیں کہ وہ مجھے چھوڑ دے گی- مجھے فکر یہ تھی کہ ہومیو علاج اس کے لیے کیا کچھ کر سکتا ہے- مزمن امراض واضح ہونے میں طویل عرصہ لیتی ہیں- ان کے علاج میں بھی عام طور پر کافی وقت چاہیے- کئی لوگ اس طویل علاج سے تھک کر درمیان میں چھوڑ دیتے ہیں- خاص طور پر جب علاج کے دوران واضح علامات کے بعد شدت پیدا ہو جائے- یقیناً ایسے مریض اپنا نقصان خود کرتے ہیں- مگر ہومیو علاج کے مقاصد بھی مجروح ہوتے ہیں مگر اس کی وجہ صاف ہے- ہومیو ادویہ آہستگی سے کام کرتی ہیں- حیاتیاتی قوت کو بیدار کرتی ہیں اور اس طرح جسمانی طور پر پہنچنے والے نقصان کی مرمت کرتی ہیں- یقیناً اس میں وقت لگتا ہے-

آخر آپریشن کیوں کرایا جائے جب ہومیو علاج سے مرض دور ہو سکتا ہے- یہ بہتر طور پر علاج کر سکتا ہے- آپریشن کے دوران کینسر خون کے ذریعے پورے جسم میں پھیل سکتا ہے- اگرچہ یہ ہر بار نہیں ہوتا مگر میں نے بہت سے کیس دیکھے ہیں جن میں آپریشن کے بعد مریض مر گیا- اگر کوئی مریض مکمل چھاتی اتروا کر پانچ سال زندہ رہ جاتا ہے تو اسے مکمل صحت یاب قرار دیا جاتا ہے- آنجہانی ڈاکٹر برفورڈ نے ہومیو علاج سے بہت سے کینسر کے مریضوں کو صحت یاب کیا اور وہ علاج کے بعد پانچ سال سے کہیں زیادہ زندہ رہے- ایسے کارنامے انجام دینے والے اور بھی بہت سے ہومیو معالج ہیں-

(XII)

دل کے دو کیس

اکتوبر 1935ء میں ایک بوڑھا شخص لڑکھڑاتے ہوئے میرے کمرے میں داخل ہوا۔ اس کی حالت کے پیش نظر مجھے ڈر تھا کہ وہ کھڑے کھڑے مر جائے گا۔

اسے دیکھ کر میں نے اس کی عمر اٹھتر سال تحریر کی، لیکن اس نے اپنی عمر ساٹھ سال بتائی۔ یہ فرق میرے لئے حیران کن تھا۔ وہ نام نہاد ایلوپیتھ اور قدرتی طریقہ علاج کے معالجوں کے نرغے میں رہا۔ وہ اسے کئی سال سے ایسی غذا پر لگائے ہوئے تھے جو صرف خرگوشوں کے لئے ہو سکتی تھی۔ تمام سبز چیزیں، دھوئی ہوئی گوبھی کا پانی، سلادیں، اور اس پر مستزاد یہ کہ ضرورت سے کم۔ وہ ہر طرح کے اناج سے محروم کر دیا گیا تھا، اسے روٹی کی اجازت نہیں تھی۔ سبز رنگ کی چیزیں، سلاد، کبھی کبھار مچھلی، پھل اور دودھ کی معمولی مقدار۔ وہ ایک توانا اور پرجوش شخص تھا۔ اس کا وزن 150 تھا، قد 5 فٹ 10 انچ اب اسکا وزن 115 پونڈ رہ گیا تھا 35 پونڈ کمی، وہ بے حد کمزور، لاغر نظر آتا تھا۔ وہ بمشکل ہی چل سکتا تھا، وہ لرزتے، کانپتے ہوئے اپنی جگہ کھڑا تھا۔ اس کا چہرہ نیلگوں، ہونٹ اور ہاتھ نیلے، جلد خشک اور ٹھنڈی، اسے پسینہ بالکل نہیں آتا تھا۔ عدم توازن کا شکار تھا۔ حدت کا احساس ختم ہو چکا تھا۔ اس کے پاؤں سن محسوس ہوتے تھے۔ چلتے ہوئے اسے راستہ محسوس نہیں ہوتا تھا۔ کمرے میں فرنیچر اور باہر چلتے ہوئے چھڑی کا سہارا لینا پڑتا۔ جسم میں گرمی کو باقاعدہ بنانے والے اعضاء بےکار ہو چکے تھے۔ وہ سخت سردی محسوس کرتا۔ آگ پر بیٹھے ہوئے بھی گرمی محسوس نہیں کرتا تھا۔ ہاتھ، پشت، ٹانگیں اور پاؤں انتہائی ٹھنڈے، اور چھٹے ہوئے۔ وہ خزاں میں رسنا شروع ہوتیں اور تمام سردی یہ رساؤ جاری رہتا۔ یہ کیفیت اس کے ہاتھوں، ایڑی، پاؤں اور ٹانگوں کی بھی تھی۔ یہ خزاں کا چمکتا ہوا دن تھا، مگر اس نے اپنے اوپر لباس کی تہیں چڑھائی ہوئی تھیں۔ گرم اونی پتلون، دو سویٹر، بہت بڑا اوور کوٹ، اس کے باوجود وہ سردی محسوس کرتا۔

وہ ڈوبتا ہوا محسوس کرتا تھا جیسے گر کر فرش میں ڈوب جائے گا۔ گردن میں پھڑنے کا احساس، ٹانگوں کی طرف جانے والی گولی کی طرح کی دردیں، رات کے وقت سانس کی تنگی، سب کچھ منہ میں پانی آنا، اپھرا، کھانے کے بعد پیٹ میں سختی۔

دماغ کی طرف دوران خون کمزور ہے، شدید قبض، بہت سنجیدہ، ہر چیز بھول جاتا ہے۔ اپنے خول میں بند، تنہائی پسند، رفاقت پسند نہیں کرتا اور شور بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

معدہ دن ہونا بند کر دیا ہے۔ بلڈ پریشر، نبض ۹۰۔

پچھلے دو ماہ میں اس کا وزن بحال کرنا ضروری تھا۔ اس مقصد کے لئے میں نے اس کی
غذا پوری طرح بحال بلکہ بہتر کی۔ روزانہ تین انڈے، ایک کلو دودھ، چھان سمیت روٹی، مکھن
کریم، مچھلی ہفتے میں تین بار، پھل، چھان اور چھان والے بسکٹ، قبض کے لئے۔ اسے ایکوپوڈیم
6 دی گئی۔ دن میں تین بار۔

مجھے امید نہیں تھی کہ وہ دوبارہ آئے گا اور میرا اندازہ تھا کہ وہ جلد ہی مر جائے گا۔ میں
نے اسے مکمل آرام کی ہدایت کی۔ چھ ہفتے بعد وہ دوبارہ آیا۔ اس نے پندرہ دن تک بستر میں
گزارے تھے۔ بعد میری تجویز کردہ غذا شروع کی۔

اب وہ بالکل مختلف شخص تھا۔ ایک مہینے میں اس کا نو پونڈ وزن بڑھا۔ اب وہ مضبوط
باہمت شخص تھا۔ بہتر طور پر چل سکتا تھا۔ اگرچہ ٹانگوں میں کمزوری باقی تھی۔ خون کا دوران کمزور تھا۔
میں نے اسے خشک لوبیا، چھال اور گرم دودھ ناشتے میں لینے کی ہدایت کی۔ جس سے اس کا پاخانہ
بہتر اور باقاعدہ ہوا۔ دوپہر کو اچھا کھانا، پنیر، انڈے، سبزیاں، مچھلی، گوشت، چھان والے
بسکٹ، کیک اور روٹی۔ اسی طرح پرتکلف شام کا کھانا تجویز کیا۔ دوا کے طور پر ایکوپوڈیم-6 صبح
شام۔

جنوری 36۔

اس نے کافی بہتری کی رپورٹ دی۔ مشورے سے پہلے مہینے میں پانچ پونڈ وزن کا اضافہ
تین مہینے میں اضافہ، چودہ پونڈ۔ دوا بدستور۔

فروری ۳۶

اب لرزہ کم ہو گیا تھا۔ دوران خون بھی بہتر تھا۔ ایڑی اور بائیں کان پر خراشیں نف
۱۸۴ اور ہموار، بلڈ پریشر نارمل، دل کی دھڑکن باقاعدہ اور مضبوط۔ ایکوپوڈیم 30۔

مارچ ۳۶۔

روبصحت، چھ ماہ میں پندرہ پونڈ وزن کا اضافہ ہوا۔ ٹانگوں میں جوڑوں کی درد پچھلے
ہفتے اعصاب پر حملہ ہوا۔ باقی صحت بہتر۔

اپریل ۳۶۔

نیند خوب، کھانے میں لطف محسوس ہوتا ہے۔ قبض کافی بہتر، اب بھی ختم ہو گئی ہے۔ ٹانگوں
میں لرزہ ختم، دوران خون بہتر، خراشیں بہتر ہو گئیں۔ البتہ کان پر موجود ہیں۔
اس نے بتایا کہ دو سال پہلے اس کے انگوٹھے کے ناخن اکھڑ گئے تھے اور بعد میں دو

انگلیوں کے ناخن گر گئے۔ اس سال ناخن اگ آئے اور وہ نارمل تھے۔ لائیکو پوڈیم 30 بدستور۔

جون ۳۶

کئی روز سے کندھے کے جوڑوں کی درد ختم ہو گئی۔ سختی اور جکڑن ختم ہوئی۔ اعصابی حملہ بھی نہ ہوا۔ نبض ہموار اور باقاعدہ، بلڈ پریشر ۱۳۵ وزن میں اضافہ نو ماہ میں ۲۸ پونڈ۔

۳ ستمبر ۳۶

حالت اتنی اچھی نہیں۔ تین ہفتے پہلے ایک حملہ ہوا، انگلیاں اور انگوٹھا سخت اور بے جان ہو گئے۔ سارا دن غنودگی محسوس کرتا۔ وزن بدستور رہا۔ لائیکو پوڈیم 30۔

نومبر ۳۶

شاندار صحت، انگلیاں صاف اور ٹھیک۔ اب وہ ادھر نہیں۔ اس کی عمر ۶۳ سال تھی۔ اچھی زندگی کے بہت سے سال اس نے ابھی گزارنے ہیں۔

اچھی اور معقول خوراک اور مطلوبہ دوا سے لاغر شخص ڈوبتے ہوئے دل، کمزور دوران خون، لو بلڈ پریشر، غرض تمام عوارض ختم ہو گئے اور مریض صحت و توانائی کی نعمت سے مالا مال ہو گیا۔ اس کیس میں آپ نے مشاہدہ کیا کہ صحت کی جانب سفر میں علامات کی واپسی ایک قاعدہ کے تحت ہوتی ہے۔ اہم اندرونی اعضاء سے عضلات اور عضلات سے اعصاب اور جوڑوں کی جانب۔

ایک اور کیس،

اپریل ۱۹۳۵ میں دیہات کے ایک ڈاکٹر نے مجھے بتایا کہ اس نے ایک خاتون مسز ڈی کو دیکھا ہے۔ اس کے خیال میں اسے دل کا عارضہ تھا۔ اونچا بلڈ پریشر (۲۰۰-۲۱۰)، اور پیشاب میں چربی خارج ہوتی تھی۔ میں نے اس کا کئی سال پہلے علاج کیا تھا۔

مریضہ کی عمر ۷۵ سال تھی، ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ وہ زیادہ عرصہ زندہ نہیں رہ سکتی، اسے بستر میں محدود کر دیا گیا۔ مگر مریضہ نے بستر کی یہ قید قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ وہ اپنی تھوڑی بائش پر واپس آ گئی۔ میں نے اسے ایک ہفتہ قبل دیکھا۔ اس کی کیفیت حسب ذیل تھی۔

اونچا بلڈ پریشر، بے قاعدہ نبض، ہر تیسری دھڑکن چھوٹ جاتی، بعض اوقات نبض بہت تیز اور پھر اچانک انتہائی سست ہو جاتی، کبھی کبھی ایک آدھ دھڑکن تک بالکل خاموشی رہتی۔ دل پھیلا ہوا تھا۔ چہرہ نیلا متشنج، ٹخنے سوجھے ہوئے پیشاب میں چربی، انتہائی تھکاوٹ، کمزوری اور لاغر پن۔ عام طور پر وہ بہت توانا، ذہنی طور پر مضبوط اور افسرانہ مزاج کی مالک تھی۔ کوئی شخص اس پر حکم نہیں چلا سکتا تھا۔ اپنے لیے وہ خود قانون کا درجہ رکھتی تھی۔ ایک ہفتہ تک وہ بستر میں پابند رہی اس کے بعد سے گیارہ بجے دن سے پہلے بیدار ہونے سے منع کر دیا گیا۔ اس دوران وہ ناشتہ بستر میں

یا برآمدہ کے اندر سایہ میں صوفے پر آرام سے کر سکتی تھی - اس نے تین ماہ اس طرح گزارے مگر اس آرام سے وہ اکتا گئی۔ خاص طور پر دل کے لحاظ سے بہت بیزار تھی۔

میں نے غذا کو کنٹرول کیا۔ وہ بہت بھاری غذا کی عادی تھی۔ گوشت اور اس کا سوپ دن میں دو بار، مکھن، انڈے، کافی ناشتہ میں۔ دودھ کی پڈنگ اور کریم۔ اسی طرح دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد کافی، شام کا بھرپور کھانا اور اس کے بعد کافی - وہ گوشت چھوڑنے پر تیار نہیں تھی۔ اسے چائے پسند نہیں تھی، سبزیوں کو بھی وہ پسند نہیں کرتی تھی۔ کیک اسے بہت پسند تھا اور اسی طرح بند اور پیسٹریاں۔

وہ بہت متکبر، خاموش اور تنہائی پسند تھی - اسے اپنے مزاج کے خلاف کسی بات پر آمادہ کرنا بہت مشکل تھا - وہ یہ تسلیم ہی نہیں کرتی تھی کہ وہ بیمار ہے۔

دل کی کمزوری اور تقویت کے لئے اسے کریٹیکس Q دیا گیا۔ بیس قطرے دن میں تین بار، کمزوری کے لئے سلفر 6 صبح و شام اس نے آہستہ آہستہ بہتری اختیار کرنا شروع کی۔ تین ماہ سے وہ کچھ زیادہ ہی خاموش رہنے لگی۔ بستر اور بستر سے صوفہ پر، برآمدہ میں۔ اس طرح اس کا وقت گزرتا - بہر حال دل کچھ تقویت پکڑ رہا تھا۔ نبض بھی پہلے سے باقاعدہ تھی۔ مگر میں سمجھتی تھی کہ سلفر اس کی مکمل دوا نہیں یہ دوا اسے کمزوری، تھکاوٹ اور کام سے گریز کے رجحان کے لئے دی گئی تھی۔

کیس میں پیش رفت کے لحاظ سے میں مطمئن نہیں تھی۔ اتنا افاقہ تو بغیر دوا کے محض آرام کی وجہ سے بھی ہو سکتا تھا۔ میرے اندازے میں کریٹیکس نے بھی خاص کام نہ کیا۔

میں نے مشاہدہ جاری رکھا اور آہستہ آہستہ میرے ذہن میں بیماری کی تصویر مکمل ہوتی رہی۔ اس میں اس کی ملازمہ نے بعض خفیہ معلومات فراہم کر کے میری بڑی مدد کی - یہ ملازمہ اس کے ساتھ شاید نصف عمر گزار چکی تھی۔ میں نے دیکھا کہ مریضہ بہت کم آمیز اور کم گو ہے۔ اپنے دکھوں کے بارے میں کبھی بات نہیں کرتی لیکن اس کے اکلوتے بیٹے کی اچانک موت اور خاوند کی گمشدگی نے اسے ہلا کر رکھ دیا۔ وہ اپنے افراد خانہ سے ناراض رہتی، ہمدردی سے نفرت کرتی۔ بہت زود رنج، خاص طور پر گرم موسم میں۔ وہ اپنے ایک تنہائی قریبی دوست کی جانب سے اپنے خلاف سازش سے بہت نالاں اور صدمہ محسوس کرتی تھی۔ اس سے وہ بے جان سی ہو گئی، لیکن کسی ردعمل کے اظہار کے بجائے اس نے چپ سادھ لی مگر دل پر گہرا صدمہ محسوس ہوا وہ زندگی سے تھک گئی۔

صبح کے وقت بہت کمزوری محسوس کرتی نمکین کھانوں کو پسند، گوشت، دودھ اور میٹھی روٹی کی شوقین تھی - اس کی جلد میلی، زرد اور چمکدار، اس کی آنکھیں بھی زرد تھیں - آخر کار میں

محسوس کیا کہ اس کی مزاجی دوا نیٹرم میور ہے

ستمبر میں اسے نیٹرم میور 6 ایکس دینا شروع کرائی۔ اس دوا سے پیش رفت حیران کن تھی۔ وہ کیونکہ مسئلہ میں دوبارہ مستعد ہو گئی۔ اس کی روزمرہ کی مصروفیات بحال ہو گئیں۔ کئی ہفتوں بعد اس نے اپنے آپ کو کافی بہتر محسوس کیا۔ اس نے بتایا کہ اس کی جلد میں اندرونی طور پر تبدیلی پیدا ہو رہی ہے اس کے لئے اسے کیا کرنا چاہیئے۔ میں نے اس سے بات کی۔ بازوؤں خاص طور پر پشت اور بدن پر بڑے چھوٹے پھنسیاں بنے ہوئے تھے۔ میں خوش تھی اور میں نے اسے بتایا کہ دوا کام کر رہی ہے اور جسم کے اندرونی اعضاء میں پائے جانے والے زہریلے مادے باہر جلد کی سطح پر آ گئے ہیں۔ یہ پھنسیاں اسی بنیاد پر تھے۔ میں نے اسے صحت کی علامت قرار دیا اور نیٹرم میور جاری رکھنے کی ہدایت کی۔ کچھ عرصہ بعد دوائی کی طاقت بڑھا کر 30 کر دی۔

دل باقاعدہ ہو گیا۔ اس کا پھیلاؤ ختم ہو گیا۔ بلڈ پریشر ۱۰۰-۲۰۰ ہو گیا۔ دوائی پر اس کی حالت بہتر ہو گئی۔ وہ ۷۶ سال کی تھی۔ اس کے دیہات کے ڈاکٹر نے اسے زندہ رہنے کے لئے چند ہفتے دیے تھے۔ وہ کبھی نہیں بتی تھی کہ اسے دل کی تکلیف ہے۔

تین سال بعد بھی وہ زندہ تھی اور اپنے معمولات بخوبی چلا رہی تھی۔ کسی شخص کی موت کی پیشگوئی کرنا پیشہ کے لحاظ سے انتہائی غیر مناسب ہے۔ بوڑھے لوگوں کا بھی زندہ رہنے کا حق ہوتا ہے۔ خاص طور پر اگر وہ ہومیو دوا استعمال کریں تو بڑھاپے میں اور بھی آسانی ہو جاتی ہے۔

صحت کیلئے مرض کا اندرون سے بیرون کی جانب شفا کا اصول بہت قطعی ہے۔ اسے واضح طور پر ثابت کرنے کے لئے ایک اور مثال پیش کروں گی۔ یہ شفا اندرونی اعضاء سے بیرونی اعضاء کی طرف ہوتا ہے۔ جیسے اس کیس میں مرض نے دل سے شفا شروع کیا اور جلد پر پھوڑے پھنسیوں کی شکل میں زہریلے مادے جلد کی سطح پر آ گئے۔ ایک معالج جو ہومیو پیتھی کا جانتا ہے وہ اس اصول کو بار بار درست پائے گا۔

بلڈ پریشر بعض لوگوں کیلئے اہم ہوتا ہے۔ بیمار دل والوں سے جلد بار سکتے ہیں۔ ان سے ان سے مقویات، وٹامن ٹیبلٹس، منرلز وغیرہ کی ضرورت نہیں۔ بلڈ پریشر بھی کافی حد تک کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح ایک شخص ۷۰ سال کی عمر میں بھی زندگی گزار سکتا ہے بشرطیکہ وہ ہومیو پیتھی کی قابلیت رکھتا ہو اور اس کا ذہانت کے ساتھ اطلاق کر سکتا ہو۔ اس طرح زندگی کی توقعات بڑھائی جا سکتی ہیں۔

(XIII)

سادہ اور گوشت خور پھوڑے

پھوڑے کسی طرح کے ہوں، گوشت خور ہوں یا مہلک، بہر حال وہ ایک حالت سے دوسری صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ ان کے درجے مختلف ہو سکتے ہیں مگر حقیقت میں جدید دور کی مزاند سے پیدا ہوتے ہیں۔ اکثر اوقات ان کا تعلق گلے کی سوزش، درد، یا ذیابیطس سے ہے۔ یہ بہت پر درد ہوتے ہیں۔ اور اچانک رونما ہو کر مسلسل فصل کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ یہ پھوڑے جراحت اور دوائیہ علاج کی درمیانی کیفیت میں ہوتے ہیں۔ عام طور ویکسی نیشن یا گانیز انجیکشن سے علاج کیے جاتے ہیں۔ عام طور پر یہ علاج طویل ہوتا ہے۔ جس ہمیں افسوس ہوتا ہے۔

پھوڑوں کا جدید علاج پرانٹوسل نامی دوائی ہے۔ ایک بہت مشہور ماہر امراض جلد ناک میں پھوڑا پیدا ہو گیا۔ اس نے اس کو پرانٹوسل کی مسلسل خوراکوں سے درست کر لیا۔ اس اس دوا کو ویکسی نیشن اور دوسری دواؤں سے بہتر قرار دیا مگر ایک کیس پر کوئی فیصلہ کیسے ممکن ہے۔ آخر یہ دوائی بھی تو سلفونامائیڈ سے تیار کردہ ہے۔ جدید ادویات کسی اصول کی بنیاد پر کام نہیں کرتیں۔ میں نے علاج پر مختلف زبانوں میں بہت سی کتابیں دیکھی ہیں، چونکہ وہ کسی اصول اور کی بنیاد سے محروم ہیں، اس لئے ان میں بہت زیادہ اختلاف پایا جاتا ہے۔

میں نے بہت سے پھوڑے پھنسیاں دیکھی ہیں۔ اوپر ذکر کردہ مشہور ماہر امراض جلد کی طرح مجھے خود بھی ان کا کافی تجربہ ہے۔ ۱۸-۱۹۱۴ کی جنگ کے بعد دباؤ اور پریشانی، ناکافی اور ناقص غذا، چکنائی کی قلت اور ناقص چکنائی جسے کوکا بٹر سے نکالا گیا، کے استعمال سے میں خود بھی پھوڑوں کا شکار رہی ہوں۔ ان میں سے کم از کم تین پھوڑے اچھی طرح یاد ہیں۔ میں نے ان ایتھائل کلورائیڈ سے سن کر کے چیرا دیا اور اس کے بعد ہیپر سلف اور سیلیکا کے ذریعے زخموں کو درست کیا۔ اس سے صورت حال کو ٹھیک ہونے میں ایک ہفتہ ہی لگا۔ یہ پھوڑے دوبارہ بھی نہ ہوئے۔ میں اپنے ساتھی ڈاکٹروں کے ریکارڈ کو سامنے رکھ کر کہہ سکتی ہوں کہ میں نے اچھا ہی علاج کیا لیکن میں اپنے ذہن میں پچھتاوا محسوس کرتی ہوں۔ کہ ان دواؤں نے زیادہ اچھا کام نہ کیا۔ اس کے بعد میں نے پھوڑے پھنسیوں کے علاج میں ایک اور طریقہ کار اختیار کیا۔ یہ طریقہ معجزاتی ثابت ہوا۔ یہ طریقہ اتنا موثر رہا کہ کہنا پڑتا ہے ہتھیلی پر سرسوں جمانے والی بات ہے۔

قدرت، اکا دکا نہیں بلکہ بے شمار ہیں۔ ایسے کیسوں میں جہاں علامات مشابہ ہیں تو آرسینک اور تھرابینم کام کر سکتی ہیں۔

اس طرح میرے علاج کی شہرت دور دور تک پھیل گئی۔ مجھے ایک خاتون یاد ہے۔ وہ ہارڈن کی رہنے والی تھی۔ ایلوپیتھ ڈاکٹروں اور دواؤں کے بارے میں بہت کم دلچسپی رکھتی تھی۔ اس طرح وہ قلیل مقدار کی دواؤں سے پھوڑوں پھنسیوں میں افادیت کی قائل تھی۔ جب بھی کوئی موقع ملتا تو وہ ان کو تجویز کرتی۔ اس نے اپنے گھر میں ان دواؤں کا اچھا خاصا سٹاک رکھا ہوا تھا۔

میں اس کے دو کیسوں کا ذکر ضروری خیال کرتی ہوں۔

ایک بار خریداری کے دوران اس نے محسوس کیا کہ کاؤنٹر پر موجود نوجوان بیمار سا لگتا ہے۔ اس کی ٹھوڑی پر پھوڑے کی وجہ سے وہ بہت بدشکل تھا۔ پوچھا تو پتہ چلا کہ یہ پھوڑا ایک ہفتہ سے ہے۔ اس کے پینل ڈاکٹر کچھ نہ کر سکے۔ انہوں نے لگانے کے لئے کچھ لوشن دے رکھے تھے۔ وہ خاندان ہومیوپیتھی دواؤں سے واقف تھا۔ مریض قریب آنے والی رخصت کے پیش نظر سب کچھ کرنے کو تیار تھا تاکہ وہ صحت حاصل کر کے رخصت کا لطف اٹھا سکے۔ بدقسمتی سے یہ ہفتے کی شام تھی اور دوا سوموار سے پہلے مل نہیں سکتی تھی۔ اس دوران پھوڑا تو پھٹ گیا لیکن اس کے قریب دوسرا پھوڑا بن گیا۔ اس طرح اسے ایک ہفتہ مزید درد اور تکلیف کا سامنا نظر آ رہا تھا۔ رخصت سے لطف اٹھانے کی امید بظاہر ختم ہو گئی تھی۔ اسے ہومیو گولیاں دی گئیں، یہ گولیاں دن میں تین مرتبہ لینے کی ہدایت کی گئی۔ تین ہفتے تک اس نے اس بارے میں کوئی رپورٹ نہ دی یہاں تک کہ چھٹی سے واپسی پر اس نے خوشی سے بتایا کہ پہلی ہی خوراک سے پھوڑا خشک ہو گیا تھا اور دوسرے پھوڑے کا رسنا بند ہو گیا۔ اس نے اپنے پروگرام کے مطابق چھٹیاں گزاریں۔ اب ایک سال ہو چکا تھا مزید کوئی پھوڑا پیدا نہ ہوا۔

اس مریض سے بالکل مختلف کہانی ایک نرس کی ہے میں اسے اچھی طرح جانتی تھی ایک سال پہلے اس کے پورے جسم پر پھوڑے پھنسیوں کی فصل اگ آئی۔ وہ علاج کے سلسلہ کی تمام ہدایات کی پوری پابندی کر رہی تھی۔ اس دوران وہ کئی بار اتنی بیمار ہو جاتی کہ کام پر جانے کے قابل نہ رہتی۔ اس طرح اسے زندگی موت کے مقابلے پر مشکل محسوس ہوتی۔ مختلف قسم کے ٹیکے اور ویکسینیشن دیئے گئے۔ ہسپتال اور پرائیوٹ ڈاکٹروں نے پورا زور لگایا۔ مجھے علم نہیں کہ پرانوسیل دی گئی یا نہیں، بہرحال یہ تمام تردد بے فائدہ ثابت ہوا۔ اس کے باوجود وہ امید کرتی ہے کہ وہ بیماری سے کسی وقت نجات پا جائے گی۔ میں اسے ڈاکٹروں کے نرغے سے نہیں نکال سکتی تھی۔ اگرچہ میرا دل چاہتا تھا۔

..خدا کے لئے اس علاج کو چھوڑو اور ایک کوشش کا ہمیں بھی موقع دو...

مگر مجھے پیشہ ورانہ وقار اس کی اجازت نہیں دیتا تھا۔

مارتھا کی مذکورہ بالا خاتون کا دوسرا کیس۔

وہ ایک کیمسٹ کی دوکان پر گئی کاؤنٹر پر کام کرنے والی ایک نرس اپنی گردن کی پشت پر بہت بڑے پھوڑے کی وجہ سے پریشان تھی۔ یہ پھوڑا پلیٹ کے سائز کا تھا۔ اسی طرح کا یہ پھوڑا چھ ماہ پہلے بھی نکلا تھا۔ اس کے اردگرد چھوٹے چھوٹے پھوڑوں کی ایک فصل اگ آئی تھی۔ وہ بیماری کی وجہ سے کام چھوڑنے پر مجبور تھی۔ اس نے اسے ہومیو گولیاں مہیا کیں۔ ہفتے کا دن تھا گیارہ بجے صبح ایک گولی دی گئی کام پر نصف دن کی رخصت تھی۔ اسے اتنی تکلیف تھی کہ کام چھوڑ کر لیٹ گئی تھوڑی دیر بعد دوسری خوراک لی۔

۴ بجے شام سو کر اٹھی تو اتنا اچھا محسوس کر رہی تھی کہ شام ۷ بجے اس نے ٹینس کھیلی۔ پیر تک پھوڑا ختم ہو گیا۔ اس میں سے مواد خارج ہوا اور نہ ہی اسے مزید پریشانی ہوئی۔ وہ اپنی آنکھوں پر یقین نہیں کر سکتی تھی۔ اسے کوئی تکلیف نہ رہی۔

یہ دونوں لڑکیاں اتنی تیز اور مکمل شفا پر بہت خوش تھیں۔

اب سوال ہے اس دوا کے نام کا جس نے ان دونوں مریضوں کو شفا دی اس سے علاج کے اصولوں کی صداقت ثابت ہو جاتی ہے۔

یہ دوائی کیوبا کے مکڑے سے تیار کی جاتی ہے۔ اس کا نام ٹارنتولا کیوبنسس ہے۔ یہ زیر زمین سوراخوں اور اندھیری جگہوں پر پائے جاتے ہیں۔ وہ غیر متوقع طور پر اپنے شکاروں کو ڈس لیتے ہیں۔ اس طرح ایک صحت مند شخص پر یہ گزرتی ہے۔ ہانیمن نے کہا کہ ایک صحت مند شخص کو ڈھونڈ کے لاؤ۔ اس پر دوا کا تجربہ کر کے دوا کے اثرات نوٹ کرو۔ ہانیمن نے حکم دیا کہ آپ دوا کے اثرات اور علامات سے اس تصویر کو مرتب کر لو جو یہ دوا پیدا کر سکتی ہے۔ اور آپ اس طرح کی علامات ایک بیمار شخص میں پائیں گے تو اس کو شفا دے سکتے ہیں۔ اس بنیاد پر دیئے گئے مشورہ کو ہم ہومیوپیتھی کہتے ہیں۔

کیوبا کا یہ مکڑا ایک شخص کو کاٹتا ہے تو ڈنک کے اردگرد چند ہفتوں میں ایک پھوڑا بن جاتا ہے۔ یہ پھوڑا دن بدن خراب تر ہو جاتا ہے۔ اس کا دورانیہ ہفتوں تک بھی ہو سکتا ہے۔ مزید بچوں میں یہ موت کا سبب بھی بن سکتا ہے۔

یہ ایک پھوڑا ہے جو ڈنک کے بعد مواد پیدا کرتا ہے۔ ہانیمن کا مذہب ہے [illegible] مریض کے جسم پر کاربنکل کی شکل کا پھوڑا ہو تو اس مکڑے سے تیار کردہ دوائی دے [illegible]

بیماری سے درست کر دے گی۔ اگر علاج بالمثل کا یہ اصول درست ہے تو یہ پھوڑے کی دوائی سے ٹھیک ہو جائے گا۔

یہ دوائی پھوڑے کو واقعی دور کرتی ہے اور وہ بھی تیزی کے ساتھ اور تکلیف کے بغیر۔ یہ دوائی حفاظتی علامت کے طور پر پھوڑا جہاں نہیں بھی ہوگا۔ تعلق سے نہیں بلکہ جسم میں یہ جاتی ہیں۔ میں نے اس دوا سے بہت سے کیسوں میں شفا حاصل کی ہے۔ میری طرح بہت سے ڈاکٹروں نے جنہوں نے اس دوا کو آزمایا کامیابی حاصل کی ہے۔

یہ ایک بات ہے جس کو پورے طور پر واضح نہیں کیا جا سکتا مگر یہ حقیقت ہے جو دو صدی کے تجربات کے ذریعے ثابت ہوئی۔

ہومیوپیتھی کوئی عقیدہ نہیں جس پر یقین کی ضرورت ہو۔ بچوں اور جانوروں کو یہ بھی علم نہیں کہ ان کو کیا دیا گیا، وہ اس پر اعتقاد بھی نہیں رکھتے قلیل مقدار میں دوا دینا یہ بس ہومیوپیتھی کی صداقت کا واضح ثبوت ہے۔

مکڑے کے کاٹنے سے پھوڑا بنتا ہے اور کسی شخص میں اس طرح کا پھوڑا ہو تو یہ دوا اسے ٹھیک کر دے گی یہی علاج بالمثل کا اصول ہے۔

اس دوا کی طاقت 6-12-30 چند دن میں پھوڑا ختم کر دینے کے لئے کافی ہوں۔

انتھراسینم

کاربنکل بہت بڑھ چکی ہو تو بعض اوقات انتھراسینم درمیانی طاقت میں ضروری ہوتی ہے۔ پھوڑے کا سخت حصوں کے باہر پھیلاؤ اور غدود کی سوجن جس کے ساتھ ناقابل برداشت درد، اس کی رنگت سیاہی مائل نیلی۔ میں نے ایسے دو تین کیسوں میں دیکھا کہ ٹارنٹولا کام نہیں کرتی تو انتھراسینم نے کیس صاف کر دیا۔ اگر آپ کسی کو اس بات پر قائل کرنا چاہتے ہیں کہ ہومیو اصولوں کے مطابق ہومیو دوائیں موثر ہیں تو ٹارنٹولا کیوبنس پھوڑے کے لئے دیں۔ اس سے کوئی مضر اثر نہیں پڑتا۔ پھوڑا دوبارہ پیدا نہیں ہوتا اور مریض اچھا محسوس کرتا ہے۔ آپ امکانی طور پر مزید یہ چاہتے ہوں۔ یہ بہت سادہ ہے مگر دیکھنا یقین کے برابر ہے لیکن افسوس یہ ہے کہ بہت سے لوگ مرتے ہیں۔

خوف اور دباؤ کی دوائیں

عالمی جنگ میں تیاریات ہی میں سب کچھ بدل گیا - پرانی اقدار رخصت ہوئیں نئی نے ذریعہ بنایا - بالکل ایک نئی دنیا کا سامنا تھا - ہمیں خاموشی اور تحمل کا حکم دیا گیا - یہ مشکل مرحلہ تھا - ہمارے اردگرد ہر چیز تباہی کے قریب تھی، کاروبار، تجارت غرض ہر چیز غضب ہو کر رہ گئی - بہت سے لوگ جن پر کافی ذمہ داریاں تھیں وہ غربت کا شکار ہو گئے - میں نے محسوس کیا کہ ان کا خاندانی ڈھانچہ بکھر گیا ہے، والدین بیوی بچوں سے الگ کر دیے گئے - یہ اس سے نہیں کیا گیا تھا کہ انہیں دشمن کا مقابلہ کرنا ہے، کم و بیش سارا انگلستان ہی میدان جنگ بن چکا تھا، مگر پھر بھی بچوں اور خواتین اور ضعیف لوگوں کو محفوظ تر علاقوں میں منتقل کیا گیا - اس سے بہت سے نئے مسائل نے جنم لیا - نئی صورتحال میں مطابقت پیدا کرنا، ہوائی حملوں اور ان سے بچاؤ، چھتوں کی تباہی، دھماکوں، خندقوں اور ریت کی بوریوں کے اہتمام سے بڑھ کر ہمارا دشمن خوف اور بزدلی تھی جو ہمارے دلوں میں چھاؤنی ڈالے ہوئے تھی - اس صورت حال میں اپنے آپ کو ذہنی طور پر دباؤ سے محفوظ رکھ کر ہمت و حوصلہ کو برقرار رکھنا سب سے اہم مسئلہ تھا -

ہومیو علاج خوف کے اثرات کے لئے بہت اچھا علاج ہے، خوف اور ذہنی دباؤ سے پیدا ہونے والی جلن، گھٹن کا احساس، زبان کا تالو کے ساتھ چمٹ جانا، ہاتھوں اور بازوؤں کا لرزنا، یہ سب کچھ گردے کے بالائی غدود کے ابتر ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے -

ہمارے میٹریا میڈیکا میں بہت سی ادویات اضافی طور پر قوت فراہم کرتی ہیں -

میں زیادہ مشہور دواؤں کا تذکرہ کروں گی -

ارجنٹم نائٹریکم

چلبلا پن (بے چینی) اعصابی طور پر کمزور، بلکہ وہ شخص جس کے اعصاب بکھر گئے ہوں، وہ ہمیشہ جلدی میں رہتا ہے، بے چین، جلد باز، خائف، وہ محسوس کرتا ہے کہ اسے دوڑنا یا جلدی سے چلنا چاہیے، وہ کافی تیز نہیں چل سکتا - وہ سوچتا ہے کہ اسے لڑنا چاہیے، وہ سمجھتا ہے کہ تمام دنیا اس کا پیچھا کر رہی ہے، وہ دوڑتا ہے اور دوڑتا ہی چلا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ تھک کر گر جاتا ہے - وہ ہمیشہ مایوسی کا پہلو دیکھتا ہے، وہ صدمہ کا سوچ کر ہی بکھر جاتا ہے - یہ خوف اور اندیشہ، ن

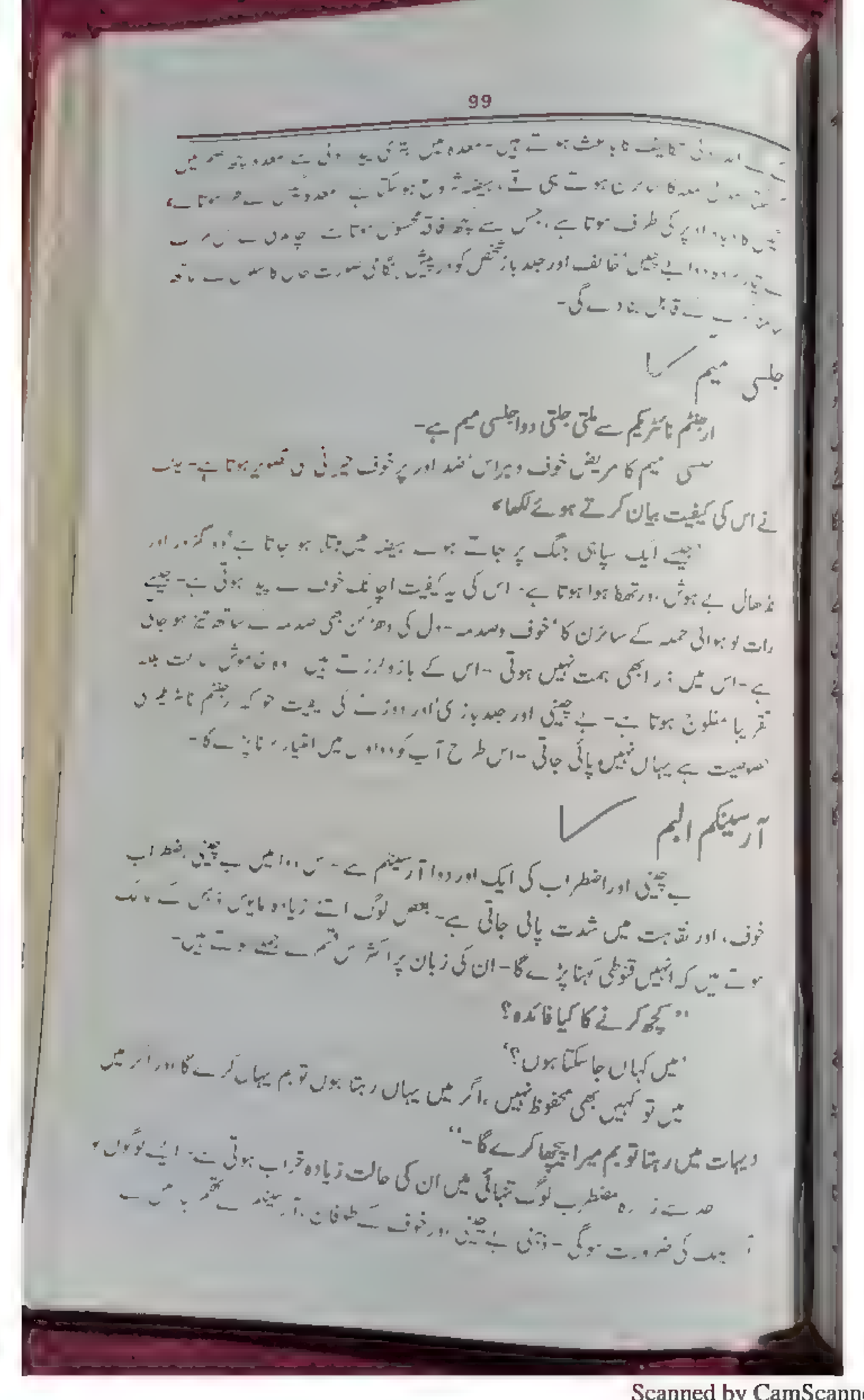

[illegible] اندرونی تکالیف کا باعث ہوتے ہیں۔ معدہ میں [illegible] معدہ [illegible] میں [illegible] معدہ کا سرطان ہوتے ہی [illegible] ہیضہ شروع ہو سکتا ہے۔ معدہ [illegible] سے [illegible] ہوتا ہے، [illegible] اوپر کی طرف ہوتا ہے، جس سے [illegible] محسوس ہوتا ہے [illegible] بے چینی، خائف اور جلد باز شخص کو درپیش [illegible] صورت حال [illegible] قابل بنا دے گی۔

جلسی میم

ارجنٹم نائٹریکم سے ملتی جلتی دوا جلسی میم ہے۔

جلسی میم کا مریض خوف و ہراس، ضد اور پر خوف حیرانی کی تصویر ہوتا ہے۔ [illegible] نے اس کی کیفیت بیان کرتے ہوئے لکھا:

"جیسے ایک سپاہی جنگ پر جاتے ہوئے ہیضہ میں مبتلا ہو جاتا ہے، وہ کمزور اور نڈھال بے ہوش، اور تھکا ہوا ہوتا ہے۔ اس کی یہ کیفیت اچانک خوف سے پیدا ہوتی ہے۔ جیسے رات کو ہوائی حملہ کے سائرن کا خوف و صدمہ۔ دل کی دھڑکن بھی صدمہ کے ساتھ تیز ہو جاتی ہے۔ اس میں ذرا بھی ہمت نہیں ہوتی۔ اس کے بازو لرزتے ہیں۔ وہ خاموش [illegible] قریباً مفلوج ہوتا ہے۔ بے چینی اور جلد بازی اور دوڑنے کی کیفیت جو کہ ارجنٹم نائٹریکم کی خصوصیت ہے یہاں نہیں پائی جاتی۔ اس طرح آپ کو دواؤں میں امتیاز کرنا پڑے گا۔

آرسینکم البم

بے چینی اور اضطراب کی ایک اور دوا آرسینکم ہے۔ اس دوا میں بے چینی، اضطراب، خوف، اور نقاہت میں شدت پائی جاتی ہے۔ بعض لوگ اتنے زیادہ مایوس ذہن کے مالک ہوتے ہیں کہ انہیں قنوطی کہنا پڑے گا۔ ان کی زبان پر اکثر اس قسم کے جملے ہوتے ہیں۔

"کچھ کرنے کا کیا فائدہ؟

میں کہاں جا سکتا ہوں؟

میں تو کہیں بھی محفوظ نہیں، اگر میں یہاں رہتا ہوں تو بم یہاں گرے گا اور اگر میں دیہات میں رہتا تو بم میرا پیچھا کرے گا۔"

حد سے زیادہ مضطرب لوگ تنہائی میں ان کی حالت زیادہ خراب ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں کو [illegible] ذہنی بے چینی اور خوف کے طوفان [illegible] آرسینکم [illegible] کی ضرورت ہوگی۔

تکلیف میں شدت جسم میں سے زہریلے مادوں کی صفائی کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ جیسا [illegible]
دردوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ اعصابی علامت اور مختلف نوعیت کے خوف کی علامت [illegible]
کی دھڑکن کی تیزی اب اتنا پریشان نہیں کرتی۔ وہ اتنی بہتر ہوگئی ہے کہ کام پر جا [illegible]
رحم کا سائز نارمل ہے۔ رسولی بھی دوبارہ ظاہر نہیں ہوئی۔ فریسی نس امریکانہ [illegible]
قطرے وراٹرم ایلبم-6 چار چار گھنٹے بعد۔ ستمبر ۳۸ء (پانچ ماہ) تک مریضہ کا کوئی [illegible]
وہ اتنا بہتر محسوس کر رہی تھی کہ اس کے نفسیاتی معالج نے اسے [illegible]
دے کر پینل ڈاکٹرز کے پاس فٹنس سرٹیفکیٹ کے حصول کے لئے بھیج دیا۔
وہ پینل ڈاکٹر کے پاس گئی تو وہ نفسیاتی معالج کے پاس جانے [illegible]
نے کہا کہ خاتون معالج الجھاؤ پیدا کر دیتی ہیں۔ اس نے رحم کا معائنہ کیا تو [illegible]
ماضی میں رسولی کی موجودگی پر یقین کرنے سے انکار کر دیا۔ وہ مقامی ہسپتال میں [illegible]
مانتا ہی نہیں تھا کہ ریشہ دار رسولی بغیر جراحت کے محض دواؤں سے درست ہو سکتی ہے [illegible]
اسے یقین دلایا کہ ایک خاتون سرجن نے ریشہ دار رسولی کی تشخیص کی تھی اور ایک [illegible]
باقاعدہ اس کی تصدیق کی اور اس کے دوائیہ علاج سے اسے درست کرنے کا دعویٰ [illegible]
رسولی موجود نہیں تو اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ دواؤں سے یہ ختم ہوگئی ہے۔ سرجن نے مذاق [illegible]
اور خاتون مریضہ کو پریشان کیا مگر مریضہ اپنے یقین پر قائم رہی۔ مریضہ پر یہ تمام کیفیات [illegible]
وہ کیسے یقین نہ کرتی۔ ہومیوپیتھی نے شفا کا وعدہ کیا تھا تو اسے پورا کر دکھایا۔
ستمبر ۳۸ء میں مریضہ کو پھر دیکھا۔ رحم نارمل اور رسولی کا کوئی نشان نہیں تھا۔
مگر وہ ابھی مختلف قسم کے خوف میں مبتلا تھی۔ تیز روشنی کا خوف، غلطی کا خوف [illegible]
جھپٹنے کا خوف۔ ان علامات کے لئے اسے سٹرامونیم-200 دی گئی۔ اور اس کے بعد [illegible]
اتنا ہی پتہ چلا کہ وہ پہلے سے زیادہ پر اعتماد ہوگئی، وہ اعصابی تکالیف کا کم ہی شکار ہوتی تھی۔
ہومیو نقطہ نظر سے یہ ایک انتہائی شاندار کیس ہے۔ ایک معروف گائنی سرجن نے تشخیص
کی اور شفا کے بعد ایک سرجن نے رسولی ختم ہونے کی تصدیق کی۔
ہومیو علاج آپریشن سے بچا سکتا ہے۔ یہاں تک کہ رسولی بھی ختم کر سکتا ہے [illegible]
صرف یہ ہے کہ دوا صحیح دی جائے۔ اس بارے میں مجھے مزید قائل کرنے کی ضرورت نہیں۔ عام
لوگ اور عام ڈاکٹر حقائق نہ مانیں میرا کام علاج کرنا ہے قائل کرنا نہیں۔
اس لڑکی کا تین سال نفسیاتی علاج ہوا اور اسے کوئی فرق نہیں تھا۔ اس کی اعصابی
کیفیت، دل کی تیز دھڑکن بے خوابی، کام کرنے سے معذوری، ہومیوپیتھی علاج تک برقرار رہی

ایکونائٹ

ایکونائٹ میں بھی خوف کی بہت سی علامات ہیں۔ مریض ہجوم میں بہت خوف زدہ، کے ساتھ میل جول سے گریز کرے گا۔ بس سٹاپ، ریلوے سٹیشن کی طرح کے پبلک مقامات سے خوف، بے چینی اور اضطراب سے بھرا ہوا اندھیرے سے، اور تاریک کمروں سے خوف، بلیک آؤٹ، تاریک کمروں اور تاریک گلیوں سے ڈرتا ہے۔ اچانک دل پر اٹیک ہوتا ہے، سے دھڑکن شدید ہو گی، دل ڈرے گا۔ جب کہ ارجنٹم نائٹریکم اور ... پیٹ پر ملتی ہیں، پیش گوئی کرے گا کہ اگلا بم اس پر گرے گا۔ وہ موت کے وقت کی پیش گوئی کرتا ہے۔ یہ خوف اس کے دل و دماغ پر حاوی ہو جاتا ہے۔ اس سے اس کی نیند اور چین ختم ہو جاتا ہے اور بے چینی اس کے مزاج کا حصہ بن جاتی ہے۔

اگنیشیا

خوف کے لئے ایک اور شاندار دوا اگنیشیا ہے۔ اس کا مریض ہسٹریائی مزاج کا ہوتا ہے۔ یہ مریض معمولی اشتعال سے بے ہوش ہو جاتا ہے۔ عزیز ترین مرد رشتہ دار کے بازوؤں میں تحفظ کے لئے گر جاتا ہے۔ وہ پھڑکنوں اور جھٹکوں سے بھرپور غم سے بھرا ہوا اس کا خاوند باہر ہے، وہ ہمیشہ ٹھنڈی آہیں بھرتی رہتی ہے، پیٹ اور معدے میں خالی پن کا احساس کانپنے اور لرزنے کے ساتھ وہ مسلسل آہیں بھرتی ہے اپنے بیٹے کو الوداع کہہ کر یا خاوند کی حقارت سے مغموم ہے۔ وہ ہر وقت چھوٹی چھوٹی باتوں سے ڈرتی ہے۔ اگنیشیا، غم کے جذبات دبانے کے نتیجہ میں ہونے والے اثرات کا بہترین علاج ہے۔ وہ محسوس کرتا ہے کہ اس کا عزیز اسے چھوڑ گیا ہے اور وہ دنیا میں جھوٹ گند اور فریب کے مقابلے کے لئے اکیلا رہ گیا ہے۔ وہ خشک، اور جلتی ہوئی آنکھوں کے ساتھ وقت کا سامنا کرنے کے لئے رہ جاتا ہے اور اسے یقین نہیں ہوتا کہ اس کا پیارا اسے چھوڑ گیا ہے۔

(XV)

چوٹ اور زخم کی دوائیں

آرنیکا

آرنیکا کو کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ یہ دوا چوٹ اور زخم میں بہترین کام کرتی ہے۔ یہ چوٹ یا زخم گرنے، دھماکے، صدمے یا کسی بھی چیز سے ہو آرنیکا بہترین کام کرتی ہے۔ ہڈیوں کی ٹوٹ پھوٹ، یا جوڑ کا ہل جانا، آرنیکا زبردست معاون ہے۔

ہوائی حملوں کے دوران ایک حفاظتی کارکن اپنی کہنی کے علاج کے لیے آیا۔۔۔ پٹرول بم کے شدید دھماکے سے اس کا بایاں بازو اور کہنی تقریباً مفلوج ہو چکی تھی۔ آرنیکا لوشن بیرونی طور پر لگائی گئی اور آرنیکا 30 چار چار گھنٹے بعد کھانے کے لیے دی گئی۔ اس کی معذوری اور درد چند گھنٹوں میں ختم ہو گئی۔ دو دن بعد وہ بازو آسانی سے بلند کر سکتا تھا۔ وہ اس علاج سے بہت خوش ہوا اور اس نے اپنے بہت سے ساتھیوں کو علاج کے لیے بھیجا۔

آج کل ہوائی حملے تو قصہ ماضی بن گئے ہیں مگر ہمارے اردگرد خوف سے پیدا ہونے والے عوارض میں مبتلا لوگ بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ دراصل یہ کمزور اور نازک مزاج ہوتے ہیں۔ ان کی اعصابی علامات کی تفصیل اوپر درج کی گئی ہے۔ ان علامات کے مطابق دوا دی جائے تو وہ بہر حال ٹھیک ہو جائیں گیں۔

رسٹاکس

ویٹ لفٹنگ کے نتیجے میں عضلات کے کھنچاؤ میں رسٹاکس کو یاد رکھیں: پانی میں ۔۔۔ چار چار گھنٹے بعد۔ تمام سختی اور درد ختم ہو جائے گا۔ یہ دوا آپکو مایوس نہیں کرے گی۔

کیلنڈولا

بارودی دھماکوں کے نتیجے میں آنے والے زخم کافی خطرناک ہوتے تھے۔ یہ زخم پھٹے ہوئے ہوتے اور مٹی سے آلودہ بھی۔ ان کے خراب ہونے کے امکانات بہت قوی ہوتے ۔۔۔ کیلنڈولا کی مدر ٹنکچر سے ۔۔۔ اس کی پٹیاں لگائیں۔ کیلنڈولا کو ہمیشہ یاد رکھیں۔

قطرے پانی میں ملا لیں۔ اور پٹی کو اس سے تر رکھیں۔ اس سے زخم کی سطح صاف ہو جائے گی،
خراب ہونے سے بچ جائے گی۔ کیلنڈولا 6 دن میں چار بار دیتے رہیں۔

اگر زخم پہلے سے خراب ہو چکا ہے تو ہائپیریکم کا مدر ٹنکچر لگائیں۔ اور اس کی 6 طاقت
دیتے رہیں۔ کٹے ہوئے عضلات تیزی سے درست ہو جائیں گے۔ اپنا وقت آیوڈین کے
استعمال میں ضائع نہ کریں۔ کیلنڈولا ہائپیریکم سے زخم کو دھونا بورک سے کہیں بہتر ہے۔
پھٹی ہوئی آنکھوں کی صورت یا آنکھوں میں کنکر ہو تو کیلنڈولا بہتر کام کرتا ہے۔

جلے ہوئے زخم خواہ کتنے ہی شدید ہوں ان کے لئے آرٹیکا یورنز مدر ٹنکچر بیرونی
استعمال کے لئے بہت موثر ہے ابتدائی صدمہ اور درد کے لئے کاسٹیکم کی 6 طاقت پندرہ سے
تیس منٹ کے وقفہ سے استعمال کریں۔ جلنے سے گہرے زخم ہوں تو کیلنڈولا لوشن ورنہ
لوشن سے زخم اور درد حیران کن طور پر تیزی سے درست ہو جائے گا۔

اس مرکز صحت پر کام کرنے والی نرسیں اس طریقہ علاج کے اچھے نتائج پر بہت خوش
اور پرجوش تھیں اور میں بھی اتنا ہی مطمئن و مسرور تھی۔ میں اپنی ابتدائی پریکٹس میں سڑاند روکنے
کے لئے اینٹی سیپٹک دواؤں سے پٹیاں کرتی تھی مگر کبھی ایسے نتائج حاصل نہیں کر سکی۔ اس کے
لئے ہمت اور عزم کی ضرورت ہے کیونکہ آپ کو مسلمہ طریقوں کے خلاف کام کرنا پڑتا ہے
آخرکار نتائج آپ کو خود ہی اس طریقے کے عادی بنا دیں گے۔

(XVI)

آشوب چشم کا ایک کیس

طب الہامی فن ہے۔ یہ لوگوں کو صحت دینے کے لیے ہے۔ حضرت مسیح سے [illegible] سال پہلے عظیم یونانی مفکر اور معالج ہپوکریٹس نے ڈاکٹروں کے لیے جو حلف مرتب کیا تھا۔ اس میں عہد تھا کہ وہ اپنی صلاحیت اور بصیرت کے مطابق بیمار کی بہتری کے لیے کام کرے گا۔ یہاں بہتری سے مراد ڈرگ ہاؤسوں، ویکسین، اور انجیکشن تیار کرنے والی کمپنیوں کے مفادات کی تکمیل نہیں۔ یہ لوگ تو پیشہ طب کو اپنے مفادات میں جکڑے ہوئے ہیں، البتہ ان میں چند مستثنیات ہو سکتی ہیں۔ جو سچ کے متلاشی رہتے ہیں۔ سچ کا سرچشمہ ہانیمن اور ان کے اولین شاگردوں کو نظر آیا۔

اگر گرد سے اٹی ہوئی ان پرانی کتابوں میں عقل و صداقت کے انمول موتی مل جائیں تو بڑی خوشی کی بات ہوگی۔ ان کی مدد سے انسان کے مقدس جسم و روح کو حقیقی معنوں میں شفا دی جا سکے، ایسا جسم جس پر اپنا ہی نہیں اپنے آباؤ اجداد کے گناہوں کا بھی بوجھ ہے۔

ایسی مزمن امراض کا علاج مشکل ہے۔ امراض کو دبا دینا آسان ہے۔ ڈھانپ اور چھپا دینا سہولت سے ہو سکتا ہے۔ اس غرض کے لئے جدید طریقہ علاج بہت موثر ہے۔ مگر اصل مرض جڑ در تہ میں موجود رہتی ہے۔ اور یہ جسم کے کسی بھی حصے سے بار بار پھوٹ نکلے گی۔ مریض اور معالج دونوں ان کے باہم تعلق کو محسوس نہیں کریں گے۔ میں نے ایک بچی دیکھی جو گہری مزمن مرض میں مبتلا تھی اور چھ سال سے اپنی پیش رفت کو روکے ہوئے تھی۔ پہلی بار وہ میرے پاس چھ سال کی عمر میں مئی ۱۹۳۲ء میں آئی۔ وہ جلدی سوزش میں مبتلا ہوئی۔ اسے یہ تکلیف چیچک کے بعد شروع ہوئی تھی۔ ابتداء میں خارش کا علاج مروجہ طریقہ سے ہوا۔

یہ ایک قابل رحم، زرد رو، جھکے ہوئے کندھے، بہت نازک، خائف، معمولی بات پر چیخنے چلانے والی، اپنی ماں کے سکرٹ کے ساتھ چمٹی رہتی، منہ سے سانس لیتی ہے، اس کے ناسور نما [illegible] آشوب چشم میں مبتلا ہے۔

خارش اور چیچک کے بعد کے اثرات کے لئے [صفحہ 30] دی گئی۔ وہ حالت میں باقاعدہ [illegible] مختلف [illegible] میں دی گئیں پلساٹیلا اس کے نازک اور رونے والے مزاج اور بعد میں [illegible] 30 [illegible] دی گئی۔ [illegible] اس کے اچھیوں سے خائف ہونے کی وجہ سے دی گئی۔

اس دوران اس کی بھوک بہتر ہوئی۔ اس کی نازک مزاجی اور بہت سے پن میں فرق ہوا وہ ... تھی۔ اس طرح اس کے گھر والوں پر ٹانسلز کے آپریشن کے لیے دباؤ کم ہوا۔

میں نے نوٹ کیا کہ آنکھوں کی حالت دن بدن خراب ہو رہی ہے۔ روشنی سے حساس ہے۔ آنکھوں سے پانی بہتا رہتا ہے۔ مزید تحقیق کے لیے میں نے اسے آنکھوں کے مقامی ہسپتال میں بھیج دیا۔ انہوں نے بتایا کہ پتلیاں مناسب طور پر پھیل نہیں سکتیں ... کے پیچھے گہرائی میں ایک جڑاؤ بن چکا ہے جو رنگ دار جھلی کو آنکھ کی اندرونی دیوار کے ساتھ جوڑے رکھتا ہے۔

آنکھ کی اس تشخیص سے میرے لیے دوا واضح ہوئی۔ یہ دوا لیوئینم 30 تھی۔ ... والے مریض کے ٹانسلز کے بارے میں بہت سنجیدہ تھے۔ لیوئینم کی ایک خوراک ہفتہ اور بعض اوقات پندرہ روز کے بعد دی گئی۔ آنکھوں سے پانی کے بہاؤ اور تناؤ میں کمی واقع ہوئی۔

میں ٹانسلز میں آپریشن کے مشورہ کی تائید نہیں کر سکتی تھی مگر مشکل یہ تھی کہ جب ... والے آپریشن کے لیے جنگی بنیادوں پر مہم چلائیں تو آپریشن سے بچنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس طرح بچی کو دو بار ہسپتال کے چلڈرن وارڈ میں بھیجا گیا۔ پہلی بار وہ پانچ دن داخل رہی۔ اس دوران مسلسل بیمار رہی۔ اسے مسلسل قے کی وجہ اس کا ہسپتال اور آپریشن سے خوف تھا۔ اس صورت حال میں اسے بغیر آپریشن کے فارغ کر دیا گیا۔ دوسری بار اسے داخل کیا گیا۔ تو اسے ... نالیوں کی سوزش نے آ لیا۔ اس طرح وہ آپریشن سے بچ گئی۔

اس کی عام صحت بہتر ہوئی اگرچہ وہ دیکھ نہیں سکتی تھی کیوں کہ اس کی آنکھ کے قرنیہ ... السر تھا۔ اس کے علاوہ وہ روشنی سے بہت حساس تھی۔ پانی مسلسل بہتا رہتا۔ میں نے آنکھوں کے ہسپتال سے اس کے لیے رنگین شیشے طلب کیے۔ مگر انہوں نے تعاون نہ کیا۔ دراصل وہ ٹانسلز کے آپریشن کے لیے پریشان تھے۔

مریض اس قدر نازک اور پریشان تھی کہ آپریشن ممکن نہ تھا۔ ستمبر ۱۹۳۵ء میں اسے کھانسی کی شکایت ہوئی۔ کئی ہفتے تک وہ مقامی ڈاکٹر کے زیر علاج رہی۔ ۳۔اکتوبر کو بیماری ... آئی۔ وہ مشکل سے رینگ کر ڈسپنسری میں پہنچی۔ ۲ ہفتے سے گھر پر علاج ہو رہا تھا۔ بخار ۱۰۰ ... تھا۔ اسے ڈروسیرا 30 دی گئی۔ ڈروسیرا سے وہ کافی ٹھیک ہوئی۔ ڈروسیرا کی خوراک کا ۲۰ ... ۱۲ دسمبر اور ۹ جنوری کو اعادہ کیا گیا۔

۳۰ جنوری ۱۹۳۶ء کو اسے ہسپتال میں رکھ کر اس کے ٹانسلز کا آپریشن کیا گیا۔ ... کے حلق میں شدید سوزش پیدا ہوئی۔ آنکھوں سے پانی بہنے میں شدت پیدا ہوئی اور ...

[illegible] بھی خراب ہوئی۔ ظاہر ہے کہ [illegible] میں پہنچے ہوئے جرثومے [illegible] پیشن [illegible]
[illegible] ڈاکٹر نے اسے ماہر امراض چشم کے پاس بھیجا [illegible] خون [illegible]
[illegible] کا مشورہ دیا گیا۔ بچی کی خوش قسمتی تھی کہ والدین نے یہ مشورہ [illegible]
مریض کا سکول کے حکام کی طرف سے مسلسل [illegible]
[illegible] مجھ پر تھی۔ میں نے اسے آنکھوں کے ہومیو ہسپتال بھیج دیا۔ جہاں انہوں نے [illegible]
[illegible] تجویز کیے۔ اس طرح وہ آنسوؤں سے نجات پا گئی اور گلٹیوں میں چھپے [illegible]

۳۱ مئی ۱۹۳۶ء

اسے [illegible] پس منظر کی وجہ سے [illegible] سلف 30 دی گئی۔ اسے [illegible]
[illegible] شمال مشرقی طوفان سے [illegible]
[illegible] نے دیکھا کہ دو سال کے علاج نے اس کے [illegible] مزاج [illegible]

[illegible] ستمبر ۱۹۳۶ء اسے گاہے بگاہے ہیپر سلف 30 دی [illegible]
[illegible] بہت حساس [illegible] سختی [illegible] تکلیف دہ تھیں [illegible]
[illegible] 30 دی گئی۔ [illegible] گھٹنے کے جوڑ کی سوزش [illegible]

۱۸ اکتوبر ۳۶ء

[illegible] ہفتہ بائیں [illegible] ایک تہائی بڑا محسوس ہوتا تھا [illegible]
[illegible] کا وزن ۱۱ پونڈ بڑھ چکا تھا۔

۴ جنوری ۱۹۳۷ء

دایاں گھٹنا ابھی تک سخت اور سوجا ہوا تھا۔ [illegible] 30۔ [illegible]
[illegible] ڈاکٹر نے دیکھا وہ اس کا جسمانی معذوری [illegible]
[illegible] علاج کے لیے ہسپتال میں داخل کرنے کا فیصلہ کیا [illegible]
[illegible] بھیج دیا۔ [illegible] ہڈی کا [illegible]

[illegible] 30 دی گئی جس سے گھٹنے [illegible] ہوئی۔
[illegible] میں ہومیو ہسپتال کے آنکھوں کے [illegible]
[illegible] تجویز کیں۔

[illegible] ۱۹۳۷ء

[illegible] میں درد نہیں تھا مگر وہ ابھی تک سوجا ہوا تھا۔ [illegible]

زیادہ تھا۔ وہ سب سردی کا بہتر طور پر مقابلہ کر سکتی تھی۔ میڈورینم 30

۱۷ جون ۱۹۳۰ء

تمام جسم پر پھوڑے۔ رنگ کے مسے پیدا ہو گئے۔ جلدی خارش سطح پر آ گئی۔ ...

اسے باہر کی طرف پھینک دیا۔ تھوجا 30 دی گئی جس کے بعد ... یہ تکلیف ... میں

۱۲ جولائی

ابھی تک بہت زرد، چہرے کے بل سو جاتی ہے، یہ خارش مزاج کی ... بد

مزمت ہے۔ میڈورینم 30

۲ ستمبر ۳۰

آنکھوں میں روشنی سے حساسیت اور دائیں ٹخنے میں سوزش ختم ہو گئی۔ ...

سوجن اور درد، جوتا باندھ نہیں سکتی تھی۔ دایاں بازو کمزور ... تھا۔

۱۶ ستمبر

دائیں ٹخنے اور پاؤں میں سختی، چلنے پر تکلیف میں شدت۔ رسٹاکس 30 ...

ہے۔

۳۰ ستمبر

ٹخنے کی سوزش میں کمی اور درد ختم، رسٹاکس بدستور۔

۱۷ اکتوبر

آنکھیں، تیز روشنی کا سامنا کر سکتی تھیں۔ آنکھوں میں پانی بہنا بند ہو گیا۔ خوف،

پریشانی اور بے دلی طبیعت میں سکون تھا۔ تکلیف دائیں سے بائیں منتقل ہوئی۔ اس وجہ سے

لائیکوپوڈیم 30 دی گئی۔)

۴ نومبر ۱۹۳۷ء

ٹانگ میں درد نہیں مگر چلنے میں سختی محسوس ہوتی، وہ اجنبیوں کو پسند نہیں کرتی۔

کسی کی چیزوں میں دلچسپی بڑھ گئی ہے۔ لائیکوپوڈیم بدستور۔

۲۵ نومبر ۱۹۳۰ء

سول کے ایک اور نام نہاد سپیشلسٹ نے دیکھا اس نے جوڑوں کا مرض تشخیص ...

نے قرار دیا۔ دل کا زخم ٹھیک ہو چکا ہے۔ (اس نے یہ فنڈنگ سابقہ پوزیشن اور ٹیسٹ ...

دیکھے بغیر دی) ایک بار پھر میں نے اسے جوڑوں کے ایک دوسرے ہسپتال میں جانے

دیا۔

۲ دسمبر ۱۹۳۷ء

ابھی تک بہت زرد، اڑھائی سال میں وزن ۱۸ پونڈ اضافہ۔ بیسل سائیکونٹ 30

۱۰ فروری

بہتر محسوس کرتی، کھانے کے بعد پیٹ میں درد ہوتا تھا۔ 30 اس سے بعد [illegible]

چھینکیں ناک سے بہاؤ۔

۱۰ مارچ ۱۹۳۸ء

اس کی ماں نے بتایا کہ آنکھوں کی خرابی ۱۹۳۴ء میں چیچک سے بعد [illegible]

بیماری سے درست ثابت ہوا۔ چونکہ اسے چنائی اور پیز سے [illegible]

پلساٹیلا-30 دی گئی۔

۱۳ مارچ ۱۹۳۸ء

بہت اچھی پیش رفت، ہیضہ ختم ہو گیا۔ اب پیز اور چنائی ختم ہو نے لگی۔ [illegible]

سخت نہیں رہا۔ اس کی سوزش ختم ہو گئی۔ اب سکول میں وہ بہتر پوزیشن میں تھی۔

۱۲ جولائی ۱۹۳۸ء

گھٹنے اور ٹخنے کی سختی کئی ہفتے سے ختم تھی۔

اپریل ۱۹۳۸ء کے بعد وزن میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ بیسل سائیکونٹ 30، [illegible]

بہت زرد تھی۔

یکم ستمبر ۱۹۳۸ء

۳ سال کے عرصہ میں پہلا اگست اچھا گزرا۔ آنکھیں بہتر ہو رہی تھیں۔ [illegible]

پاؤں میں اب کوئی تکلیف نہیں تھی۔ ایک سال میں وزن میں ۹ پونڈ کا اضافہ۔ بیسل سائیکونٹ

30۔ سکول حکام نے لندن سے ڈاکٹر چرچ بھیج دیا۔ یہ اقدام [illegible] سے پیش نظر [illegible]

۱۲ اکتوبر کو واپس آئی، ایک مہینہ وہاں رہ کر آئی ۲ پونڈ وزن [illegible] طبیعت ابھی بہت

[illegible] تھی۔ گھر والوں سے اور دوائی سے نفرت۔ بیسل سائیکونٹ-30

۱۱۳ اکتوبر ۱۹۳۸ء

واپس گھر آنے کے بعد ایک ہفتہ میں اڑھائی پونڈ وزن کا اضافہ ہوا۔ [illegible]

[illegible] وہ پیش سے کتنی حساس اور گھر سے کتنی وابستہ تھی۔ بیسل سائیکونٹ-30 [illegible]

حالت بہتر ہوئی۔

۱۶ فروری ۱۹۳۹ء

سال میں ۱۱ پونڈ وزن کا اضافہ آنکھوں میں کوئی خاص تکلیف نہیں تھی۔ وہ بینائی سے بالکل محروم تھی مگر اب آسانی کے ساتھ پڑھ سکتی ہے۔

۲۲ جون ۱۹۳۹ء

دائیں گھٹنے اور پاؤں میں کوئی تکلیف نہیں، نظر بہتر ہو رہی ہے۔ جیسل ما یونٹ 30۔

اس کے بعد جنگ شروع ہوئی اور وہ دیکھنے میں نہ آئی۔ البتہ ۱۱ جنوری ۱۹۴۰ء دو دیں: اس کے گھٹنے یا پاؤں میں کوئی سوجن نہیں تھی۔ نظر آہستہ آہستہ مسلسل بہتر ہو رہی تھی۔ وزن ۹۰ پونڈ تھا جو کہ بالکل نارمل ہو گیا تھا۔ اب ساڑھے گیارہ سال عمر، اب وہ ایک عام سکول میں جا رہی تھی۔ اس کے سکول کے حالات خوب تھے۔

۲ مئی ۱۹۴۰ء کو آنکھوں کے سرجن نے دیکھا تو عام صحت بہت بہتر تھی۔ نظر ٹھیک بہ قرنیہ پر کچھ جالا سا تھا۔

۵ سال سے یہ مریضہ میرے زیر علاج تھی۔ دوران گفتگو خاندانی ہسٹری کا یہ دلچسپ پہلو سامنے آیا۔ اس کے دادا کی موت گرنے سے واقع ہوئی۔ اس کی ماں سے سنا تھا کہ وہ جوڑوں کے پٹھوں کے عدم توازن کا شکار تھا۔ یہ وہ تعلق تھا جس کی مجھے تلاش تھی۔ اس وجہ سے بچی پیدائش سے ہی تقریباً اندھے اور سوکھے پن میں مبتلا تھی۔ اس صورت میں تیز اور گہری ایلوپیتھی دواؤں کی ضرورت نہ تھی۔ قلیل خوراکیں دی گئیں اندھا پن ختم ہو گیا۔ اگرچہ اس کی نظر مکمل طور بحال نہ ہوئی۔ سالوں پرانی مرض کس طرح ٹھیک ہوتی۔ ہومیو علاج سے گہری سوزشی شکایات اوپر سے نیچے اور اندر سے باہر کی طرف جاتی ہیں۔

شدید قسم کی گہری سوزش آنکھ جیسے اندرونی عضو میں شروع ہوئی جو کہ بعد میں سوجن میں بدل گئی۔ پھر کم اہم اعضاء میں دائیں گھٹنے کے جوڑ میں پہنچی۔ بعد ازاں یہ درد ٹخنے میں آ گئی۔ اس دوران عام صحت بہتر ہوتی گئی۔ نفسیاتی کیفیات میں بھی بہتری آئی۔ غیر مستحکم اور نازک مزاج میں فرق پڑا اور سیکھنے کی صلاحیت بہتر ہوئی۔ ہومیوپیتھی کا یہ کمال ہے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ نقلی امراض میں اکثر ہومیو معالج بھی علاج سے گریز کرتے ہیں۔ ان کا یہ خیال ہے کہ ایسے امراض میں ایلوپیتھی علاج کرنا چاہیے۔ اس کے لیے آرسینک اور بسمتھ سالٹس استعمال کرائے جاتے ہیں۔ اس کیس سے ثابت ہوتا ہے کہ سفلس یا کوئی ایسا مرض جو بہت گہرا اور شدید ہو، وہ بھی ٹھیک ہو سکتا ہے۔ اس کے لیے کسی ٹیکے کی ضرورت ہے اور نہ ہی بے آرامی کا کوئی موقع آتا ہے۔

ایک مزید پیش رفت ہوئی۔ جون ۴۰ کے شروع میں سکول کے ڈاکٹر نے پھر سے اس

چہرے پر پھنسیاں نوٹ کیں۔ یہ بہت تیزی سے پھیلیں۔ جب میں نے دیکھا تو اس کی بائیں جانب پوری طرح پھنسیوں کی زد میں تھی۔ یہ پھنسیاں ناک اور ٹھوڑی تک پھیل گئیں۔ ان کی شکل داد جیسی تھی۔ معلوم ہوا کہ اس کی وجہ گھر میں بلی کے بال تھے۔ داد کا دو ہفتے تک علاج ہوا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ پھر مجھے بیسی لینم دینا پڑی لیکن یہ دوائی میرے پاس موجود نہ تھی۔ چنانچہ میں نے ٹیوبرکولینم 30 دی۔ اس کی ایک خوراک داد کو ختم کرنے کے لیے کافی ہوئی۔ پھر میں نے یہ دوائی ایک ہفتہ تک مسلسل کروائی۔ اس کے بعد چہرہ صاف ہو گیا، داد کا کوئی نشان نہیں تھا۔ بچی آسانی سے پڑھ سکتی تھی کہ باریک تحریریں پڑھ لینا بھی اس کے لیے مشکل نہ تھا۔

یقیناً ایسا دن آئے گا کہ جب ہومیوپیتھی کی تعلیم کا سرکاری سطح پر اہتمام کیا جائے گا اور دماغی امراض اور خرابی صحت پر قابو پالیا جائے گا۔

ہومیو علاج اور جلدی امراض

۱۸ جون ۱۹۳۵ کو مزدور طبقہ کی ایک خاتون اپنی سات سالہ بچی کو لے کر آئی۔ اس کے چہرے پر پھنسیاں تھیں۔ وہ عمر سے بڑی لگتی تھی۔ اس کے چہرے پر سیاہ رنگ کی مرہم کی تہ چڑھی ہوئی تھی۔ میں نے پوچھا کہ کیا علاج کے لئے لائی گئی ہے۔ اس کی ماں نے جواب دیا کہ وہ ایک مشہور جلدی ہسپتال سے علاج کروا رہی ہے۔ اس کے بعد تمام بند ٹوٹ گئے اور لڑکی اور اس کی ماں رونے لگے۔

وہ رو کر اپنا دل ہلکا کر چکے تو اس نے بتایا کہ جلدی مرض پانچ ماہ کی عمر میں شروع ہوا تھا کہ مسلسل ہے۔ اس عرصہ میں اس نے قرب و جوار کے تمام ہسپتال آزما لئے ہیں۔ ان میں تین بڑے ہسپتال بھی شامل ہیں جن کے ساتھ میڈیکل سکول بھی ہیں۔ جلدی امراض کے خصوصی ہسپتال بھی اس نے نہیں چھوڑے۔ شمسی شعاعی علاج کے علاوہ وہ علاج کی غرض سے مہینوں تک ساحل سمندر پر گزار چکی ہے۔ پچھلے ہفتے ماہر امراض جلد نے کہا کہ یہ مرض عمر بھر رہے گی۔ اس کا کوئی علاج نہیں ہمیشہ علاج کرنا پڑے گا۔ کوئی نہ کوئی مرہم مستقلاً لگانا ہو گی۔ سوال یہ ہے کہ کس مقصد کے لئے؟ کول تار کی طرح کی بدرنگ اور بدبودار مرہم لگانے کا کوئی فائدہ۔ ہونٹ اور کان کی پشت پر اس کی موٹی تہ چڑھائی جائے تو آخر کس لئے؟ عمر بھر دوا کرنے کو علاج کہنا عجب سی بات ہے۔ یہ بیماری کو دائمی کرنے کے علاوہ کیا ہے۔

حیران کن بات یہ ہے کہ آخر کیوں۔

میں تو ایسی پھنسیوں کی پرواہ بھی نہیں کرتی۔ اس سے اس کی شکل و شباہت میں بھی کوئی خاص فرق نہیں ہوتا تھا۔ البتہ کول تار کی سیاہ مرہم نے اسے بدصورت بنانے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔

مریضہ کو اب اس عمر میں اپنی شباہت کا شعور ہو چکا ہے۔ اسے سکول میں بدشکلی کی وجہ سے زچ کیے جانے کا احساس ہوا۔ اس طرح اب وہ اپنی بیماری سے بے حد پریشان تھی۔ اس کی پریشانی کا لحاظ کرتے ہوئے میں نے علاج کی پیشکش کر دی۔ بشرطیکہ کافی عرصہ یہ علاج کیا جائے۔ میری یہ پیشکش شاید عملی لحاظ سے جلد بازی میں تھی۔

اس کی ماں کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ آیا وہ صحت یاب ہو سکتی ہے مگر اس کے باوجود

بدن کا موقع دینے پر آمادہ تھی۔

لڑکی موٹی اور مضبوط تھی۔ زرد رنگت، لیس دار جلد، منہ کے گرد ایک گول چھلے دار پھنسی اسی طرح کی ایک پھنسی کہنیوں اور گھٹنوں کی پشت پر تھی۔ یہ سب خراش دار تھیں اور ان سے خون رستا تھا۔ یہ گریفائٹس کی مخصوص خارش تھی۔ ۲۰ جون کو گریفائٹس-30 دی گئی اور ہر قسم کی مرہموں کا استعمال منع کر دیا۔

۲۷ جون کو خون رسنا بند ہو گیا، البتہ رات کو سوزش زیادہ ہو جاتی۔

۴ جولائی۔

کہنیاں صاف، دلکش۔ بایاں گھٹنا مندمل ہو گیا۔ چہرہ بالکل صاف گذشتہ سال میں پہلی بار جلد صاف ہوئی۔

۱۱ جولائی۔

ہونٹ پھٹے ہوئے، گریفائٹس-30 ایک خوراک۔

۵ ستمبر

جولائی سے ہی جلد بہتر ہو رہی تھی۔ جلد کی تنگی ختم ہوئی۔ اس کی ماں نے بچی کو کبھی ایسا اچھا وقت تو کبھی دیکھا ہی نہیں تھا۔

۱۹ ستمبر۔

چہرے پر جلد پھر خراب ہو گئی۔ بچی سکالرشپ کے لئے جا رہی تھی۔

۱۲۴ کتوبر

چہرہ صاف۔

تمام تر سردی میں مارچ ۳۶ء تک تمام جسم اور جلد صاف رہی۔ خون کا رسنا، خراشیں اور منہ کے گرد جلد دوبارہ موٹی ہونے لگی۔ گریفائٹس-30 کی ایک اور خوراک۔

۲۱ مئی ۳۶ء

اسے چیچک ہونے لگی، اس کے لئے اسے پیٹم نارٹ (رضیم) شامل کی گئی۔ ہفتے کے اندر چیچک کے داغ صاف ہو گئے۔

۲۵ جون

کہنیوں اور گھٹنوں پر علامات کی معمولی واپسی۔ گریفائٹس 30 کی۔ ہر رات ایک خوراک۔

۹ جولائی۔

جلد پھر خراب ہو گئی۔ شاید گریفائٹس کے ردعمل کے بعد ۲۳ ہونی تو چہرہ اور گھٹنے پر ہے

صاف ہو گئے۔

۳ ستمبر ۳۶ء

بہت تھکی ہوئی، سارا دن لیٹی رہتی، ساحل سمندر پر سورج کی شعاعوں اور سمندری نمکیات کے اثر سے آنکھوں کی پلکیں سوزش زدہ ہو گئیں، ہتھیلیاں اور گھٹنے سرخ، گریفائٹس 1m۔

۱۲ ستمبر ۳۶ء

بہت بہتر تھکان میں کمی، آنکھیں ٹھیک۔

۱۷ ستمبر ۳۶ء

تھکاوٹ میں کمی اب لیٹی نہیں رہتی، جلد بہتر ہے خوشی محسوس کرتی ہے۔ ۲۷ مئی ۳۰ تک مزید علاج کی ضرورت نہیں۔ مزید آٹھ ماہ تک وہ بالکل ٹھیک رہی۔ اس کے بعد منہ پر خراشیں محسوس ہوئیں۔ اگرچہ بچی سولہ سال کو پہنچ رہی تھی مگر حیض شروع نہیں ہوا تھا۔ ۲۵ جون کو گریفائٹس-30، ہر رات ایک خوراک۔ چند خوراکیں دی گئیں۔ جون کے آخر پر پہلی بار ماہواری آئی (گریفائٹس کے مریض کو اکثر ماہواری تاخیر سے آتی ہے اور کم آتی ہے) یہ اس بات کا ثبوت تھا کہ دوائی درست ہے۔

۹ ستمبر ۳۷

جلد کی تکلیف دوبارہ واپس آ گئی۔ چہرے کی بدنمائی کی وجہ سے مریضہ بہت پریشان اور روتی تھی۔ جون کے بعد سے ماہواری نہیں ہوئی۔ سردی محسوس کرتی ہے۔ حالت قابل رحم ہے سخت دباؤ میں ہے۔ گریفائٹس 30 (۳ خوراکیں) سے تیزی کے ساتھ افاقہ ہوا۔ نومبر کے شروع میں ایک مزید ماہواری ہوئی۔ اس کے بعد ماہواری باقاعدہ ہو گئی اور درد اور بے آرامی جاتی رہی۔

۹ مارچ ۱۹۳۸ء

چہرہ ٹھیک، جلد نرم اور ہموار

۱۶ جون ۳۸۔

منہ کے گرد جلد موٹی، خراشیں جن سے خون رستا تھا۔ گریفائٹس-30- تکلیف کی دوبارہ کوئی علامت نہیں۔ دوائی کے ایک ہفتہ بعد ماہواری آ گئی۔

۱۲۹ کتوبر ۹۳۸ء

خارش والی پھنسی، کہنیوں کے جوڑوں پر خارش، کہنی جمپر پہننے کی وجہ سے تین ہفتوں سے خراب۔ گریفائٹس-30، ۳ خوراکیں۔

۲ مارچ ۳۹ء

چہرے پر معمولی سا کھردرا پن اور خراشیں، میک اپ استعمال کرنے کے بعد

گریفائٹس-30

۱۳جولائی ۳۹ء۔

بیماری میں باقاعدگی بغیر تکلیف کے کہنی پر جلدی تکلیف گریفائٹس 30 (۳ خوراکیں ۲۴ گھنٹے میں)

۱۰ مہینے سے جلد بالکل صاف ہے اور مریضہ خوش ہے۔

اسے کس چیز سے بچایا گیا؟

جلد پر کوئی مرہم یا لوشن یا کوئی دوسری چیز نہیں لگائی گئی۔ مقامی طور پر بدصورت بنانے والی مرہموں کا پانچ سال تک بے فائدہ استعمال ہوا لیکن ہمارے علاج میں ایک بار بھی ایسی مرہموں کی ضرورت ہی نہ ہوئی۔ ہومیو پیتھک دواؤں کی چند خوراکوں نے خوب کام کیا۔ وہ اب قریباً ۱۹ سال کی تھی۔ کام میں مصروف اور خوش رہتی تھی۔

عام آدمی کے لئے جلدی مرض قابل نفرت ہے اور معمول کا علاج کتنا ناخوشگوار ہے۔ اس کے مقابلے پر ہمارا طریقہ علاج بہت خوشگوار ہے۔ جلدی مرض کسی اندرونی خرابی کی بنا پر ہوتا ہے۔ زمین کی تہ کے نیچے خرابی کے اثرات سطح زمین پر ظاہر ہوتے ہیں۔ جلدی پھنسیوں میں لوشن اور مرہم استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ اس سے حقیقی تکلیف دب جاتی ہے اور خیبوں کے کام میں مداخلت ہوتی ہے۔ بعض ڈاکٹروں کے نزدیک یہ ایک اونچا تصور ہے مگر حقیقتاً اس کی صداقت بار بار ثابت ہوئی ہے۔ جلدی تکالیف کا علاج اندرون سے بیرون کے رخ پر کیا جانا چاہیئے۔ اس میں طویل وقت لگتا ہے مگر یہ کوشش دیرپا اور قابل قدر ہوگی۔

یہ خیال نہ کریں کہ گریفائٹس ہر جلدی تکلیف میں کام کرے گی۔ ہر مریض کے لئے مریض کی فطرت، مزاج اور تکلیف کی نوعیت کے لحاظ سے دوائی تجویز ہوگی۔ اس میں جلد کی حرارت اور پانی پر ردعمل، خون یا مواد کا رساؤ، خارش، سوزش جیسی علامات کا لحاظ رکھے بغیر صحیح دوا کا انتخاب مشکل کام ہے۔ چہرے کی خارش اور پھنسیاں سکول کے طلباء میں عام ہیں۔ خاص طور پر غریب طبقوں میں ان کے علاج میں بعض اوقات ہفتے لگ جاتے ہیں۔

میرا تجربہ ہے کہ اینٹم ٹارٹ-6 طاقت یا 30 طاقت میں بغیر مقامی دواؤں کے لگانے کے مرض اور پرانا ختم کر دے گی، البتہ خشک کرنے کے لئے پوڈر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ چھلکے اتارنے کی کوشش نہ کریں، ان کو خشک ہونے دیں، ان کو ہوا لگنے دیں، پٹی کے بغیر میں نے کئی بار شدید اندرونی تکلیف کا علاج کیا ہے۔ بعض حالتیں بہت خراب ہوتی ہیں اور چہرہ خراب ہو جاتا ہے، کان بھی خراب ہوتا ہے، میں نے اینٹم ٹارٹ کو سلفر سے بہتر پایا ہے سلفر کی مرہم بھی

جلد کی پھنسیوں پر نہ لگائیں۔ یہ اپنی مخصوص پھنسی بنا دیتی ہے۔

اس موقعہ پر مجھے ایک خاتون کا کیس اور جلدی مرض یاد آ رہا ہے۔ یہ خاتون ہاتھوں کی خارش میں مبتلا تھی۔ اسے یہ تکلیف کئی سال سے چلی آ رہی تھی۔ اس کی دونوں ہتھیلیوں پر شدید خارش تھی۔ یہ بیماری گرم علاقوں میں پیدا ہوتی ہے۔ اڑھائی سال سے لندن ہسپتال سے علاج ہو رہا تھا۔ علاج میں دیگر طریقوں کے علاوہ الٹراوائیلٹ ریز کا بھی استعمال کیا گیا۔ اس سے ہاتھوں کی خارش ختم ہو گئی مگر چھالوں کی فصل نکل آئی۔ اس طرح چھالے اور چھالوں سے پھنسیوں کا سلسلہ چل پڑا۔ پھر ہاتھوں پر خراشیں جن سے خون رستا تھا۔ دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت کا ناخن انتہائی بدصورت ہو چکا تھا۔ انگلی کا ناخن بار بار گر جاتا تھا۔ کانوں کی پشت پر بھی خارش اور جلن ہو رہی تھی۔ پیٹرولیم-30 دی گئی۔ زیتون کے تیل کے سوا کھانے کی ہر چیز سے منع کر دیا گیا۔

ایک ہفتہ بعد اس کے ہاتھوں پر خراشیں گہری ہو گئیں۔ رات کو بستر میں خارش زیادہ بائیں ٹخنے کے جوڑوں میں درد۔ سلفر 30

معمولی بہتری، سلفر سے رات کے وقت خارش کچھ قابل برداشت ہو گئی۔

دو ہفتے بعد دائیں کندھے پر چھالہ پیدا ہو گیا۔ ٹارنٹولا کیوبنس 30 سے یہ چھالہ ختم ہو گیا۔ مواد نکلے بغیر ہی چھالا خشک ہو گیا۔

ایک ہفتہ بعد جوڑوں کی حاد تکلیف، دونوں ٹانگوں اور ٹخنوں میں درد، چلنے کے لئے چھڑی کا سہارا ضروری ہو گیا۔ رسٹاکس 6 اور برائیونیا ادل بدل کر ہر گھنٹے بعد۔

ایک ماہ بعد دیکھا، ہتھیلیاں تین ہفتے سے صاف تھیں، جوڑوں کی تکلیف بھی ختم ہو گئی۔
جلد کی تکلیف جو اڑھائی سال سے ماہرانہ علاج کے باوجود جاری تھی۔

یہ تکلیف چھ ہفتے میں چند مطلوبہ دواؤں سے درست ہو گئی۔

نو مہینے سے دوبارہ تکلیف نہیں ہوئی تھی۔ انگلی کا ناخن بھی ٹھیک رہا۔ جوڑوں کی تکلیف پر مریض کو مشورہ دیا گیا کہ وہ خصوصی علاج کیلئے بکسٹن یا ڈراٹ وچ جائے۔ رسٹاکس اور برائیونیا نے اسے بالکل درست کر دیا۔ اسے پھنسیوں کے مواد کا تجزیہ کروانے کا کہا گیا مگر اتنی دیر میں تکلیف ختم ہو گئی۔ مجھے معلوم نہیں کہ یہ گرم علاقہ کی بیماری ہے۔ حقیقی تشخیص میں نہیں جانتی تھی۔ مریض اور معالج دونوں نتائج سے مطمئن تھے۔ یہ بات کافی ہے۔

جلدی تکلیف میں ہمارا طریقہ کار زیادہ پرکشش ہے۔ اس کے مقابلے پر مرہمیں اور لوشن لگانا اتنا بھدا طریقہ ہے۔ نتائج کے لحاظ سے ہمارا طریقہ بہتر ثابت ہوا۔ علاج ہمیشہ [illegible] کے مطابق ہونا چاہئے۔

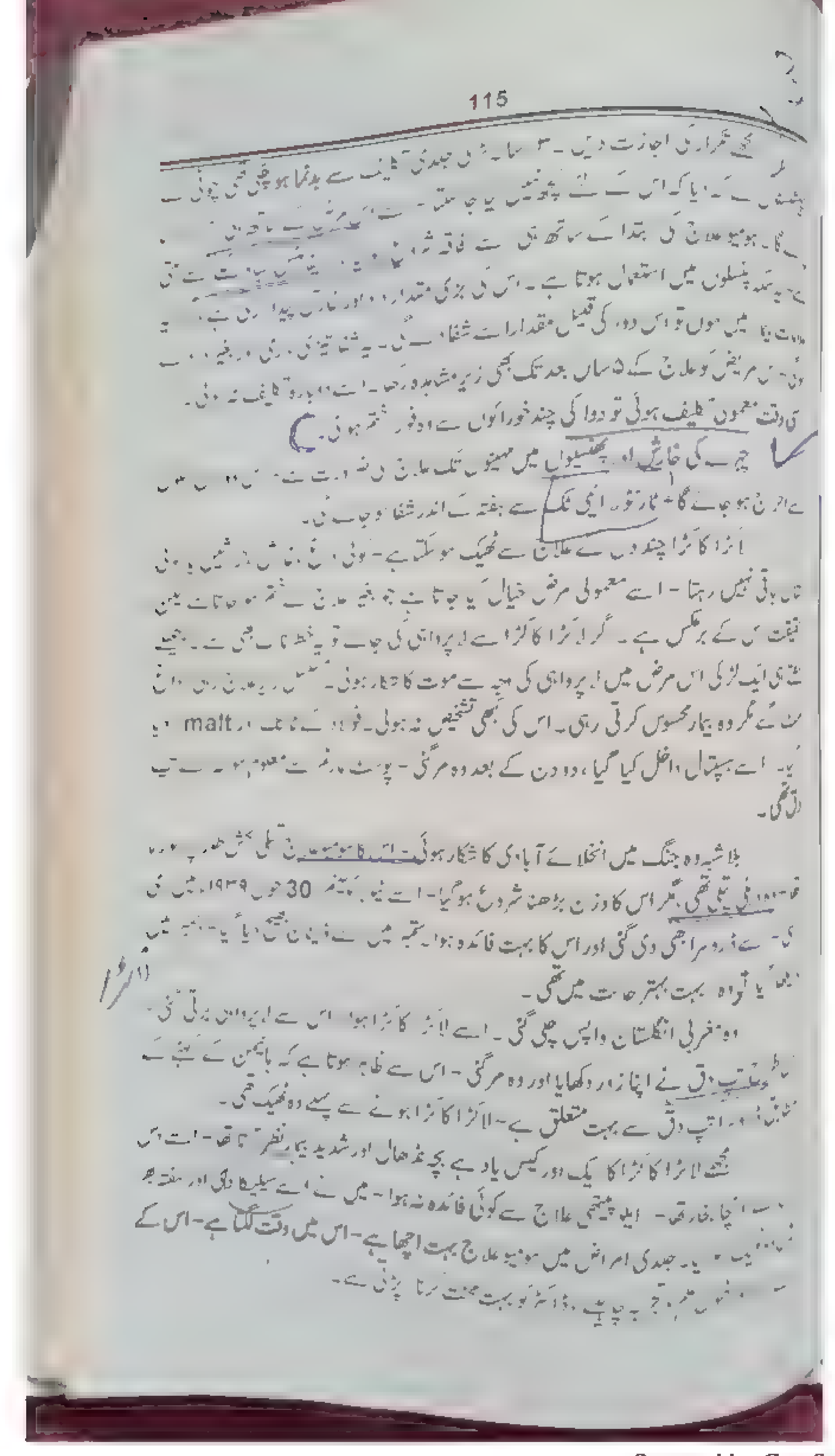

[illegible] اجازت [illegible] ۔ [illegible] جلدی [illegible] سے بدنما ہو چکی تھی [illegible]

[illegible] یا کہ اس کے لئے [illegible] یا جا سکتا ہے [illegible]

[illegible] ہومیو علاج کی ابتدا کے ساتھ ہی [illegible] فائدہ [illegible]

[illegible] پنسلوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اس کی بڑی مقدار [illegible] اور [illegible] پیدا [illegible]

[illegible] میں ہوں تو اس دوا کی قلیل مقدارات شفا [illegible] ۔ [illegible]

[illegible] مریض کو علاج کے ۵ سال بعد تک بھی زیر مشاہدہ رکھا [illegible] تکلیف [illegible]

[illegible] وقت معمولی تکلیف ہوئی تو دوا کی چند خوراکوں سے [illegible] ختم ہو [illegible]۔

چہرے کی خارش اور پھنسیوں میں مہینوں تک علاج [illegible]

[illegible] ہو جائے گا۔ [illegible] ایک تک سے ہفتے کے اندر شفا [illegible]۔

[illegible] چند دن کے علاج سے ٹھیک ہو سکتا ہے۔ [illegible]

[illegible] باقی نہیں رہتا۔ اسے معمولی مرض خیال کیا جاتا ہے [illegible] ختم ہو جاتا ہے [illegible]

حقیقت [illegible] کے برعکس ہے۔ اگر [illegible] کا [illegible] سے لاپرواہی کی جائے تو [illegible] خطرناک بھی ہے۔ جیسے

[illegible] ایک لڑکی اس مرض میں لاپرواہی کی وجہ سے موت کا شکار ہوئی۔ [illegible]

[illegible] مگر وہ بیمار محسوس کرتی رہی۔ اس کی کبھی تشخیص نہ ہوئی۔ [illegible] malt [illegible]

[illegible]۔ اسے ہسپتال داخل کیا گیا، دو دن کے بعد وہ مر گئی۔ [illegible]

[illegible]۔

بلاشبہ وہ جنگ میں انخلائے آبادی کا شکار ہوئی۔ [illegible]

[illegible] تھی مگر اس کا وزن بڑھنا شروع ہو گیا۔ [illegible] 30 جون ۱۹۳۹ [illegible]

[illegible] دی گئی اور اس کا بہت فائدہ ہوا۔ [illegible]

[illegible] تو وہ بہت بہتر حالت میں تھی۔

وہ مغربی انگلستان واپس چلی گئی۔ اسے [illegible] کا [illegible] ہوا اس سے لاپرواہی برتی گئی۔

[illegible] دق نے اپنا زور دکھایا اور وہ مر گئی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ [illegible]

[illegible] دق سے بہت متعلق ہے۔ [illegible] کا [illegible] ہونے سے پہلے وہ ٹھیک تھی۔

مجھے [illegible] کا ایک اور کیس یاد ہے بچہ نڈھال اور شدید بیمار نظر آتا تھا۔ [illegible]

[illegible] اچھا [illegible]۔ ایلوپیتھی علاج سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ میں نے اسے [illegible] دی اور [illegible]

[illegible]۔ جلدی امراض میں ہومیو علاج بہت اچھا ہے۔ اس میں وقت لگتا ہے۔ اس کے

[illegible] ڈاکٹر کو بہت محنت کرنا پڑتی ہے۔

متعدی امراض کی بعض پیچیدگیاں

متعدی امراض زیادہ تر بچوں میں ہوتے ہیں لیکن بڑے بھی اس کا شکار ہو جاتے ہیں۔ بد قسمتی یہ ہے کہ ان امراض کو ہومیو ہسپتالوں میں میونسپل حکام کے حوالے کر دیا جاتا ہے اور ہومیو معالجین کو ان امراض میں علاج کا موقعہ ہی نہیں ملتا۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ کوئی یہ مریض کو گھر میں رکھ کر ہی ہومیو طریقہ سے علاج کرانے پر آمادہ ہو۔ ہاں، اگر اسے کافی ہو ہے اور اسے یقین بھی ہے تو ایسے مریض کو انتہائی کم وقت میں صحت ہو جائے گی۔ یہ بھی فائدہ گا کہ وہ ایلو پیتھی علاج سے پیدا ہونے والی پیچیدگیوں سے محفوظ رہے گا۔ میں نے اس صداقت کو بار بار ثابت کیا ہے۔ اب میں حاد امراض کے کیسوں کو عام طور پر نہیں دیکھتی۔ میں ان کے بعد کے اثرات کو چیک کرتی ہوں۔ یہ جملہ اکثر سننے میں آتا ہے:

"بچہ سرخ بخار یا خناق کے بعد کبھی ٹھیک نہیں رہا"۔

چیچک، سرخ بخار کے بعد کی لاغری، دل کی تکلیف، کمزوری عام ہے۔ اس کے علاج کے لئے تبدیلی آب و ہوا کو کافی سمجھا جاتا ہے لیکن اگر لاغر پن اتنا زیادہ نہیں تو فولاد کی گولیاں، ٹنکچر یا اس طرح کے ٹانک دیے جاتے ہیں۔

اس طرح کا ایک کیس میں نے کچھ عرصہ پہلے دیکھا۔

۲۸ جنوری ۱۹۳۷ء

بارہ سال کی پتلی زرد بچی میرے پاس کھانسی کے علاج کے لیے لائی گئی۔ کھانسی گہری اور خشک تھی، کھانستے وقت معدے تک کھچاؤ پیدا ہوتا۔ وہ ہمیشہ تھکی تھکی رہتی۔ سست، کام کرنے سے بیزار، باہر بھی جانا اور کھیلنا بھی نہیں چاہتی، سرخ بخار کے بعد دل کی تکلیف ہوئی۔ یہ بخار اسے مئی ۱۹۳۶ء میں ہوا۔ معائنہ پر معلوم ہوا کہ دل کچھ پھیلا ہوا ہے۔ دل کے خانے میں ہر دوسری آواز پر زور ہے۔ اس کا رنگ بالکل سفید جیسے خون سے بالکل خالی، البتہ ہونٹ سرخ ہیں۔

اس کا وزن ۷۸ پونڈ ہے۔ اسے سلفر 30 دی گئی۔ اس کی عام تھکاوٹ اور خاص حالت کے پیش نظر آرام کا مشورہ دیا گیا۔

۱۱ فروری ۱۹۳۷

رپورٹ یہ تھی کہ ابھی تک بہت تھکی رہتی ہے۔ حالت تبدیل ہوتی رہی۔ تیز چلنے پر
تھکی۔ اس کی ماں نے بتایا کہ وہ سرخ بخار کے بعد بھی درست نہیں ہوئی۔ تھوجا 30۔

۸ فروری

اس ہفتے میں بہتر۔ اتنی تھکاوٹ محسوس نہیں ہوئی۔ سکول جاتے سے پہلے
وزن میں ۲ پونڈ کا اضافہ۔

۴ مارچ

تھکاوٹ میں کمی، کھانا بہتر، سکول سے کئی ہفتوں کے لئے خارج کر دیا گیا تھا۔ تھوجا
30۔

۱۸ مارچ

بہتر، آرام کم کر دیا ہے تیز چلنے سے اب کوئی شکایت نہیں۔ وزن میں مزید ۳ پونڈ
غذا اس کی وجہ آرام اور صحیح دوا تھی۔ غذا میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ غریب لوگ دودھ اور
غذا کی مزید مقدار نہیں لے سکتے۔

18 اپریل 37ء

بہتر، سانس کی تنگی ختم، رنگ بہتر دل کا پھیلاؤ ختم ہو گیا اور نارمل سکول جانا شروع
کر دیا۔ وزن بہتر، تھوجا 30۔

تیرہ ماہ تک غائب۔

12 مئی 38ء

کوتیراکی کے بعد کھانسی میں مبتلا ہوئی کھانسی کی وجہ سے لائی گئی، اسے پہلی بار حیض
مئی 37ء میں آیا۔ حیض ایک ہفتہ تک جاری رہے۔ پلسٹیلا 30 دن میں تین بار۔

19 مئی 38ء

وزن میں سولہ ماہ کے علاج کے دوران 15 پونڈ اضافہ ہو چکا ہے۔

19 جولائی 38ء

اس کی ماں نے مجھے بتایا کہ بچی کی صحت بہت شاندار ہو گئی ہے۔ اس کے حیض بھی
باقاعدہ ہیں۔

15 ستمبر 38ء

خراب گلے کے لئے لایا گیا۔ ٹانسلز کے دونوں طرف السر تھے، گرم مشروب
سے درد۔ گلے کی خرابی دائیں جانب سے شروع ہوئی، نگلنے سے تکلیف اور درد میں شدت دل

میں کوئی بات غیر معمولی نہیں دو دنوں سے بستر میں بند ہے۔ ہومیو پیتھک 30۔

22 ستمبر 38ء

سردی ختم ہوگئی۔ گلا چوبیس گھنٹے میں صاف۔ اپنے آپ کو اچھا محسوس کرتی ہے۔ [illegible] میں دس پونڈ مزید اضافہ۔ یہ اضافہ حالیہ عرصہ میں ہوا۔ اس علاج کے جادو اثر ہونے کی یہ مثال ہے۔ آپ دیکھیں کہ مزدور طبقے کا ایک بچہ جو لندن کے مضافات میں رہتا ہے سارے عرصہ علاج میں تبدیلی آب و ہوا کے بغیر، عام مزدور طبقے والی معمولی غذا سے [illegible] علاج پایا۔ علاج سے پہلے کیفیت اتنی پریشان کن تھی کہ اسے دو سال تکلیف کے دوران کبھی اپنے آپ کو اچھا محسوس نہ کیا۔ اس کی بھوک ختم ہوچکی تھی۔ سکول چھوٹ گیا۔

اسے صرف سلفر اور سوجاد دینے کے سوا کوئی اور تدبیر اختیار نہ کی گئی۔

کیا اسے حادثہ کہا جائے گا؟ اس کی ماں بہتر جانتی ہے۔ اس نے علاج کی کھل کر تعریف کی۔ یہ گولیاں حیران کن ہیں؟ یہ بہت سستا علاج ہے۔ اگر ڈاکٹر ہومیو پیتھی سے اس میں جان لیں اور اس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے کے بجائے اس کے اطلاق کی مشقت اٹھائیں تو پبلک کا کتنا سرمایہ بچ سکتا ہے۔

ٹیکے کے بعد کی پیچیدگیوں کا ایک کیس۔

دسمبر 1935ء میں کان بہنا شروع ہوا۔ مہینہ بھر اس صورت حال میں گزرنے کے بعد پہلی بار 23 جنوری 1936 کو دیکھا۔ دایاں کان چھید چکا تھا۔ گلا بہا ہوا۔ مریض بچہ ہے گرم مزاج، چکنائی کو ناپسند کرتا ہے، چیختا چلاتا رہتا ہے۔ ہنگامہ کھڑا رکھتا ہے۔ پلساٹیلا [illegible] حالت پیش نظر، دو ہفتوں میں کان صاف ہوگیا۔

24 جون 37

چہرے کی جلد کے نیچے داغ۔ دایاں کان خشک، پردے کے سوراخ میں [illegible] دائیں آنکھ کے نیچے تل کا نشان بھی تھا۔ 30 چہرے کے داغوں کے لئے کوئی مقامی دوا نہ دی گئی۔ چند دن میں وہ خود بخود ختم ہوگئے۔

11 جولائی 1938ء

اس بار دانت نکلوانے کے بعد جریان خون پریشان کن صورت اختیار کر گیا۔ [illegible] حالت انتہائی خراب۔ منہ میں سخت بدبو اور سوزش تھی۔ دانت کی خالی جگہ سوزش زیادہ تھی۔ [illegible] پر موٹی تہہ تھی۔ سانس بدبودار۔ بخار 99.8۔ دایاں کان کا پردہ ٹھیک تھا۔ آنکھ سے [illegible]

[illegible]

سے مرکیورس 30 دی گئی۔ صبح وشام تین دن کے لیے۔

دو دن بعد دیکھا گیا منہ صاف اور ہموار تھا۔ [illegible] ختم ہو گیا [illegible]
غائب ہو گئی۔ کوئی ماؤتھ واش [illegible] گیا اور نہ ہی کوئی [illegible]
[illegible] بشرطیکہ صحیح دوا دے دی جائے۔

[illegible] کیس میں بھی میری خصوصی دلچسپی تھی۔ [illegible]
کہا جاتا ہے کہ ویکسی نیشن سے طویل عرصے بعد [illegible] پیدا ہوتا ہے۔ [illegible]
نہیں مگر یہ بات واضح ہے کہ اس کیس میں [illegible]
[illegible] انسداد کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ میں نہیں [illegible]
[illegible] وقت [illegible]۔ اس پہلو سے میں نے بچے کو نہیں دیکھا۔ ایک سال [illegible]
کان سے بہنے والا مواد جو چیچک کے بعد شروع ہوا ہفتے میں [illegible]
تھوڑے وقت میں کیا۔ یہ دوا بچے کی علامات سے مطابق تھی۔ [illegible]
ہیں کہ جن میں چیچک کے بعد کانوں سے ڈسچارج [illegible] سال تک [illegible]
[illegible] میں ہاتھ میں لے لیا جائے تو بہت جلد رک جاتے ہیں۔

3) خناق ایک اور مرض ہے جس کے بعد صحت برباد ہو جاتی ہے۔ [illegible]
علاج کی وجہ سے ہوتی ہے نہ کہ بیماری کی وجہ سے۔ البتہ بربادی صحت کی [illegible]
موجود زہریلے اثرات ہوتے ہیں۔ لیکن یہ واضح ہے کہ اگر اس مرض میں [illegible]
اس طرح کی پیچیدگیاں پیدا نہیں ہوتیں۔ خناق کے بعد اعصابی معذوریاں [illegible]
ہیں۔ مجھے ایک نوجوان خاتون یاد ہے۔ اس پر خناق کا ایک تیز اور مختصر حملہ ہوا۔ اس کے علاج
[illegible] تریاقی ٹیکے لگائے گئے۔ اس سے خناق کا تو علاج ہو گیا مگر اس کی صحت خراب ہونے لگی۔
[illegible] احساس [illegible] تھا۔
[illegible] سے پہلے اس کی صحت بہترین تھی۔ صرف اسے احساس [illegible]
اس کے بہن اور بھائی بہت چالاک اور ہوشیار تھے۔ اسے خاندان میں [illegible]
تھا۔ ہسپتال سے فراغت کے بعد احساس کمتری میں اضافہ ہو [illegible] اعصابی [illegible]
اور اس کا وزن دن بدن کم ہونے لگا۔ اس کا رنگ سفید اور زرد ہو گیا۔ وہ [illegible]
اسے ڈاکٹروں سے خوف آنے لگا۔ وہ ڈر اور خوف کی حالتوں میں ہنگامہ کھڑا کر دیتی۔ ہسپتال
جانے سے پہلے یا سپیشلسٹ ڈاکٹروں کے پاس جانے سے پہلے اس کے ہاتھ کانپتے اور اس پر
[illegible] طاری ہو جاتا۔ خوف کی وجہ سے اس کی زبان تالو سے چپک جاتی۔ [illegible]
[illegible] کوئی ڈاکٹر اس سے کچھ معلوم نہیں کر سکتا تھا۔ [illegible]

بھیج دیا گیا مگر ہسپتال والے کیا کرتے جب کہ وہ ہجوم میں رہنا تو دور کی بات اس کا تصور بھی برداشت نہیں کرسکتی تھی، اس سے اس کی حالت بد سے بدتر ہوتی گئی۔ اس کی بیماری شدید تر ہوگئی۔ اس کی آنکھیں اس کے سر سے باہر نمایاں ہوگئیں۔ وہ وحشی نظر آتی۔ خاوند اور والدین اس کے سامنے بے بس تھے۔ اس نے خودکشی کی دھمکی دی یوں وہ خاندان کے لئے بے عزتی کا باعث اور خاوند کے لئے روگ تھی۔

جب میں نے اسے دیکھا تو وہ اعصابی لحاظ سے قابل رحم حالت پر پہنچ چکی تھی۔ اس کی عمر ۳۳ سال تھی۔ گیارہ سال سے بیمار تھی۔ اسے پورا یقین تھا کہ تکالیف کی ابتدا انجکشن سے ہوئی۔ اس کی انگلیاں اور گلا گزشتہ گیارہ سال سے خراب تھیں۔ یہ قدرت کا عمل تھا۔ تریاقی کے جو ٹیکے لگائے گئے تھے ان کا یہ ردعمل تھا۔ اس طرح جلد تک اثرات آ گئے۔ گردن اور سر میں درد، جوڑوں کی شدید درد، ٹانگوں بازوں میں بازؤوں میں اعصابی ورم، شدید ذہنی دباؤ، بیٹھ روتی رہتی، مایوس اور ناامید محسوس کرتی۔ اچھے موسم پر خوش نہ ہوتی۔ خائف، شرمیلی اور جذباتی، دل جوئی سے افاقہ محسوس کرتی۔

وہ خوف اور ہیجان کی ایسی سطح پر تھی کہ اس سے کچھ حاصل کرنے میں مجھے بہت وقت لگا۔ میں نے اسے پلساٹیلا 6 دی اور اسے مہینے بعد آنے کے لئے کہا۔

اسے ۲۹ نومبر کو دوبارہ دیکھا گیا۔ وہ ابھی تک دباؤ اور مایوسی میں تھی۔ اسے صحت یابی کی بالکل امید نہ تھی۔ ابھی تک بولنے سے خائف تھی۔ پچھلے مہینے کے بعض دنوں میں بہتری محسوس ہوئی۔

اسے ۲ بار ویکسی نیشن دی گئی تھی۔

اس بار وہ اتنی زیادہ دہشت زدہ نہ تھی، اب وہ بولنے لگی۔ مگر لمبے لمبے وقفوں کے ساتھ۔ اس نے مجھے بتایا کہ اس نے تین مختلف ہسپتال دیکھے مگر اس کو کوئی نہ سمجھ سکا۔ ہر چیز اعصاب پر ڈال دی گئی۔ اور اسے کہا گیا کہ انہیں مضبوط بنائیں۔ وہ محسوس کرتی تھی کہ اس کے ساتھ بہت تشدد کیا گیا۔

بار بار ویکسی نیشن کے سدباب کے لئے اسے تھوجا-30 دی گئی۔ بعد ازاں فاسفورس-30۔

وہ مختلف قسم کے خوف و دہشت سے نڈھال تھی۔ طوفان سے خائف رہتی۔ دانت بجاتی۔

۶ جنوری ۳۸ء

وہ سینے کے تناؤ کی شکایت کرتی - اب وہ اتنی زیادہ رونے والی [illegible] محسوس نہیں کرتی تھی۔ اسے جوڑوں کی تکلیف میں شدت محسوس ہونے لگی - [illegible] ہونے [illegible] میں [illegible] بھی سختی اور بوجھ تری - تھوجا 30 -

۱۹ فروری ۳۸ء

بہت تیز اور بہت بہتر، وزن چار ماہ میں چھ پونڈ اضافہ [illegible] میں [illegible] پیدا کرنے والی غذا تجویز کی گئی - دودھ، انڈا، مکھن، چینی اور [illegible] کافی بہتر ہوئی۔

بدہضمی کافی بہتر ہوئی ذہنی دباؤ میں کمی سینے اور گردن کی [illegible] اور بوجھ ختم ہو گیا۔ نیند بہتر ہوگئی خوفناک خواب ختم ہو گئے - [illegible] آنے میں خوف محسوس کرتی ہے۔ [illegible] نقدان کی شکایت کرتی ہے - سردی بہت محسوس کرتی ہے۔ تھوجا 30 -

۱۰ مئی ۳۸ء

وہ اپنے آپ کو پسند کرنے لگی - اس کے تمام خوف ختم ہو گئے ہیں۔ [illegible] طوفان و گرج، کمزوری، پڑھنے، غرض کسی قسم کا خوف باقی نہ رہا۔ [illegible] میں [illegible] کا احساس، گر جانے کا اندیشہ یہ سب کچھ ختم ہو گیا۔ تھوجا 1m

۱۱ جولائی ۱۹۳۸ء

کوئی خوف نہیں طبیعت مستحکم، آزادی سے گفتگو کرتی ہے۔ [illegible] ہیجان نہیں۔ بائیں بازو اور گردن کا درد ختم۔ میں نے اسے بتا دیا تھا [illegible] ختم ہوں گی۔ زیادہ تر بہتری اس کے ذہن میں ترتیب پائی۔ [illegible] اپنے وقت پر ختم ہو جائیں گی۔

۷ ستمبر ۳۸ء

وزن میں باقاعدہ اضافہ جاری رہا۔ تندرست نظر آتی ہے اور تندرست محسوس کرتی ہے۔ [illegible] ساحل سمندر پر رخصت گزار کر آئی ہے۔ دیکھنے [illegible] محسوس [illegible] باسانی مل سکتی ہے مذاق کا لطف لیتی ہے - میوں [illegible] بالکل نارمل ہے خوش، مطمئن اور پرسکون ہے - اس کا خاوند [illegible] خوش [illegible] پاگل [illegible] پایا - ان کو اندیشہ تھا کہ وہ پاگل ہو جائے گی - [illegible] بھی آتی تھی [illegible] دوران [illegible] نہیں ہوئی - وہ چٹائی [illegible] نہیں کر سکتی - [illegible] 1m

[illegible] یہ خیالی زہر زائل کرتے تو اس کا جسمانی [illegible] ہوئے - وہ [illegible] سے الگ ہوئی۔ اور ایک بار پھر نارمل ہوئی -

خاتون خناق کے تریاق ٹیکوں سے بیمار ہوئی۔ بار بار کی ویکسی نیشن نے اسے [illegible]

کیا۔

سوال یہ ہے کہ اگر ہومیو علاج نہ ہوتا تو کیا ہوتا؟ اس نے خودکشی کر لی ہوتی [illegible]
ہومیو علاج نے اسے بچا لیا۔ اس کے باوجود اکثر ڈاکٹر کہتے ہیں کہ خناق کا تریاق نقصان [illegible]
دیتا اور ویکسی نیشن ضروری ہے اور اس کا زندگی پر کوئی منفی اثر نہیں ہوتا۔

تجربہ بار بار کی ویکسی نیشن کے برے اثرات ثابت کرتا ہے۔ ویکسی نیشن سے [illegible]
امراض جنم لیتی ہیں جن کی کوئی وجہ ہوتی ہے اور نہ ہی ان کی سمجھ آتی ہے۔ یہ تکالیف صحیح ہومیو
علاج سے صاف ہو جاتی ہیں مگر پھر بھی ویکسی نیشن کے برے اثرات اور ہومیو افادیت و تسلیم [illegible]
کیا جائے تو،

ناطقہ سر بگریباں ہے، اسے کیا کہیے؟

بیماریوں سے تحفظ

میں نے کئی سال خناق سے تحفظ کے موضوع پر غور کیا ہے۔ بیماریوں کے خلاف تحفظ
خاص طور پر خناق کے خلاف تحفظ، ایک معالج کے لئے بہت اہم پروجیکٹ ہے۔ متعدی امراض
میں سے خناق بہت پیچیدہ مرض ہے۔ یہ مرض آفت ناگہانی کی طرح مریض پر وارد ہوتی ہے۔
ان کا نشانہ زیادہ تر بچے ہیں۔ ماضی میں اس کی شرح اموات بہت زیادہ تھی۔ شرح اموات میں
گذشتہ تیس سال میں کافی کمی ہوئی ہے۔

مجھے خناق کی دہشت سے شروع ہی سے واسطہ رہا ہے۔ میرے ساتھ کھیلنے والا ایک
دوست اپنی سالگرہ کی تقریب کے موقعہ پر ہمارے ساتھ کھیلوں میں شریک تھا۔ موت نے اس کو
ہمارے درمیان سے اچک لیا۔ وہ اکیلا ہی مرض سے متاثر ہوا۔ یہ سب پہیلیوں اور کیسے ہوا
یہ سوال سوال ہی رہا۔ اس طرح خناق، ایک ایسا مرض ہے کہ جس سے دہشت زدہ ہونے کا
جواز موجود ہے۔ ہر کوئی اس مرض سے نجات دلانے کے ہر دعوے پر یقین کرنے کو تیار ہے۔
اس کے لئے زہر کا تریاق متعارف کرایا گیا اور دعوی یہ کیا گیا کہ اس سے مرض کا
علاج ہو جاتا ہے۔ کہا یہ گیا کہ اگر یہ تریاق مرض کے شروع میں کافی مقدار میں دے دیا جائے تو
شفا یقینی ہے۔ انسداد خناق کا تازہ نظریہ کینیڈا سے آیا ہے۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ خناق کے
انسدادی انجیکشنوں سے نیویارک میں یہ مرض بالکل ختم ہو گیا ہے۔
اس بارے میں نیویارک میں شرح اموات کے اعداد و شمار کا مطالعہ واضح کرتا ہے کہ
کہ مہم سے پہلے شرح اموات کہیں زیادہ کم تھی۔
اس طرح شرح اموات گرنے کے اسباب کچھ دوسرے ہیں۔ ہر وبائی مرض کی طرح
خناق بھی مختلف سطحوں پر پھیلتا ہے۔ اس میں اس کے مختلف دائرے ہیں۔ ماضی میں یہ مرض
بہت شدید اور بعض اوقات خفیف ہوتا تھا۔ ہلکی سطح کا مرض انجیکشن مہم سے پہلے ہی ختم ہو چکا
تھا۔ اس میں انجیکشن کا کوئی حصہ نہیں۔
جرمنی میں حکام نے خناق کے خلاف یہ مہم نافذ کی۔ مگر مہم کے نتیجہ میں ابتدا میں مرض
میں اضافہ ہوا۔ مہم سے پہلے ۱۹۲۸ء میں رپورٹ شدہ کیسوں کی تعداد ۳۶۹۰۵ تھی جب کہ مہم
کے بعد ۱۹۳۱ء میں یہ تعداد ۱۳۹۳۹۰ تھی۔ گذشتہ سال کے اعداد و شمار کے مطابق ہر سال خناق

کی زد میں آنے والوں کی تعداد میں ایک ... کا اضافہ ہو۔ میری معلومات کے مطابق اموات کے بارے میں اعداد وشمار حاصل نہ تھے۔ سویڈن میں خناق سے گذشتہ تین سال میں موت واقع نہیں ہوئی۔ حالانکہ وہاں انسدادی انجکشن کی کوئی مہم نہیں چلائی گئی۔

کیا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انسدادی انجکشنوں سے خناق رک گیا؟

انگلستان میں ایسے بچوں کی تعداد تین ہزار ہے جن کو انسدادی انجکشن لگائے گئے اس کے باوجود وہ خناق میں مبتلا ہوئے۔ ان میں سے پچاس موت کا شکار بھی ہوئے۔

کہا جاتا ہے کہ اس مہم سے خناق کے خلاف تحفظ فراہم ہوا ہے۔ اگر انجکشن کے بعد حملہ ہوا بھی تو بہت معمولی ہوگا۔ مگر سوال یہ ہے کہ اگر معمولی حملہ کا ہی امکان ہے تو پھر پچاس بچوں کی موت کیوں واقع ہوئی۔

بہت سے کیسوں میں یہ ثابت ہوا کہ انجکشن کے بعد بچے خناق کے بارے میں چھ ماہ تک بہت حساس ہوتے ہیں اور خناق پھیلانے کا ذریعہ بھی ہوتے ہیں۔ اس طرح یہ دوسروں کیلئے خطرہ ہوتے ہیں۔

ایک سرکاری نشریئے میں کہا گیا کہ ٹیکے سے بچوں میں ذرا سا بھی منفی ردعمل نہیں ہوتا۔ لیکن دوا ساز ادارے انجکشنوں کے مضر اثرات کی ذرا بھی ذمہ داری لینے کو تیار نہیں ہیں۔ ان انجکشنوں سے پیدا ہونے والے ردعمل میں سوزش، متلی، بخار، عام بیماری کا احساس شامل ہیں۔

یہ عام ردعمل ہے جس سے ڈاکٹر اور دوا ساز ادارے انکار نہیں کر سکتے۔ زیادہ گہرے اثرات جیسے کمی وزن، عام کمزوری، لاغرپن اور دوسری پیچیدگیوں کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔

کیا انجکشن کا بے ضرر ہونا ثابت ہوا ہے؟

تین سال پہلے جرمنی میں ایک ادارے میں خناق کے انسدادی انجکشن لگائے گئے۔ وہ بچے بعد میں تپ دق میں مبتلا ہوئے۔ آخر ان کے بارے میں کیا کہا جائے گا۔

اس بچے کے بارے میں کیا کہا جائے گا جسے انجکشن کے بعد تپ دق ہوئی اور وہ موت کا شکار ہوا۔ تحقیقات میں مجسٹریٹ کے سامنے تپ دق ہونے سے کسی نے انکار نہ کیا مگر کوئی ذمہ داری لینے پر تیار نہ ہوا۔ دوا سازوں نے کہا کہ ان کی لیبارٹری میں انتظامات ایسے مکمل ہیں کہ کسی حادثے کا کوئی امکان نہیں۔ انجکشن لگانے والے ڈاکٹر نے کہا کہ اس نے انجکشن صحیح طور پر لگایا۔ صحیح سرنج استعمال کی گئی اور اس بارے میں کمپنی کی ہدایات کی پوری پابندی کی گئی۔ آخر کار اسے خدا کا کرنا قرار دے کر کاروائی معطل کر دی گئی۔

جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے میں خناق کی [illegible] تھا [illegible] سے
[illegible] کو تیار تھی۔ میں خوش قسمتی سے وہ ہیلتھ کی میڈیکل آفیسر تھی۔ ان پر خناق [illegible]
[illegible] تھے۔ میں نے بچوں کو حفاظتی ٹیکوں سے پہلے اور بعد میں دیکھا۔ چند سال بعد ایک بچے
[illegible] کے حملہ کے فوراً بعد ٹیکہ لگایا گیا۔ ٹیکہ سے پہلے وہ بالکل صحت مند تھا۔ اس کا [illegible]
[illegible] بھوک بھی معمول کے مطابق تھی۔ اس کے بعد اس کی بھوک [illegible]۔ وہ بہت
کمزور اور بیمار صورت تھا۔ اس کی حالت اتنی خراب تھی کہ سال ہا سال تک وہ [illegible] سے
[illegible] میں والدین ٹیکہ لگوانے کے لئے آمادہ نہ ہوتے۔

قریباً سال بعد میں نے ایک بچے کو دیکھا، اسے بھی ٹیکہ لگایا گیا تھا۔ اس کے ساتھ
[illegible] وہ شدید کمی خون کا شکار ہوا، بلکہ وہ بے خون ہو گیا۔ رنگ اتنا سفید تھا [illegible]
[illegible] ہسپتال میں اعلیٰ غذا دی جانے لگی۔ اسے آٹھ ہفتے [illegible] میں [illegible] سے
[illegible] گیا۔ پھر وہ چار ہفتوں کے لئے ساحل سمندر پر چلا گیا۔ یہ سلسلہ [illegible] تک جاری
[illegible] میں نے اس کے بارے میں جنگ سے معالجہ [illegible] وہ ایک [illegible] میں [illegible] سے
[illegible] لیکن اس کی حالت میں کوئی بہتری نہ ہوئی۔ خزانے سے اس پر کافی زیادہ خرچ [illegible]۔
[illegible] اداروں نے بھی بہت خرچ کیا۔

اس کی ہمسائیگی میں اس طرح کے نصف درجن کے قریب کیس تھے۔ وہ کمزور [illegible]
[illegible] ہوئے اور شکار ہوئے۔ بچے کو میں نے جب بھی دیکھا وہ اپنی بیماری کی حالت میں تھا
[illegible] ہوتا ہے کہ یہ انجکشن عام افزائش جسم کو کافی عرصہ تک روک دیتا ہے۔ ایسے تجربات نے
بعد میں اس بارہ میں میرا شوق و جذبہ ختم کر دیا۔

تین جوان نرسوں نے رضاکارانہ طور پر انسدادی ٹیکے لگوانے کی پیشکش کی۔ وہ [illegible]
ثابت کرنا چاہتی تھیں کہ یہ کام درد اور مضرات سے پاک ہے۔ ان تینوں [illegible] سے رخصت [illegible]
[illegible] ان تینوں کے بازو سوزش کا شکار ہوئے۔ کئی روز تک وہ بستر میں پڑی رہیں۔ ان [illegible]
[illegible] سب کا بخار بھی رہا۔ یہ بخار ۱۰۱ اور ۱۰۳ کے درمیان رہا۔ ان میں سے دو نے دوسری
[illegible] لگوانے سے انکار کر دیا۔ تیسری نے بہادری سے ٹیکہ لگوایا اور مزید ایک ہفتہ بستر میں
[illegible]

ان کیسوں میں سب سے المناک کیس ایک دس سالہ لڑکی کا تھا۔ وہ ایک [illegible] کے
[illegible] کبھی بیمار نہیں ہوئی تھی۔ ٹیکے لگوانے کے بعد اس کے خون میں زہر پھیل گیا اور تین [illegible]
[illegible]

یہ کہنا کہ یہ بے ضرر ہے۔ بالکل غلط ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا انجکشن سے خناق سے تحفظ حاصل ہو جاتا ہے۔ میں جانتا ہوں ایک ڈاکٹر کا بیٹا انجکشن کے بعد ایک مہینے کے بعد فوراً ہسپتال میں داخل ہوا۔ اسے خناق ہو گیا۔

بدقسمتی یہ ہے کہ انجکشن کے بعد کچھ وقت آپ خناق کے ضمن میں حساس ہوں گے۔ آپ کسی شخص کے پاس بھی نہیں جا سکیں گے جو خناق کا مریض ہو۔

ایک اور بچہ نے تحفظی ٹیکوں کا پورا کورس لیا تھا۔ اس کا سرٹیفکیٹ بھی جاری کیا گیا تھا۔ احتیاطی مدت گزرنے کے بعد خناق میں مبتلا ہوا اور وہ چند گھنٹے کے اندر اندر موت کے منہ میں پہنچ گیا۔ اس کے باوجود دعوی یہ کیا جاتا ہے کہ اگر بیماری کا حملہ ہو گا تو وہ بہت ہلکا سا ہو گا۔

حفاظتی مرکز کے میڈیکل کے نوٹس میں کئی ایسی اموات کے بارے میں بتایا گیا کہ ایسے حادثات خاص قسم کے ٹیکوں کی وجہ سے ہوئے ہیں۔ باقی ٹیکوں کے بارے میں ایسے امکانات نہیں۔

ابھی ان کے الفاظ کی سیاہی خشک نہیں ہوئی تھی کہ ان خاص قسم کے ٹیکوں کے بعد بھی مریض خناق میں مبتلا ہوا۔ دو اور بچوں کو سوکھا پن اور کمزوری اور دماغی امراض لاحق ہوئے۔

ان واقعات کے بعد نوٹ دینے والے صاحب کی مدت ملازمت ختم ہو گئی۔

یہ دعوی کہ خناق حفاظتی ٹیکوں سے روکا جا سکتا ہے نظری طور پر پرکشش تھا۔ مگر عملاً یہ اتنا اچھا دعوی نہیں کیونکہ ڈاکٹروں میں ٹیکوں کے لئے دوائی کے بارے میں اتفاق نہیں نہ ہی دوائی کی مقدار اور خوراک کے بارے میں اتفاق پایا جاتا ہے۔ وہ خوراکوں کے درمیان وقفہ پر بھی اختلاف رکھتے ہیں۔ کورس کے اعادہ کی ضرورت بھی واضح نہیں۔

دراصل حفاظتی اقدامات ابھی تجرباتی مرحلہ میں ہیں۔ اس طرح وہ غیر متعین اور ہر لحاظ سے غلط ہیں۔ سوال یہ ہے کہ یہ کیوں نہ دیکھا جائے کہ حفاظتی کورس آخر ہے کیا؟ خناق کی بیماری کے مواد کو ٹیکوں کے ذریعے خون میں داخل کیا جاتا ہے۔ ہم اس کی کسی بھی صورت میں اجازت نہیں دے سکتے۔

(سوچیں کہ یہ ٹیکے بھی انسان کے بجائے حیوانی اجسام کے ذریعے سے حاصل کئے جاتے ہیں۔ یہ گھوڑا، امریکی چوہا یا خرگوش کوئی بھی جسم ہو سکتا ہے۔ حیوانی اجسام سے تیار کردہ دوائی انسانی اجسام میں مطابقت پیدا نہیں کر سکتی۔

(زندگی برقی لہروں پر منحصر ہے۔ یہ لہریں خلیات میں موجود ہیں۔ جب یہ لہریں ...

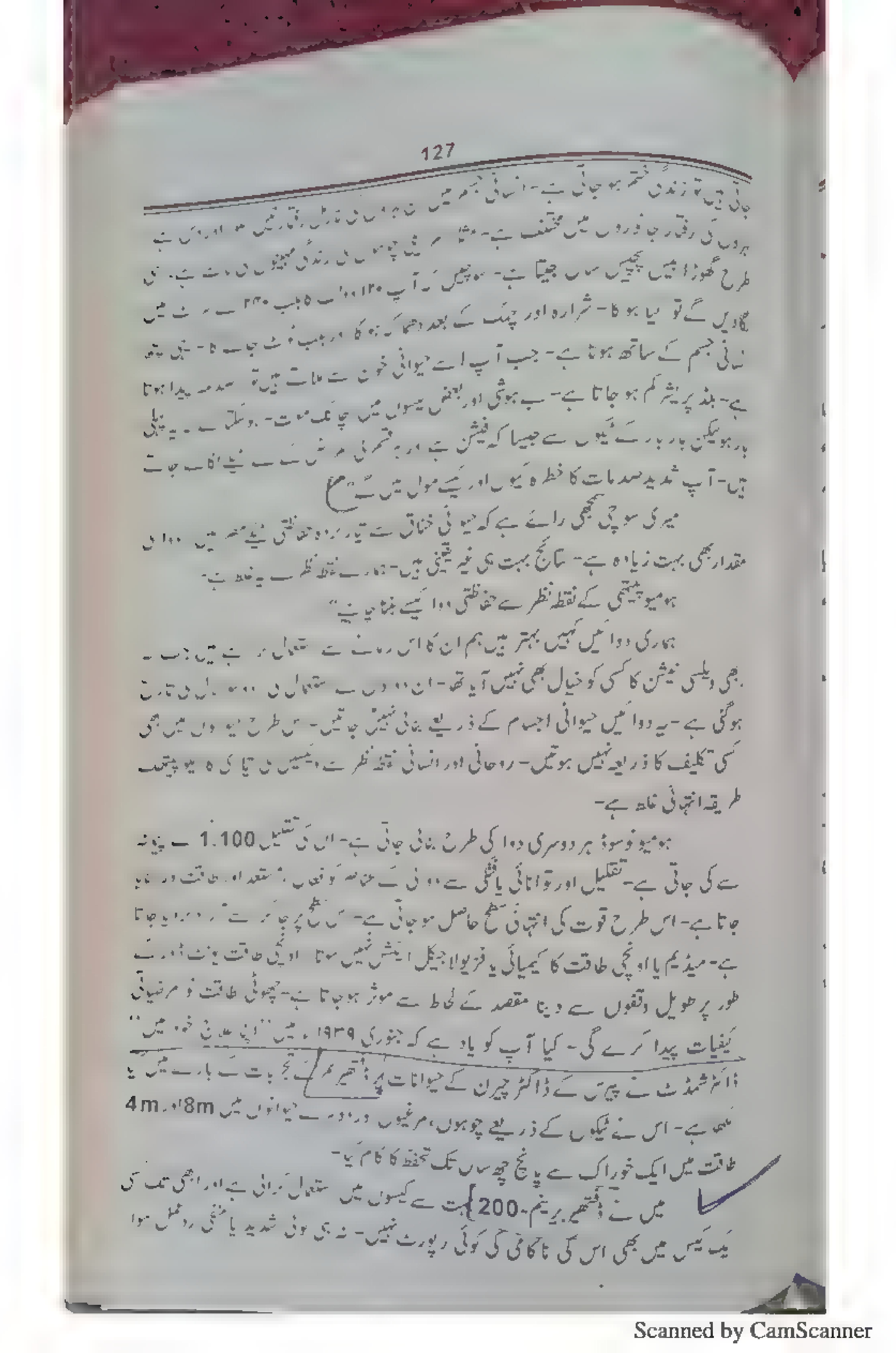

جاتی ہیں تو زندگی ختم ہو جاتی ہے۔ انسانی جسم میں [illegible]
ہر دور کی رفتار جانداروں میں مختلف ہے۔ مثلاً چوہے کی زندگی [illegible]
طرح گھوڑا پچیس سال جیتا ہے۔ سوچیں کہ آپ ۱۲۰ وولٹ کا بلب ۲۴۰ وولٹ میں
لگا دیں گے تو کیا ہوگا۔ شرارہ اور چمک کے بعد دھماکہ ہوگا اور بلب ٹوٹ جائے گا۔ یہی کچھ
انسانی جسم کے ساتھ ہوتا ہے۔ جب آپ اسے حیوانی خون سے ملاتے ہیں تو صدمہ پیدا ہوتا
ہے۔ بلڈ پریشر کم ہو جاتا ہے۔ بے ہوشی اور بعض کیسوں میں اچانک موت۔ ہو سکتا ہے یہ پہلی
بار ہو لیکن بار بار کے ٹیکوں سے جیسا کہ فیشن ہے ہر قسم کی مرض سے نکل جاتے
ہیں۔ آپ شدید صدمات کا خطرہ کیوں اور کیسے مول لیتے ہیں

میری سوچی سمجھی رائے ہے کہ حیوانی خناق سے تیار کردہ حفاظتی ٹیکے میں [illegible]
مقدار بھی بہت زیادہ ہے۔ نتائج بہت ہی غیر یقینی ہیں۔ ہمارے نقطہ نظر سے یہ غلط ہے۔

ہومیوپیتھی کے نقطہ نظر سے حفاظتی دوا کیسے بنانا چاہیئے"

ہماری دوائیں کہیں بہتر ہیں ہم ان کا اس وقت سے استعمال کر رہے ہیں جب سے
ابھی ویکسی نیشن کا کسی کو خیال بھی نہیں آیا تھا۔ ان دواؤں سے استعمال کی سو سال کی تاریخ
ہو گئی ہے۔ یہ دوائیں حیوانی اجسام کے ذریعے بنائی نہیں جاتیں۔ اس طرح یہ دواؤں میں بھی
کسی تکلیف کا ذریعہ نہیں ہوتیں۔ روحانی اور انسانی نقطہ نظر سے ویکسین کی تیاری کا ہومیوپیتھک
طریقہ انتہائی عمدہ ہے۔

ہومیونوسوڈ ہر دوسری دوا کی طرح بنائی جاتی ہے۔ اس کی تقلیل 1.100 سے زیادہ
سے کی جاتی ہے۔ تقلیل اور توانائی یافتگی سے دوائی کے خاص جوہر کو مقدار طاقت ور ہو
جاتا ہے۔ اس طرح قوت کی انتہائی سطح حاصل ہو جاتی ہے۔ [illegible] جاتا
ہے۔ میڈیم یا اونچی طاقت کا کیمیائی یا فزیولاجیکل ایکشن نہیں ہوتا۔ اونچی طاقت [illegible]
طور پر طویل وقفوں سے دینا مقصد کے لحاظ سے موثر ہوتا ہے۔ چھوٹی طاقت ذو مرضیاتی
کیفیات پیدا کرے گی۔ کیا آپ کو یاد ہے کہ جنوری ۱۹۳۹ء میں "اپنی علاج خود میں"
ڈاکٹر شمڈٹ نے پیرس کے ڈاکٹر چیران کے حیوانات پر ڈفتھیریم کے تجربات کے بارے میں
لکھا ہے۔ اس نے ٹیکوں کے ذریعے چوہوں، مرغیوں اور دوسرے حیوانوں میں 8m اور 4m
طاقت میں ایک خوراک سے پانچ چھ سال تک تحفظ کا کام لیا۔

میں نے ڈفتھیرینم 200 بہت سے کیسوں میں استعمال کرائی ہے اور ابھی تک کسی
ایک کیس میں بھی اس کی ناکامی کی کوئی رپورٹ نہیں۔ نہ ہی کوئی شدید یا منفی ردعمل ہوا

کمزوری، بخار، سوزش اور دیگر علامات کا بھی سامنا نہیں کرنا پڑا۔ حالانکہ ایلوپیتھک ویکسین میں یہ ایک عام بات ہے۔ ڈفتھیریا یا سیرم کا اوپر تفصیلی ذکر آ چکا ہے۔ مادی مقدار میں کسی بھی حفاظتی دوائی کے خطرات کو ایلوپیتھک والے خود بھی تسلیم کرتے ہیں۔

تحفظاتی دواؤں کا لازمی استعمال ایک خطرناک معمول بن گیا ہے۔ اس کی ہومیوپیتھ علاج کے حامیوں کو شدید مخالفت کرنی چاہیے۔

خناق عام صفائی کا معاملہ ہے۔ نکاسی کا اچھا انتظام اور صاف پانی کی سپلائی سے خناق کی شکایات کم ہو جائیں گی۔ خناق غلاظت کا مرض ہے۔ صفائی کے اصولوں کو نظر انداز کرنے سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عہد نامہ قدیم میں ان اصولوں کو بیان کیا ہے۔ بیماری کے مواد سے یا دوائی کو سسٹم میں داخل کرنے سے آپ کبھی خناق سے نجات حاصل نہیں کر سکتے۔ صحت کے قدرتی اصولوں کی پیروی کریں، سادہ زندگی گزاریں، صاف پانی، بلاملاوٹ غذائیں لیں، تاکہ آپ کا جسم صاف اور صحت مند زمین کی طرح ہو جائے جو بیماری اور جراثیم کے خلاف مدافعت کر سکے۔ یہ بہت پرانی کہاوت ہے، جس پر کافی زور نہیں دیا جا سکتا۔ خوب منتخب غذا پر انحصار کریں۔ صاف دودھ، گھر کا تیار کردہ پنیر، دہی اور سبزیاں غذا جس میں مناسب پکی ہوئی یا ابلی ہوئی سبزیاں، سادہ آٹا اور روٹی جس میں چھان اور گندم کا جرثومہ موجود ہو۔ اس میں معمولی سا گوشت مچھلی یا مرغی کا شامل کریں۔ یہ غذا آسانی سے ضرورت کی تمام وٹامنز سے بھرپور ہے۔ یقین کریں کہ کبھی خناق کا خوف ہوگا اور نہ ہی دیگر کسی بیماری کا کوئی خطرہ ہوگا۔ وہ بیماریاں جن سے ایک عالم کو خوف زدہ کر دیا گیا ہے کبھی سر نہیں اٹھا سکیں گی۔

(XX)

امراض کی روک تھام

"انفلوئنزا" ایک ایسا لفظ ہے جس کا کوئی خاص معنی نہیں۔ بعض لوگ اس لفظ کو بخار کے ساتھ ہر طرح کی کیفیت کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اگر آپ ٹھیک جاننا چاہتے ہیں۔ تو اس کے بارے میں علم حاصل کرنا پڑے گا۔ یہ عارضہ یعنی ابتدا میں کمزوری تھکاوٹ حرارت اور مغلوبیت کا احساس پیدا کرتا ہے۔ خواہ اس تکلیف کو ایک دو دن ہی ہوئے ہوں یہ اعصاب کے لئے زہر ہے۔ یہ مرض دیگر عوارض کی طرح اپنی مخصوص کیفیت برقرار رکھتا ہے۔

یہ مرض ہر تین ہفتے کے بعد وبائی صورت میں پھیلتا ہے۔ موسم میں طوفانی کیفیت کے ساتھ اس پھیلاؤ کا تعلق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سردیوں میں انفلوئنزا زیادہ حملہ کرتا ہے۔ چند سال گزرنے پر انفلوئنزا کا وائرس زیادہ مستعد ہو جاتا ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے۔ کہ تیس سال بعد یہ مرض پھیلایا جاتا ہے۔ انفلوئنزا کی وبا پہلی بار 1888-90 اور پھر 1918-19 میں پھیلی۔ ان وباؤں میں وسیع پیمانے پر اموات ہوئیں۔

1948-49 میں اس مرض نے کچھ زیادہ وسعت اختیار نہ کی۔ اس طرح تیس سال بعد کا متوقع دور نہ آیا۔ اس کے سبب کے بارے میں میرا اپنا نقطہ نظر ہے۔ میرے نزدیک اس بچاؤ کی وجہ حالات کے تحت گوشت اور حیوانی غذاؤں کے استعمال میں کمی [illegible] سبزیوں کا زیادہ استعمال ہے۔ ایک سبب چھان کے استعمال میں اضافہ بھی ہے۔

بیکٹیریالوجسٹ بہت الجھن میں ہیں۔ وہ اس کمی کا حقیقی سبب نہیں ڈھونڈتے۔ یہ کہا جا رہا ہے کہ انفلوئنزا فتح ہو چکا ہے۔ لیبارٹری میں ایک ممتاز ڈاکٹر نے انفلوئنزا کا سبب معلوم کر لیا ہے۔ اس طرح اب علاج یقینی ہو گیا ہے۔ لیکن انفلوئنزا پوری توانائی سے جاری و ساری ہے اور بیکٹیریالوجسٹوں کو ٹھمکی کا ناچ نچوا رہا ہے۔ انہوں نے مختلف نوعیت کی ویکسین اور انجکشن تیار کیے ہیں مگر فائدہ نہیں ہوا۔ شرح اموات پہلے کی طرح ہے۔ بس زیادہ سے زیادہ تحفظ ملتا ہے کہ اگر آپ خزاں میں انجکشن لگوائیں گے تو چھ سے آٹھ ہفتے تک بچت رہے گی۔ میرا خیال ہے یہ تازہ ترین صورت ہے۔ سلفونامائیڈ کی شہرہ آفاق دوائیں ہیں۔ ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ انفلوئنزا کے حملے کی صورت میں جلد آرام دیتی ہیں مگر مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اب یہ [illegible] اپنی افادیت کا بھرم کھو چکی ہیں۔ ان سے صرف بخار کم ہوتا ہے مگر پیچیدہ امراض اور

صورت میں زندگی ہی نہیں ہے۔

مجھے ایک نوجوان خاتون کے بارے میں علم ہے کہ ایک بہت ہی طاقت ور جرثومے نے اپنی گرفت میں لے لیا تھا۔ وہ آنکھوں کی رگوں اور سانس کی نالی کی سوزش میں مبتلا ہوئی۔ چند روز گزر گئے مگر اس کے بعد بھی حالت خراب تھی۔ ایسی صورت میں جدید علاج کیا کہتا۔ مگر حقیقت تو یہی ہے کہ جراثیم تو ہر جگہ موجود ہیں۔ وہ اس وقت تک کچھ نہیں کر سکتے جب تک انہیں سازگار ماحول اور زمین نہ ملے۔

بچاؤ صرف زندگی کے سادہ اصولوں میں ہے۔ سادہ غذا جو قدرتی ہو، کھیتوں، چراگاہوں اور باغوں میں پیدا ہونے والی تازہ سبزیاں، پھل یہ غذا اور ان کی پکائی مناسب طور پر ہو۔ چھلکے سمیت روٹی، خالص دودھ، صاف ستھرا اور بغیر ملاوٹ دودھ، ایسے دودھ کا مکھن اور پنیر، گوشت کی کم ترین مقدار، گوشت بھی صرف مچھلی کا۔ تازہ پھلوں میں لیموں، سنگترہ، چکوترا اور ٹماٹر یہ سورج کی توانائی کے ذخیرے ہیں۔ ان میں وٹامن سی اور معدنی نمکیات کی کافی مقدار ہوتی ہے۔ یہ نمکیات ہیں ان سے خون کا دوران متوازن رہتا ہے۔ انفلوئنزا ایک ایسا مرض ہے جس میں معدنی نمکیات ضائع ہوتے ہیں۔ اس مرض سے بچنے کے لیے ایسی غذا کی ضرورت ہے جو معدہ پر کم سے کم بوجھ ہو اور اس میں صاف کرنے کی زبردست صلاحیت ہو۔ سنگترے اور لیموں کا جوس یہ کام بخوبی انجام دیتا ہے۔ ماء اللحم اور بھاری دودھ اس کے مقابلے پر بھی موثر نہیں ہو سکتے۔

• میرا کئی سال کا تجربہ ہے کہ انفلوئنزا میں سنگترے اور لیموں کے جوس پر گزارا چند دن میں بخار کو کم کر دیتا ہے اور آدمی کو تازگی اور توانائی کا احساس ہوتا ہے اور کمزوری اور لاغری مہینوں کے بجائے چند دنوں میں ختم ہو جاتی ہے۔ میں نے یہ بھی دیکھا کہ لیموں دستیاب نہ ہو تو بخار صحیح دوا سے نیچے آ جاتا ہے مگر انفلوئنزا جاری رہتا ہے۔ ۱۹۱۸ء کی انفلوئنزا کی وبا میں میں نے درجنوں کیسوں کا علاج کیا۔

کیا آپ نے اس بات پر کبھی غور کیا ہے کہ جن سبزیوں اور پھلوں میں وٹامن سی ہوتا ہے، ان میں شمسی توانائی کے ذخائر ہیں۔ وہ زرد یا سنگترے رنگ کے ہیں۔ اس طرح رنگوں سے علاج کی حقیقت کی نشاندہی ہوتی ہے۔ شلغم اور گاجر میں وٹامن سی ہوتا ہے۔ شلغم کی جڑیں ہیں جو زمین کی اوپری سطح پر ہونے کی وجہ سے سورج کی کافی دھوپ حاصل کرتی ہیں۔ مگر اس کا جوس حاصل کرنا کافی مشکل ہے۔ اس کے لئے خصوصی مشین کی ضرورت ہو گی۔ پچھلی جنگ میں ہم نے اس کی کوشش کی مگر یہ بہت مشکل بات ہے۔ مٹر بھی بہت اچھے رنگ کے سنگترے

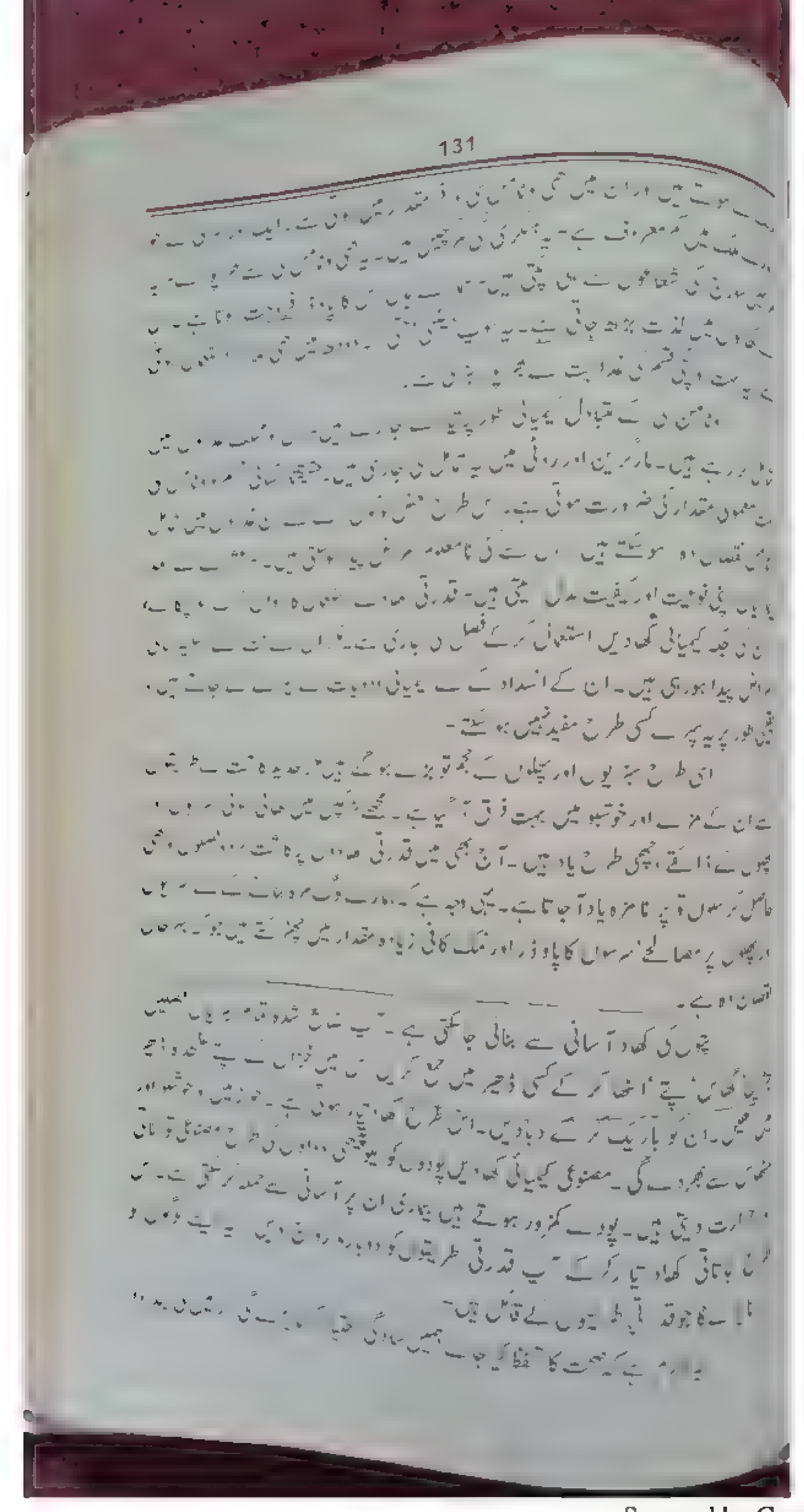

[illegible] ہوتے ہیں [illegible] میں [illegible]
[illegible] میں [illegible] معروف ہے۔ [illegible]
[illegible] سورج کی شعاعوں سے [illegible] پکتی ہیں [illegible]
[illegible] میں لذت بڑھ جاتی ہے۔ [illegible]
[illegible] اپنی قسم کی غذائیت سے [illegible]

[illegible] کے مقابل کیمیائی طور پر [illegible]
[illegible] ہیں۔ [illegible] اور روٹی میں یہ تبدیلی [illegible]
[illegible] معمولی مقدار کی ضرورت ہوتی ہے۔ [illegible]
[illegible] ہو سکتے ہیں [illegible]
[illegible] کی نوعیت اور کیفیت بدل جاتی ہیں۔ قدرتی [illegible]
[illegible] جو کیمیائی کھادیں استعمال کر کے فصل [illegible]
[illegible] پیدا ہو رہی ہیں۔ ان کے انسداد [illegible] کیمیائی [illegible]
[illegible] پر یہ سپرے کسی طرح مفید نہیں ہو سکتے۔

اسی طرح سبزیوں اور پھلوں کے حجم تو بڑے ہو گئے ہیں [illegible]
[illegible] ان کے مزے اور خوشبو میں بہت فرق آ گیا ہے۔ [illegible]
[illegible] اچھی طرح یاد ہیں۔ آج بھی میں قدرتی [illegible]
[illegible] کا مزہ یاد آ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے [illegible]
[illegible] مصالحے [illegible] کا پاؤڈر اور نمک کافی زیادہ مقدار میں [illegible]
[illegible]

[illegible] کی کھاد آسانی سے بنائی جا سکتی ہے۔ [illegible]
[illegible] اکٹھا کر کے کسی ڈھیر میں [illegible]
[illegible] ان کو باریک کر کے دبا دیں۔ اس طرح [illegible]
[illegible] مصنوعی کیمیائی کھادیں پودوں کو [illegible]
[illegible] دیتی ہیں۔ پودے کمزور ہوتے ہیں بیماری ان پر آسانی سے حملہ کرتی ہے۔ [illegible]
[illegible] کھاد تیار کر کے [illegible] قدرتی طریقوں کو [illegible]
[illegible] کے قائل ہیں۔ [illegible]
[illegible] کا [illegible]

پر منحصر ہے سب سے اہم بات ہے۔ ان سب سے ہمیں زمین کی ایمانداری اور ... سے طریقے
ترجیحات دینا ہوں گی۔ تاکہ صحت مند فصلیں تیار کی جا سکیں۔ زمین کی زرخیزی بنیادی ...
رکھتی ہے زمین ایک کیمیائی کارخانہ نہیں۔ اس میں پیداوار خود کار کیمیائی تبدیلیوں سے نہیں ...
بڑھوتری زندہ قوتوں اور قدرتی ہرروں کے تعامل کا نتیجہ ہے۔ یہ ہر لہروں حالات میں مختلف ...
ان کا تعلق چار عناصر، معدنیات، نباتات، حیوانات اور انسان سے ہے۔

میں پختہ یقین رکھتی ہوں اور میں نے اس کا ... اظہار کیا ہے۔ ہمیں ...
بیرونی عنصر داخل نہیں کرنا چاہیے۔ حیوانی، نباتاتی اور کیمیائی زندگی کے اپنے اپنے ...
دائرے ہیں۔ ان کو باہم مدغم نہیں کرنا چاہیے۔ اس سے شدید ابتری پیدا ہوتی ہے۔ مختلف ...
کی لہروں اور شعاعوں میں تصادم، انتشار اور اضطراب پر منتج ہوتا ہے جو انتہائی خطرناک ... کو
جنم دیتا ہے۔ فصلیں جو زرخیز زمین میں، نباتاتی کھادوں سے قوت پا کر سورج اور بارش سے
صحت مند توانائی حاصل کرتی ہیں۔ ایسی فصلیں اور سبزیاں گوشت کے مقابلے پر صحت کے لیے
بہت ہی گراں قدر ہیں۔ پرانے عہد نامہ کی ایک کہانی قابل ذکر ہے جب دانیال نے نوجوانی
میں بادشاہ کے باورچی خانے سے شراب اور گوشت لینے سے انکار کر دیا اور اس نے سبزیوں
پانی پر ہی گزران کی اجازت چاہی۔ شہزادے کی نگہداشت کے ذمہ دار شاہی مشیر ... نے دس
دن تک سبزیاتی غذاؤں کی اجازت دی اور اس کے بعد تقابل کر کے فیصلہ دیا کہ سبزیوں
پر انحصار کرنے والے بچے گوشت خور بچوں کے مقابلے پر زیادہ فربہ اور صحت مند ہوتے ہیں
اس طرح سٹوورٹ سبزیاتی غذا جاری رکھوانے پر آمادہ ہو گیا۔

میں حیران ہوں کہ مسز ارل کی باغبانی اور متعلقہ مضامین پر تین کتابیں ...
میں سبزیوں کی پکائی، صحت، تاریخ ہر چیز لکھی ہے۔

اس سے پوچھا گیا کہ

وہ دیہات میں شہری تحفظات میسر نہ ہونے کی وجہ سے خوف محسوس نہیں کرتی۔ وہ بیمار
ہو جائے تو کیا کرے گی۔ خاص طور پر جب کہ ڈاکٹر میلوں دور ہو۔

مسز ارل نے جواب میں کہا کہ،

"مجھے ڈاکٹر کی کیا ضرورت ہے۔ میں ہمیشہ ٹھیک رہتی ہوں۔ میرا گزارا
سبزیوں اور پھلوں پر ہے۔ مجھے کبھی انفلوئنزا ہوا اور نہ ہی کوئی دوسری تکلیف"۔

مسز ارل چند سال پہلے ستر سے اوپر کی مثالی عمر میں فوت ہوئی۔

اگر لوگ تسلیم کر لیں کہ جراثیم بیماریوں کا سبب نہیں۔ بیماریاں ہماری اپنی غلطیوں کا

پہنچ گئیں۔ اصل ضرورت اس بات کی ہے کہ زمیں کی ساخت درست رکھی جائے۔ برطانوی زمیں کو دوبارہ زرخیز بنانے کے لئے صحیح طریقہ اختیار کیا جائے۔ اس طرح قیمتی انسانی زندگیاں بچائی جا سکتی ہیں۔ ڈاکٹر ایک جرثومہ اور اس کی تباہیوں کی کہانیاں بیان کر رہے ہیں۔ اس طرح وہ جراثیم سے لوگوں کو خائف کر رہے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ڈاکٹر اپنا رویہ بدلیں۔ وہ بیکٹیریا کو چھوڑ کر لوگوں کو صحت کا شعور دیں۔ وہ خالص، تازہ، بلا ملاوٹ غذا جیسے سبزیاں، پھل، دودھ، انڈے اور گنے سے تیار کردہ سادہ چینی پر انحصار کریں۔ پراسیس اور تیار کردہ غذاؤں کو چھوڑ دیں۔

ہماری غذا میں کوئی مداخلت نہ ہو۔ اس میں سے کچھ نکالا جائے اور نہ ہی کچھ شامل کیا جائے۔ دودھ ہی کو لیجیے، دودھ صحت مند گائے سے لینا چاہیئے۔ یہ بالکل تازہ ہو۔ اسے صاف ستھرا رکھا جائے۔ گوالے دودھ نکالنے میں صفائی اور صاف ہاتھوں کی اہمیت سمجھتے ہوں۔ ایسے دودھ میں کسی بیکٹیریا کا کوئی امکان نہیں ہوگا۔ نہ ہی بیکٹیریا ختم کرنے کے لئے دودھ کو پیچورائز کرنے کی ضرورت ہوگی۔ گائیوں کو تپدق سے بچایا جائے۔ ان کو ایسا چارہ دیا جائے جس کو پیدا کرنے کے لئے کیمیائی کھاد استعمال نہ کی گئی ہو، بلکہ حیوانی و نباتاتی کھاد استعمال کی گئی ہو۔ ایسے جانوروں کو ٹیوبرکولینم کے ذریعے تپ دق سے پاک کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح ہمارے مویشی بیماریوں کے مقابلے کے لئے زیادہ قوی ہوں گے۔ اسقاط پاؤں کی بیماریاں، تھنوں کی سوزش کا ہومیو علاج ہو سکتا ہے اور ہونا چاہیے۔ مگر ہمارے مقتدر لوگ غلط مقام سے علاج شروع کرتے ہیں۔ وہ ہماری خوراک میں دوائیں شامل کرتے ہیں۔ غذائیں غیر فطری زمیں کی پیداوار ہیں۔ ان میں بھاری مقدار میں غیر نامیاتی نمکیات شامل ہوتے ہیں۔ نتیجہ یہ کہ صحت کے لحاظ سے تیسرے درجے کی قوم پیدا ہوتی ہے۔ اس میں زندگی کے عزم و حوصلہ کا فقدان اور توانائی کی کمی ہوتی ہے۔ یہ اپنی تمام آزادیاں ترک کرنے پر تیار ہوگی۔ میں پھر کہوں گی کہ ہماری موجودہ برطانوی قوم تیسرے درجے کی قوم ہے۔ قومی صحت کی اس بربادی کی تمام تر ذمہ داری نوکرشاہی پر عائد ہوتی ہے۔

(XXI)

خناق اور اس کا نوسوڈ

موسم سرما کے درمیانے عرصوں میں مرض ہمیشہ ہی خطرناک رہتی ہے۔ اس موسم میں نمونیہ، نزلہ، بخار، سردی اور سوزشی امراض کافی پھیل جاتی ہیں۔ سوچنے سمجھنے والے لوگ تکالیف سے بچنے اور ان کو روکنے سے کافی پریشان ہوتے ہیں۔ یہ تکالیف پڑھنے کے کاموں میں ہجوم کی وجہ سے زیادہ پھیلتی ہیں۔ ... سے قبل بیان کرنے والوں نے بہت عظیم سے پہلے اٹھارہ مہینوں میں اس بات کو خوب ثابت کر دیا ہے۔ اس کی وجہ ... کاموں میں زیادہ مصروفیت، چینی، مٹھائیوں اور گوشت خوری میں ہی ہو سکتی ہے۔

میں نے ایک مضمون دیکھا۔ اس کا عنوان سردیوں کے عوارض تھا۔ اس مضمون میں ایک قدیم ڈاکٹر نے لکھا کہ یہ عوارض شہروں اور دیہات کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں مگر ان پر قابو پانا ممکن ہے۔ اس نے اس بات پر زور دیا کہ ہر فرد اپنی مدد آپ کے تحت قدرتی طریقے اختیار کرکے قوت مدافعت میں اضافہ کرے اور اس طرح یہ پوری سوسائٹی کی خدمت ہوگی۔ اس نے استدلال یہ کیا کہ جو کوئی بھی وبائی تکالیف کا شکار ہوتا ہے تو وہ دوبارہ ان تکالیف سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جس وقت بیماری کا ایک حملہ ہوتا ہے تو ہمارے جسم میں اس مرض کے خلاف مزاحمت کرنے والے اجسام پیدا ہو جاتے ہیں جو کہ اس بیماری کے دوبارہ حملے کے خلاف طاقت ور پاسبان کا کام کرتے ہیں۔ اس کا یہ بھی کہنا ہے کہ امراض کے لئے یہ بھی ضروری نہیں کہ بیماری کے حملے کا انتظار کیا جائے۔ اس کے لئے ویکسی نیشن اور ٹیکوں سے کام لیا جا سکتا ہے۔

پھر وہ وبائی امراض کا ایک مفصل چارٹ مرتب کرتا ہے۔ میں وہ چارٹ یہاں درج کروں گا اور پھر اس کے بارے میں بعض وضاحتوں کے ذکر کے بعد اس کا تنقیدی جائزہ پیش کروں گا۔

ڈاکٹر بے شک بعض پہلوؤں میں صدق گوئی سے کام لے رہا ہو۔ آخر ملکام کا دعویٰ یہ ہے کہ خناق کے خلاف سو فی صد تحفظ مہیا ہے۔ مگر وہ اس حقیقت کو چھپاتے ہیں۔ ٹیکے لگے ہوئے بچوں میں ویکسی نیشن کے باوجود یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ مضمون نگار کا یہ کہنا غلط ہے کہ ویکسین سے کوئی مضر اثر نہیں ہوتا۔ میں نے انجکشن کے نتیجہ میں کندھے سے لے کر ہتھیلی تک

[illegible] بڑے ہیں۔ چار پانچ روز تک ونچی بخار اس کے علاوہ [illegible] تک نوٹ
[illegible] ہیں۔ یہاں تک کہ چند ٹیکے یا کھوچ کے ذریعے [illegible] اثرات [illegible] کرتا ہے۔ ویکسی نیشن سے
اثرات میں کمی خون، کمزوری، تھکاوٹ، کمی وزن، [illegible] [illegible] جانا
زیادہ ہو جانا، پہنچوم شہری زندگی میں توجہ و ہمت سے [illegible] شامل
ہیں۔ دیہات میں مریض کچھ بہتر ہوتا ہے۔ جونہی شہری آبادی میں [illegible] جاتا ہے تو [illegible]
[illegible] چھ سات پونڈ فوری طور پر کم ہو جاتا ہے۔ کھوچ۔30 یا 200 [illegible] کے بعد [illegible]
12.6 یا دو تین خوراکیں روزانہ دوا کے برے اثرات [illegible] سکتے ہیں۔ بچوں میں
[illegible] کام سے بے رغبتی، سست روی اور مشقت سے فرار، زندگی سے بے دلچسپی کی کیفیت
[illegible] اور کھوچ سے دور کی جا سکتی ہیں۔

[illegible] حسب ذیل ہے۔

مرض	تحفظ کا امکان	طریقہ	علاج کا عرصہ اور ٹیکوں کی تعداد
[illegible]	75% مکمل تحفظ	ٹیکے	چار ہفتے میں دو خوراکیں
ریمارکس	ایک تا پندرہ بچوں میں بڑوں کے مقابلے میں زیادہ ضرورت ہے۔ [illegible] کھانسی کی ویکسین خناق کی ویکسین کے ساتھ ملا کر دی جا سکتی ہے۔ اس طرح عرصہ بڑھ جائے گا۔		

[illegible] کہ عمر بھر کا تحفظ حاصل ہو جاتا ہے، بے بنیاد ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ویکسی نیشن ابتدائی [illegible]
ہے۔

جرمنی میں خناق کی لازمی ویکسی نیشن 1920 میں شروع کی گئی تھی کیونکہ جرمنی میں یہ
[illegible] سب سے زیادہ تھی۔

1926 میں خناق سے جرمنی میں 1500 اموات ہوئیں۔ فرانس میں یہ اموات
11033 تھی۔ 1930 میں خناق میں ویکسی نیشن کے حق میں [illegible] پروپیگنڈہ کے بعد
23704 کیس نوٹ کیے گئے جب کہ سویڈن بھر میں ویکسی نیشن سے پہلے 113 [illegible] سے
[illegible] میں موت ایک بھی نہ ہوئی۔

سوال یہ ہے کیا واقعتاً خناق اتنی ہی مہلک اور خطرناک بیماری ہے جتنی کہ اس سے
[illegible] کو ڈرایا جا رہا ہے۔ ایک ہیڈ ماسٹر جو 27 سال سے ایک بورڈنگ ہاؤس چلا رہا تھا۔ [illegible] میں
300 [illegible] داخل تھے۔ اس طویل عرصہ میں خناق کا ایک کیس بھی نہیں [illegible]۔

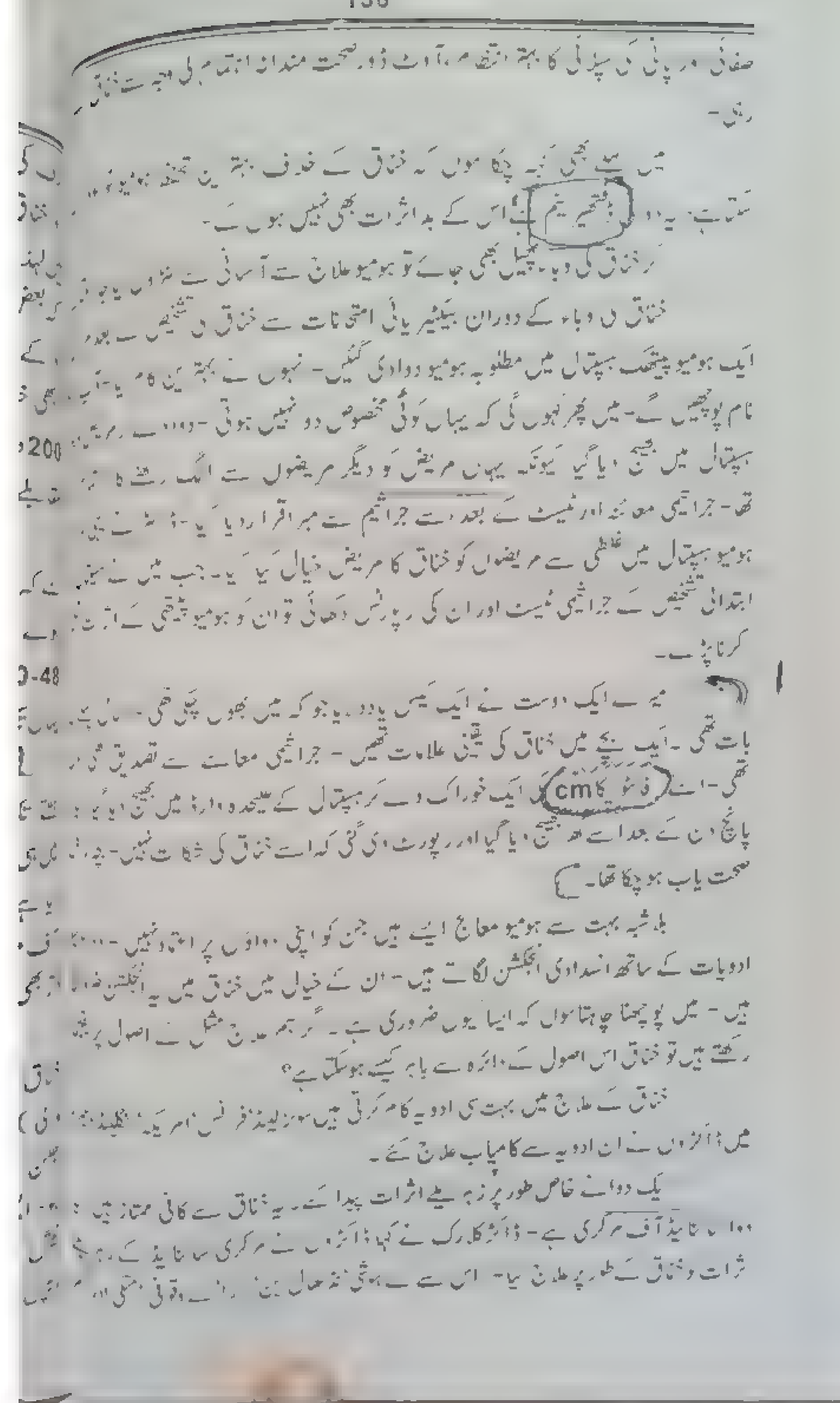

صفائی اور پانی کی سپلائی کا بہتر انتظام ہو گیا تو صحت مندانہ اقدام کی وجہ سے خناق کم رہ گئی۔

میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ خناق کے خلاف بہترین تحفظ ہومیوپیتھک دوا ڈفتھیریم ہے اس کے بد اثرات بھی نہیں ہوتے۔

اگر خناق کی وبا پھیل بھی جائے تو ہومیو علاج سے آسانی سے قابو پایا جا سکتا ہے۔

خناق کی وباء کے دوران بیکٹیریائی امتحانات سے خناق کی تشخیص کے بعد ایک ہومیوپیتھک ہسپتال میں مطلوبہ ہومیو دوا دی گئیں۔ انہوں نے بہترین کام کیا۔ آپ ادویات کے نام پوچھیں گے۔ میں پھر کہوں گا کہ یہاں کوئی مخصوص دوا نہیں ہوتی۔ ... مریض کو ہسپتال میں بھیج دیا گیا کیونکہ یہاں مریض کو دیگر مریضوں سے الگ رکھنے کا انتظام تھا۔ جراثیمی معائنہ اور ٹیسٹ کے بعد اسے جراثیم سے مبرا قرار دیا گیا۔ ... ہومیو ہسپتال میں غلطی سے مریضوں کو خناق کا مریض خیال کیا گیا۔ جب میں نے ابتدائی تشخیص کے جراثیمی ٹیسٹ اور ان کی رپورٹس دکھائی تو ان کو ہومیوپیتھی کے اثر کا اعتراف کرنا پڑا۔

میرے ایک دوست نے ایک کیس یاد دلایا جو کہ میں بھول چکا تھا۔ ... بات تھی۔ ایک بچے میں خناق کی یقینی علامات تھیں۔ جراثیمی معائنے سے تصدیق ہو گئی تھی۔ اسے ڈفتھو cm کی ایک خوراک دے کر ہسپتال کے علیحدہ وارڈ میں بھیج دیا گیا۔ پانچ دن کے بعد اسے گھر بھیج دیا گیا اور رپورٹ دی گئی کہ اسے خناق کی شکایت نہیں۔ بچہ صحت یاب ہو چکا تھا۔

بلاشبہ بہت سے ہومیو معالج ایسے ہیں جن کو اپنی دواؤں پر اعتماد نہیں۔ ... ادویات کے ساتھ انسدادی انجکشن لگاتے ہیں۔ ان کے خیال میں خناق میں یہ انجکشن ضروری ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایسا کیوں ضروری ہے۔ اگر ہم علاج بالمثل کے اصول پر یقین رکھتے ہیں تو خناق اس اصول کے دائرہ سے باہر کیسے ہو سکتا ہے؟

خناق کے علاج میں بہت سی ادویہ کام کرتی ہیں۔ ہالینڈ، فرانس، امریکہ، انگلینڈ ... میں ڈاکٹروں نے ان ادویہ سے کامیاب علاج کئے۔

ایک دوا نے خاص طور پر زبردست اثرات پیدا کئے۔ یہ خناق سے کافی مماثلت رکھتی ہے۔ یہ سائنائیڈ آف مرکری ہے۔ ڈاکٹر کلارک نے کہا ڈاکٹروں نے مرکری سائنائیڈ کے اثرات کو خناق کے طور پر علاج کیا۔ اس سے ... وقتی ...

[illegible] ہسٹر چونکہ سائنائیڈ آف مرکری خناق جیسی علامات پیدا کرتا ہے۔ ہذا یہ
[illegible] کا علاج ہوگی بشرطیکہ یہ علامات پائی جائیں۔ چونکہ یہ علامات خناق سے بہت ملتی جلتی
[illegible] میرے خیال میں یہ دوا خناق کی روک تھام کے لئے بھی مؤثر ہو [illegible] میرے علم میں ہے
[illegible] ڈاکٹر اسے انسدادی دوائی کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ وہ 30 طاقت میں اس
[illegible] کامیاب نتائج حاصل کر چکے ہیں۔ میں نے اس دوا کو بھی استعمال نہیں کیا لیکن اگر
[illegible] خناق کی وبا کا سامنا مجھے کرنا پڑا تو میں سائنائیڈ آف مرکری 30 اور ڈفتھیرینم
[illegible] 200 دوسرے کیسوں میں استعمال کرایا ہے۔ دونوں کے نتائج کا تقابل کریں۔ یقینی طور پر
[illegible] پر ہماری ادویہ ہر لحاظ سے بہتر نتائج دیں گی۔

ڈاکٹر چیٹ نے پریکٹیکل میٹیریا میڈیکا پر بہت کارآمد کتاب مرتب کی ہے۔ افسوس
[illegible] ابھی تک انگریزی میں ترجمہ نہیں ہوئی۔ اس میں خناق کے چار انتہائی شدید کیس بیان
[illegible] ہیں۔ سائنائیڈ آف مرکری سے وہ تین ان میں [illegible]
[illegible] 40 گھنٹوں میں ختم ہوا۔ دوا کو پانی میں حل کر کے چمچ چمچ [illegible] پندرہ [illegible]
[illegible] تک کہ افاقہ شروع ہو جائے۔

ڈاکٹر چیٹ بیان کرتا ہے کہ ایک بچہ کس طرح تریاق سے [illegible] شدید [illegible]
تک پیشاب کی بندش، شدید درد اور کمزوری [illegible] کا بھائی [illegible]
[illegible] موت کا شکار ہوا۔ اس کے سرہانے [illegible]
[illegible] ہے اور یہ دوا بہت سے مریضوں کو موت سے [illegible]
[illegible] مرکری کے خناق پر زبردست اثر پر زور دیا ہے۔ [illegible]
[illegible] ہی نہیں۔

امریکہ کے ڈاکٹر ای پی [illegible] نے [illegible] خناق [illegible]
[illegible] سے مشابہہ ہے جہاں یہ مرض تیزی اور شدت سے آگے [illegible]
[illegible] سے بند ہو جاتا ہے۔ حلق کا [illegible]
[illegible] کے بغیر لیکن اگر کسی وقت درد ہو تو یہ چبھن [illegible]
[illegible] کیفیت میں ایلوپیتھی صرف آپریشن سے سانس کی بندش [illegible]
[illegible] اس کیس کو بغیر آپریشن اچھی طرح [illegible] مریض [illegible]
[illegible] وہ موت کا [illegible] ہو۔ چالیس کیسوں میں [illegible]
[illegible] آپ نے محسوس کیا کہ [illegible]

اس کے علاوہ کالی کھانسی، انفلوئنزا، ٹائیفائیڈ اور مرگی سے ... [illegible]
(امیونائز) کرنے ... [illegible] اور فی الحقیقت یہ سب کی سب اپنی مخصوص کیفیات میں صرف
سے 48-40 گھنٹے میں مریض کو شفایاب کر دیتی ہیں۔ مریض ... کی تعداد ...
ہوتی اور نہ ہی مضر اثرات کا کوئی اندیشہ ہے۔ خناق کے بعدی عوارض جیسے قلب کی
کمزوری، اعصابی، جوڑوں کی تکالیف، کمزوری وغیرہ لاحق نہیں ہوتی۔

ہومیوپیتھی میں ذرا بھی گھبرانے کی ضرورت نہیں، ہماری منتخب ادویات کا کوئی رد عمل
نہیں۔ اس طرح کے اندیشے ایلوپیتھی کا حصہ ہیں۔

اس کے علاوہ ہماری نوسوڈ ڈفتھیرینم ہے۔ میں نے اسے صرف ایک ... [illegible]
دوا کے استعمال کیا۔ میں نے مرض کی ابتدا میں اس کی ایک لاکھ طاقت کی ایک خوراک دی
جس کے بعد مرض کا حملہ ابتدا ہی میں رک گیا۔

ایک 13 سالہ لڑکی نزلہ کا شکار تھی۔ ناک سے خارج ہونے والا مواد ... [illegible]
چھلکوں سے بھرے ہوئے، ناک کے بیرونی کنارے پھٹے ہوئے، جن سے خون ... [illegible]
میں نے کئی دواؤں کو آزمایا، کالی بائی اور تھوجا۔ اس دوران مجھے بتایا گیا کہ مریضہ
پہلے خناق کی تکلیف میں مبتلا ہوئی تھی۔ یہ سننے پر میں نے اسے ڈفتھیرینم cm کی ...
دی۔ اس کے بھائی میں بھی یہی علامات تھیں۔ میں نے اسے بھی ڈفتھیرینم cm کی ایک ...
سے شاندار اثرات حاصل کیے۔

چند سال پہلے میں نے ایک خاتون کو دیکھا جو بیس سال سے ... [illegible]
یہ بیماری اسے خناق کے حملہ سے شروع ہوا۔ اس وقت اس کی عمر دس سال تھی۔ ... [illegible]
cm کی ایک خوراک تین ماہ کے وقفہ کے بعد دی۔ وہ فوری درست ہونے لگی اور ... [illegible]
سکتی تھی۔

کئی سال پہلے میں نے ایک خاتون کو دیکھا۔ اس کی عمر بیس پچیس سال تھی ... [illegible]
سال کی عمر میں خناق کے حملہ کے بعد وہ عملی طور پر بہری تھی۔ وہ معذوروں کے ... [illegible]
میں 16 سال کی عمر تک جاتی رہی۔ اس سے بات کرنے کے لیے چیخنا اور چلانا پڑتا تھا۔ ...
باوجود اس کی بہن کے ذریعہ ہی گفتگو ممکن تھی۔ اس نے اس ... بعض اشارے ... [illegible]
ہوئے تھے۔ اس وجہ سے وہ اپنی بہن کے علاوہ کہیں جا نہیں سکتی تھی۔

میں نے اسے ڈفتھیرینم cm کی ایک خوراک دی۔ وہ چار ہفتے بعد اپنی ... [illegible]
آئی۔ اس کے ساتھ 2 ... بچے تھے۔ میں نے اس سے ... اپنی ... [illegible]

بچے تو بچپن کے بہرے پن کا یاد ہی نہ تھا۔ وہ تو سن اور جواب دے رہی تھی۔ پھر میں نے
بچپن فنا پر شروع ہی میں بہرے پن کا نوٹ دیکھا تو مجھے سماعت میں اس [illegible]
بات کا اندازہ ہوا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ اب اس کی سماعت بہت [illegible]
نے میرے مشاہدے سے اتفاق کیا۔

یقیناً یہ بڑی کامیابی تھی۔ کسی کی سماعت بحال ہو جائے اور مریض [illegible] موسیقی
اور پرندوں کی چہچہاہٹ سننے کے قابل ہو جائے۔ بہرہ شخص نابینا سے [illegible] زندگی
سے زیادہ محروم ہے۔

یہ بہتر ہے کہ ہم بہرے پن کے حقیقی سبب کی طرف جائیں [illegible]
پن وبائی امراض سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ چیپ انفیکشن [illegible]
خوراک دیں۔ بیس سال بعد بھی دوا کام کر سکتی ہے [illegible] نے یہ بات ثابت کر دی ہے۔ یہ بھی
یاد رکھیں کہ جب بھی جلد کا مرض دبا دیا جائے تو بہرہ پن پیدا ہو جاتا ہے۔ ایک چھوٹے بچے
[illegible] ایگزیما تھا۔ اسے دبا دیا گیا۔ نتیجتاً بہرہ پن پیدا ہو گیا۔ اسے [illegible] دی۔ بہرہ پن
ٹھیک ہو گیا مگر تھوڑے عرصہ کے لئے ایگزیما دوبارہ نمایاں ہو گیا۔ [illegible]
میں اس کیس کا خاص طور پر ذکر کیا۔

ہماری ادویہ میں شفائیہ قوتوں کے خزانے چھپے ہوئے ہیں۔ اس بارے میں مریضانہ
مواد سے تیار ہونے والی دواؤں کو کبھی نہ بھولیں۔ ہم انہیں نوسوڈز کہتے ہیں۔ مزمن امراض جو
لمبے عرصہ سے قائم ہوں ان سے صاف ہو جاتی ہیں۔ نوسوڈ بھی طویل وقفوں کے بعد [illegible]
خوراک کے طور پر استعمال کرانی چاہییں۔ خوراک کا اعادہ ایک بڑا وقفہ [illegible]
کے بعد علامات کی واپسی پر ہونا چاہیے۔

(XXII)

پیشاب کا خطا ہو جانا

بچے جہاں بھی ہوں یہ مسئلہ بہر صورت موجود رہتا ہے۔ اس پر بھی جرائد میں کافی بحث ہوتی رہی مگر یہ سب بے نتیجہ رہی۔ مروجہ طریقہ علاج کے حوالے سے جتنے بھی مشورے پیش کئے گئے میں نے ان کو آزمایا مگر مجھے مایوسی کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا۔ میں نے اندازہ لگایا کہ دوسرے لوگ اندھا دھند پیروی کرنے کے سوا کچھ نہیں کرتے۔ اس عارضے کے تدریجی علاج کی راہ بن جاتی ہے۔ یہ مفید بھی ہو سکتا ہے اور بیکار بھی

یہ بات بالکل صحیح ہے کہ ابتدائی دنوں کی عادات اور تربیت بچے کو صاف ستھرا بناتے ہیں۔ بچے کو آٹھ ہفتے کی عمر سے صاف ستھرا رہنے کی تربیت دی جا سکتی ہے۔ اس کے لئے آپ باقاعدگی سے دودھ پلانے سے پہلے اور بعد میں پیشاب کرانے کی زحمت کر سکتی ہیں۔ اسی موقع پر آپ سی سی کی آوازیں دیتی ہیں تو بچہ بخوبی سمجھ جاتا ہے کہ ان آوازوں سے کیا مقصود ہے اور وہ پیشاب کر دیتا ہے۔ اس سے ماں یا نرس اچھی خاصی تکلیف سے بچ جاتی ہیں

بچے کی زندگی میں تربیت کے باوجود ایسے مرحلے آتے ہیں جب وہ اس تربیت کو فراموش کر دیتا ہے۔ دانت نکلنے کے زمانے میں بعض دنوں میں بچہ پیشاب کے بارے میں کوتاہی کرتا ہے۔ بعض بچے دوسرے یا تیسرے سال میں اپنی جانب توجہ حاصل کرنے کے لئے اس بارہ میں اپنی تربیت سے بغاوت کر دیتا ہے اور پیشاب کرانے کے لئے استعمال میں آنے جانے والے برتن میں پیشاب کرنے سے انکار کر دیتا ہے۔ اس موقع پر وہ ماں کے منہ پھیرنے کا انتظار کرتا ہے۔ ایسی صورت میں بچے کے چوتڑوں پر ہلکی ہلکی تھپکیاں کافی ثابت ہو سکتی ہیں۔ اس طرح اس کی شرارت آمیز حرکت کنٹرول کی جا سکے گی۔ اگرچہ عام تعلیم یہی ہے کہ اسے کسی صورت کچھ نہ کہا جائے مگر ان ایام میں یہ معمولی سی سرزنش کردار بنانے میں بہت مفید رہتی ہے۔

مجھے یہ اعتراف ہے کہ مزدور طبقہ کے خاندانوں اور حتیٰ کہ خانہ داری پیشہ کے لوگ بچوں کی صفائی کی تربیت کے بارے میں کچھ نہیں جانتے اور نتیجے کے طور پر چار پانچ سال کی عمر کے بچوں میں بستر گیلا کرنا ایک معمول ہوتا ہے۔ مائیں اس بارہ میں بے بس محسوس کرتے ہوئے اس سے مطابقت پیدا کر لیتی ہیں اور ناخوشی کا اظہار بھی نہیں کرتیں۔ میں نے بار بار...

ہے۔ ایک ہفتہ بھر سے زیادہ رہنے پر مجھے ... بچے اپنی اس کمزوری پر قابو پا لیتے ہیں۔ بچوں کو
باقاعدگی سے پیشاب کیلئے اٹھایا جائے۔ سونے سے پہلے اور سونے کے بعد بھی گیارہ بجے رات
تک ہر دو گھنٹے بعد پیشاب کے لئے اٹھانا چاہیئے۔ یہ احتیاط بستر وقت رہنے کے لئے کافی
ہوں۔ اسے ایک قاعدہ کے طور پر اختیار کر لیا جائے۔

اس سے بچے کی نیند میں کسی طرح کا خلل نہیں آتا۔ اگر بچے کو پیشاب کے بعد بستر
میں لٹا دیا جائے تو وہ فوراً ہی نیند میں گر جاتا ہے۔

مجھے اندیشہ یہ ہے کہ پیشاب خطا ہونے میں کچھی کوتاہی والدین کی ہے۔ عصابی
طور پر کمزور بچے کا بڑی عمر میں بھی پیشاب خطا ہو جاتا ہے۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب وہ
عصابی تناؤ کا شکار ہو یا اپنے گھر سے باہر کہیں غیر مانوس ماحول میں ہو۔ یا اسے اندیشہ ہو کہ وہ
اندھیرے میں بستر سے باہر نکالا جائے گا۔ مرے میں بجلی کی روشنی اس بری عادت کا علاج
ثابت ہو سکتی ہے۔ میں ایک دس سالہ لڑکے کو جانتی ہوں جو باقاعدگی سے بستر میں پیشاب
کرتا ہے کیونکہ اسے باہر اندھیرے میں لیٹرین کے استعمال سے جھجک ہوتا اور وہ اندھیرے
اور تنہائی سے خائف تھا جب وہ ایک دوسرے گھر میں منتقل ہوئے جس میں بیت الخلاء گھر کے
اندر تھا تو اس کی یہ تکلیف ختم ہو گئی۔

خطائے پیشاب ٹھنڈے بستر کی وجہ سے بھی ہوتی ہے۔ ایک پرائمری سکول کے بہت
مشہور استاد نے مجھے بتایا کہ نصف کے قریب چھوٹے بچے ہاسٹل میں اپنے ابتدائی دنوں میں
خطائے پیشاب کی شکایت میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اس سے ان کے بستر چولہوں کے قریب رکھنے
کی ضرورت ہوتی ہے یا ان کے بستر میں گرم پانی کی بوتلوں کو بستروں میں رکھا جاتا ہے۔

اس بری عادت کو ختم کرنے کیلئے سیدھے سادھے قواعد ہیں۔ ان کے ذریعے اس
بری عادت کو ختم کرنے کی ابتدائی کوشش کرنا چاہیے لیکن یہ تدابیر ہمیشہ ہی کامیاب نہیں رہتی۔
ڈاکٹری علاج کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ علاج میں مجھے قدیم طریقہ علاج سے کوئی کامیابی حاصل
نہیں ہوئی۔ میں نے بیلا ڈونا مدر ٹنکچر اور انڈو کرائن گلینڈ سے علاج کیا۔ میں نے ان تدابیر کو کافی
موقع دیا۔ اس کے بعد میں نے اپنے ہومیوپیتھی کے علم سے کام لیا۔ جس سے مجھے اس قدر حیرت انگیز
کامیابی ہوئی کہ قریب کے سکولوں میں میرے علاج کی شہرت پھیل گئی۔

(ایک گیارہ سال کی لڑکی کو سکول ڈاکٹر نے آخرکار 25 فروری 1941ء کو میرے
پاس بھیجا۔ اسے کمزوری، انیمیا اور خطائے پیشاب کی شکایات بچپن سے تھیں۔ اس کی والدہ علاج
کے لئے کسی دوسری جگہ بھیجنے پر ناخوش تھی۔ وجہ یہ تھی کہ ڈاکٹروں نے کہا کہ اس لڑکی کا دل

علاج نہیں۔ چودہ سال کی عمر کو پہنچ کر خود بخود ٹھیک ہو جائے گی اس وقت تک کسی علاج کی
ضرورت نہیں۔

وہ پتلی دبلی لڑکی تھی قد اور وزن میں کم بدرنگ آسانی سے رونے لگتی، خاص طور
جب اسے صرف ڈانٹا جائے۔ شام کو تھکی ہوئی۔ چٹپٹی خوراک کو ناپسند کرتی۔ وزن 57 پونڈ۔ رات کو
دو بار پیشاب خطا ہوتا۔ پیشاب میں امونیا کی بو۔ خاندان میں تپدق کی کوئی ہسٹری نہیں تھی۔

پلسا ٹیلا 30 صبح و شام۔

اس ہفتے میں پانچ راتوں تک پیشاب خطا نہ ہوا۔ تمام گھر والے خوش تھے اور بچی کی تعریف
کرتے تھے۔ اس طرح کے بچے کی حوصلہ افزائی بہت ضروری ہے۔ مریض سے پوچھیں کہ
رات میں کتنی بار پیشاب ہوا۔ پلسا ٹیلا بدستور۔

11-3-41

وزن 57 پونڈ اس ہفتے میں پانچ راتیں بستر خشک رہا۔ پندرہ روز میں ایک پونڈ
بڑھا۔ دوا بدستور (پلسا ٹیلا)۔

18-3-41

بائیں جانب کا ٹانسلز پھولا ہوا۔ گلے کی شکایت رہتی ہے۔ پرانی علامات واپس۔
ہومیو علاج میں یہ اکثر ہوتا ہے۔ زبان گندی، جڑ پر موٹی تہہ، ٹانسلز سرخ، سوزش، علامات بہت
نمایاں ہیں مگر پیشاب ہفتے میں صرف ایک بار خطا ہوا۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بڑھے ہوئے ٹانسلز
خطائے پیشاب کا سبب ہیں۔

فائٹولکا-30 دن میں تین بار

1-4-41

چہرے کی رنگت بہتر، زردی میں کمی۔ پیشاب کی معمولی شکایت۔ پلسا ٹیلا-30

10 اپریل

ہفتہ بھر بستر خشک رہا۔ وزن میں نصف پاؤنڈ کا اضافہ۔ کھانے کا معمول بہتر ہو۔

22-4-41

وزن میں معمولی کمی پانچ رات بستر خشک۔
سلفر 30 کی یونٹ ڈوز۔

6 مئی

پیشاب کی شکایت ختم۔ بھوک بہتر ہوئی۔ کھانے میں خوب لطف محسوس ہوتا ہے۔

اس کی ماں بہت خوش تھی۔ وہ کئی سال سے مختلف ڈاکٹروں میں جاتی رہی مگر بچی کا
وزن نہ بڑھا۔ ہومیو علاج شروع کرتے ہی افاقہ ہوا۔ اندازہ کریں کہ ماں نے خوشی سے مجھے
[illegible] مرغیوں کے انڈے تحفتاً پیش کیے۔ ایک غریب خاتون کی طرف سے پیش کش یہ بہت بڑی
چیز تھی۔ خاتون کے جذبات کا لحاظ کرتے ہوئے میں نے خوشی کے ساتھ یہ تحفہ قبول کیا۔

12 مئی - نصف پونڈ وزن میں اور اضافہ۔ خطائے پیشاب کی شکایت نہ ہوئی

[illegible] 30۔

دس مہینوں کے اندر اندر اس نے ساڑھے تین پونڈ وزن حاصل کیا۔ اس وقت سے
پیشاب کی شکایت سے بھی نجات مل گئی۔ اس تکلیف سے بچی کی زندگی بوجھ بن کر رہ گئی تھی۔
اس کا مزاج پلساٹیلا کا تھا۔ جب پلساٹیلا کا اثر ختم ہوا تو سلفر نے شفا مکمل کی)

(پلساٹیلا کا ایک اور کیس۔
یہ دو سال کی بچی تھی۔ دانت نکلنے میں بہت پیچھے۔ صرف دس دانت تھے۔ بہت
صاف خون، خوب تربیت یافتہ بچہ، گول مٹول، گیارہواں دانت نکلنا شروع ہوا تو پیشاب
خطا ہونے کی شکایت اچانک شروع ہوگئی۔ اس سے بچی کی ماں بہت بیزار تھی۔ وہ مزاج کے
لحاظ سے پلساٹیلا کی ہو بہو تصویر تھی۔ بات بات پر رونے والی۔ اسے پلساٹیلا 6 کی خوراک
دی۔ پیشاب کی شکایت فوراً ختم ہوگئی۔ یہ شکایت اسے دو ہفتوں سے تھی۔ پلساٹیلا 6 دو ہفتوں بعد
سے پھر دہرائی گئی۔ اور دانت نکلنے میں تکلیف بھی ختم ہوگئی۔ بچی کا وزن
بڑھتا رہا۔ بستر پیشاب سے محفوظ ہوگیا۔)

(خطائے پیشاب کا میرا ایک اور پرانا کیس۔ یہ پریکٹس کے آغاز کا زمانہ تھا۔
یہ 15 سال کا لڑکا تھا۔ ہر رات بستر پر پیشاب خطا ہو جاتا۔ وہ بہت ہی کوشش کرتا مگر
وہ پیشاب پر کنٹرول نہیں کر سکتا تھا۔ اس کی ماں نے اس کی پیدائش روکنے کی کوشش کی۔ اس نے
کچھ تیز مانع حمل ادویہ لیں، کونین کا بار بار استعمال کیا۔ جس سے وہ شدید بیمار ہوئی۔ مگر مانع حمل
کی کوئی تدبیر کامیاب نہ ہوئی۔ بچہ پیدا ہوا۔ قدرت نے ماں کو یہ سزا دی کہ بچہ کافی [illegible]
رہا۔ ذہنی طور پر کمزور تھا، پڑھ نہیں سکتا تھا۔ بولنے میں بھی بہت پیچھے رہا۔ خطائے پیشاب کی صورت میں جیسی
مجھے یاد ہے کہ ڈاکٹر برنٹ نے کہا ہے کہ خطائے پیشاب [illegible] میں نے سوچا کہ میرے لئے یہ دوائیں کافی
[illegible] اور ٹیوبرکولینم سے درست ہوتے ہیں۔ [illegible] 1m کی
خوراک دی۔ میں نے ٹیوبرکولینم 30 (شروع میں ہفتہ وار خوراک) اور [illegible]
[illegible] دی اور علامات دوبارہ ظاہر ہونے پر اس کے اعادے کی ہدایت کی۔

شروع میں تو فوری فائدہ ہوا۔ ہفتے میں ایک دو بار رات کو پیشاب ہوا۔ پھر دو ہفتے
ایک آدھ بار۔ تین ماہ بعد مکمل شفاء ہوگئی۔ ساتھ ہی ساتھ اس کی تمام ذہنی قوتیں بھی تیز
اس کی گفتگو صاف ہوگئی۔ ذہانت بھی بہتر ہوئی۔ وہ خیاطی (درزی) کے کام میں
کامیاب ہوا۔ یہ سب کچھ 1916 میں ہوا۔ ایک سال پہلے سینی ٹوریم میں تپدق سے
لئے مقیم تھا۔ اس نے لکھا کہ اسے پارچات کی فراہمی کے کام میں کمزوری اور تھکن
ہونے لگی ہے۔ حالانکہ اس کا تمام کام باہر گھومنے پھرنے کا ہے۔ اس میں تپدق کا
تھا۔ جو کہ بعد کی عمر میں استوار ہوگیا۔ اگر وہ ہومیو علاج جاری رکھتا تو ایسا نہ ہوتا۔ اس نے علاج
چھوڑ دیا۔ اور اٹھارہ سال تک میں نے اسے نہیں دیکھا تھا۔

(XXIII)

کان کا بہنا

بہتا کان بہت ناخوش گوار شکایت ہے۔ ایسا مریض اپنے آپ سے ہی نہیں بلکہ اپنے عزیزوں اور ملنے جلنے والوں کے لئے بھی بیزاری کا باعث ہوتا ہے۔ بیزاری کی وجہ کان سے بہنے والے مواد کی سخت بدبو ہوتی ہے۔

اس تکلیف کا علاج بھی بہت مشکل ہے۔ اس میں کئی سال لگ جاتے ہیں۔ مروجہ علاج اس میدان میں بالکل ناکام ہے۔

یہ مرض خاندانی ہے۔ اس سے اکثر افراد خانہ متاثر ہوتے ہیں اور بچے پرائمری سکول میں ہے کیسوں کی بہتات ہے۔ اس سے شبہ ہوتا ہے کہ یہ مرض ناقص غذا کی وجہ سے ہے۔ ناقص غذا کی وجہ سے وٹامنز اور منرلز کی کمی مرض کا سبب ہے۔ مزدور طبقے کے ہاں غذا میں چینی، کار [illegible] ڈبل روٹی، سفید روٹی، جام، مارگرین، باہر کا منجمد گوشت اور پیک شدہ پھل جیسی اشیاء کے سوا کیا ہوتا ہے۔ تازہ فروٹ بالکل نہیں ہوتا۔ یہ غذائیں منرلز سے خالی ہوتی ہیں۔ ان کو تازہ رکھنے کے لئے پانی میں بھگوئے رکھنے کے علاوہ سوڈا بائی کارب سے تازہ رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے مگر اس سے منرلز ضائع ہو جاتے ہیں۔ ہم اس کا نتیجہ ہر روز دیکھتے ہیں۔ خراب اور دکھتا ہوا گلا، کان کی سوزش اور مروجہ بن کر رہ گئی ہے۔ چیچک، لال بخار اور خناق بھی گلے کی سوزش کے عام اسباب ہیں۔

بہتے کان کے مروجہ طریقہ علاج میں سرجری ہی حل سمجھا جاتا ہے۔ ٹانسلز اور غدود کاٹ دیے جاتے ہیں اگر اس سے بھی بات نہ بنے تو مسٹائڈ کی ہڈی کا آپریشن کیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس سے تکلیف ختم ہو جاتی ہے مگر افسوس یہ ہے کہ تجربہ نے یہ بات غلط ثابت کی ہے۔ ہر بار سردی سے کان بہنے لگتا ہے۔ ٹانسلز اور ان کے گرد و پیش میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ سوزش کان کی نالی تک پھیل جاتی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بار بار مرض جراثیم کی بنا پر نہیں بلکہ مزاج اور طبیعت کی کمزوری کی وجہ سے ہے۔ طبیعت کی یہ کمزوری جراثیم کو سازگار زمین فراہم کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا حل آپریشن نہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ بچے کے مزاج اور طبیعت کی تعمیر کی جائے۔ اسے قوی اور مستحکم بنایا جائے۔ اس غرض سے نام نہاد ٹانک، مچھلی کا تیل، سیلوں کے حساب سے بھی پلا دینا بیکار ہے۔ مطلوبہ ہومیو دوا سے مزاج کی تکمیل شفا کے لئے ضروری ہے۔ ہومیو دوا محض اس لئے نہیں کہ یہ قلیل مقدار میں ہے بلکہ اس لئے کہ وہ مریض کی منفرد علامات سے

مشابہ ہے۔

بہتے کان کے لیے کوئی مخصوص دوا نہیں ہے۔ ایک مریض کی دوا دوسرے مریض کے لیے بالکل مختلف دوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہر مریض کا خوب مطالعہ [illegible] اس طرح یہ مرض مزمن نہیں رہے گا اور نہ ہی موسمی تبدیلی سے [illegible] وقت لگ سکتا ہے مگر یہ کام بہر حال قدر و قیمت کا حامل ہے۔

میں نے اپنی ڈسپنسری میں بہتے کان کے سینکڑوں کیس دیکھے ہیں [illegible] بچے سال ہا سال تک علاج کے لئے آتے رہے یہاں تک کہ [illegible] مرض نے جان نہ چھوڑی۔ ایسے بچے عام طور پر چیچک یا [illegible] بخار کے بعد کانوں کے مرض میں مبتلا ہوئے۔ پانچ، چھ سات اور آٹھ سال سے [illegible] رہے۔ ناسور اور غدود کاٹ دیئے جاتے، کان کے پردے میں چھید کیا جاتا اور آخر کار مسٹوئڈ ہڈی کا آپریشن کر دیا جاتا۔

مسٹوئڈ کا آپریشن بھی کئی بار ہوا۔ یہ بہت ہمت کا کام تھا۔ یہاں تک کہ میں نے [illegible] علاج کو اختیار کر لیا۔ تب جا کر ہم نے دیکھا کہ بچوں کے کیسوں میں شفا ہونے لگی۔

بدقسمتی سے پرائمری سکولوں کے بچوں میں بہتے کان کی شکایت سامنے آتے ہی [illegible] آپریشن کروانے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ میں نے ایسی مثالیں بھی دیکھیں کہ کان بہتے بھی نہیں تھے آپریشن کئے گئے اور بچے بدنما داغوں کے ساتھ آئے۔ کئی بالکل بہرے ہو گئے۔ اور کئی بچوں کے کان آپریشن کے بعد بھی بہتے رہے۔ یہ درست ہے کہ بعض آپریشن کامیاب بھی رہے مگر بہت سے کیسوں میں آپریشن کے بعد بھی کانوں میں رنگ کو استعمال کرنا پڑتا جیسے آپریشن سے پہلے [illegible] جاتا تھا۔

ا

مجھے یاد پڑتا ہے کہ ایک لڑکی کے دو بار مسٹوئڈ آپریشن ہو چکے تھے۔ زخم ٹھیک نہیں ہو رہا تھا۔ کان میں جلد کی گرافٹنگ کی گئی مگر پھر بھی کان بہتا رہا۔ دو انچ لمبا زخم بن گیا۔ لڑکی کی عمر ۲۰ سال تھی۔ بہت پسماندہ، خاموش، [illegible] انتہائی [illegible] سفید، شفاف، اور کمی خون کا شکار، ہمیشہ تھکی ہوئی نظر آتی، کمزور، پر شور، چیخ کر بولتی، ہمدردی کے اظہار پر بے حس۔

[illegible] کان کی خرابی کی طویل ہسٹری، مزمن پھوڑا۔ ان علامات نے [illegible] طرف دھیان جاتا ہے۔ سیپیا-30 پہلے ہفتہ [illegible] اور پھر مہینے مہینے بعد [illegible] کان کے زخم کی مدد ہوئی۔ کان سے بہنے والا مواد [illegible] شفاف ہو گیا۔ بعد میں کان بالکل خشک ہو گئے۔ زخم درست [illegible] بند ہو گیا۔ لڑکی خوش باش [illegible] بھی خوب [illegible]

[illegible]

بعد ہومیو علاج سے وہ صحت یاب ہوئی اور شروع والی تمام تکلیف ختم ہوئی۔ [illegible] ن بند
نوراں نے کام کر دیا۔ ہم سب اس کیس میں بہت دلچسپی رکھتے تھے۔ بیماری [illegible] سے [illegible] کی
سال سے زیر علاج رہنے کے بعد ہمیں موقع ملا تھا۔ اس کیس سے کئی [illegible] سے [illegible]
مریضوں کے علاج کا حوصلہ ہوا۔

(1) ایک بچہ نو سال کا، ۲۰ نومبر ۱۹۴۰ء میں مسٹائڈ کا آپریشن ہو چکا تھا۔ آپریشن کے بعد
دو سال تک کان بہتا رہا۔ کان کی حالت قابل رحم تھی۔ جس سے سخت چھینے کی بدبو۔ کان کی اطراف
بھی سوجن ہو اور کھرنڈ دار ان پر [illegible] کھرنڈ کان سے سوراخ تک [illegible] تھا۔ کان
کو خشک کیا گیا۔ وہ جب بھی آیا پیپ نکال دیا جاتا۔ اسے ٹیلوریم 6 [illegible] دن کے بعد دی گئی
رہی۔

۲۶ نومبر کو کان کا بہنا بند ہو گیا۔ کان کے کھرنڈ اور بدبو بھی ختم ہوئی۔
۱۰ دسمبر کو دیکھا تو کان خشک اور پردے کا سوراخ بھی مندمل ہو گیا۔ بچہ سفید [illegible] تھا
لیکن کان خشک رہا۔ مستقل شفا کے لیے مزید علاج کی ضرورت تھی۔ [illegible]
کے علاج سے درست ہو گیا۔ یہ بڑی حیرت کی بات تھی۔ ٹیلوریم سے کان کی [illegible] شرطیہ
کان سے شدید مچھلی جیسی بدبو آ رہی ہو۔ قریب کی جلد سرخ اور بہت سوزش زدہ۔
کان سے بہنے والا مواد بدبودار، خون آلود، پانی کی طرح پتلا اور بعض اوقات پیپ دار
مگر بدبو اہم ترین ہے۔ نیلگوں سرخ جلد، جس پر کھرنڈ ہوں۔ یہ علامات [illegible] بیماری کے بعد [illegible] ہیں اور
ٹیلوریم سے صحت یاب ہو جاتی ہیں۔

(کان کے بہاؤ کی بھی مختلف شکلیں ہیں۔ مثال کے طور پر [illegible] کا بہاؤ بھی مچھلی کی
طرح بدبودار بہتا ہے جیسے ٹیلوریم میں ہے۔ مگر [illegible] اور [illegible] ہوتا ہے۔ [illegible] کی رنگت شہد
کی طرح ہوتی اور کھرنڈ بنتے رہتے ہیں۔ مریض سردی محسوس کرتا ہے۔ [illegible] اور
شدید گرمی سے حساس ہے۔)

(2) (ایک موٹا، زرد بچہ، پلپلا چہرہ، گوشت کھانے سے گریزاں، میٹھا پسند [illegible] اور
قبض کا رجحان، گستاخ، ذات پر ہنستا ہے، [illegible] ایسا بچہ کان بہنے کی
تکلیف میں [illegible] سے تیزی کے ساتھ صحت یاب ہو جاتا ہے۔)

(4) (مجھے ایک بچہ یاد ہے۔ اسے نو ماہ کی عمر میں کان [illegible] ہوئی تھی [illegible] سوزش [illegible] سے
اور [illegible] سے بار بار حملے ہوتے۔ [illegible] فروری ۱۹۳۵ء کان کے [illegible] پردے میں [illegible] سے
[illegible] اس وقت اس کی عمر ۳ سال تھی

مارچ ۱۹۳۵ء میں ٹانسلز کاٹ دیئے گئے۔ اس سے زخم مندمل ہونے میں بہت دیر لگی۔ مہینوں تک انتہائی معیاری غذا پر رکھا گیا مگر وہ بچہ بھی کمی خون کا شکار رہا۔ اس کا ناک بند تھا اور اسے منہ سے سانس لینا پڑتا۔ ٹانسلز کا دوبارہ حملہ ہوا۔ ۳-۱۹۳۶ء میں پیپ دار پھوڑے پیدا ہو گئے۔

۱۰ فروری ۱۹۳۸ ٹانسلز کے حملہ کے بعد دائیں کان میں شدید سوزش ہوئی۔ [illegible] میں کان کے پردہ میں دو بار چیرہ دیا گیا۔ مارچ ۹۳۸ء میں مسٹائڈ کا آپریشن کیا گیا۔ اتنے طویل علاج کے مراحل کے بعد وہ تباہ حال نظر آتا تھا۔ بہت زرد رنگ، ڈرپوک، [illegible] اندھیرے اور تنہائی سے خائف۔ بعض پہلوؤں سے تیز تر ہے۔ وہ چھ سال کا تھا۔ چہرہ بہت سفید، زرد، ہونٹ سرخ، کان بہتا تھا۔ حالانکہ تین ہفتے قبل آپریشن ہوا تھا۔ پریشانی کے عالم میں گائٹنر دی گئی۔ اس سے پہلے ایکو، سٹرپٹو، پلسٹیلا لے چکا تھا۔ تین سال کے دوران ان دواؤں سے عارضی افاقہ ہوتا رہا۔

۱۴ اپریل ۱۹۳۸ء، کان کا بہاؤ ٹھیک ہو رہا تھا۔ کھانا ہضم ہو گیا۔ چہرہ کی رنگت بہتر [illegible] پریشان بھی نہیں تھا۔ گائٹنر دی گئی۔

۱۱ اپریل ۱۹۳۸ء، رنگت میں بہت بہتری ہوئی۔

۱۶ مئی ۳۸ء، بہت مستعد اور روشن، اب اتنا شرمیلا نہیں۔ کان میں ایک سوراخ باقی ہے۔ گائٹنر۔

۱۳ جون ۳۸ء، کان کے سوراخ کے لئے گرافٹنگ کرنا پڑی۔ زخم اندمال میں بہت وقت لیتا ہے۔ سیلیکا، گائٹنر کی معاون ہے۔

گاٹنر صفرا سے تیار کردہ نوسوڈ ہے۔ میرا تجربہ ہے کہ یہ گلے کے زخموں میں خوب کام کرتا ہے جب کہ بچہ پتلا دبلا، نرم ذہنی طور پر بے چین اور عمر سے زیادہ سنجیدہ اور خائف ہو۔ وہ تاریکی، اور تنہائی سے خائف۔

اس کا چھوٹا بھائی بھی انہی لائنوں پر جائے گا۔ شدید کمی خون کا شکار، زرد رو، سرخ ہونٹ، کان درد۔ میں نے اسے بھی گاٹنر شروع کرا دی۔ چھ ہفتوں میں اس نے ڈیڑھ پونڈ وزن اضافہ کیا۔ دو دانت بھی نکالے۔ اس کا رنگ گلابی ہو گیا۔ چہرہ میں تازگی پیدا ہو گئی۔ تازہ مہینے میں وہ خوب چلنے لگا۔ اس کا وزن ۲۵ پونڈ ہو گیا۔ چھ دانت بھی نکلے۔ اس کا وزن زیادہ تھا۔ مضبوط اور صحت مند، بودے پن کے کوئی آثار نہ تھے۔ قبض محسوس نہیں ہوتی تھی

چودہ ماہ کی عمر میں کان درد کا حملہ ہوا۔ گاٹنر کی ایک خوراک سے ختم ہو گیا۔ ہر دو تین [illegible]

کے بعد گاشٹر کی ایک خوراک دی جاتی- ٹانسلز کی کوئی شکایت نہ ہوئی- البتہ تکلیف
دانت کے نکلنے پر ہوئی- یہاں تک کہ جولائی ۳۹ء تک جب اس کی عمر ۱۰ سال ہوئی تھی- وزن
ساڑھے تینتیس پونڈ تھا- انیس دانت آچکے تھے- اس میں اپنے بھائی کی طرح ہی علامات پیدا ہونا
شروع ہوئیں- ٹانسلز، کان درد اور گلا خراب، مناسب دوا سے بیماری کا خاتمہ کر دیا- بدقسمتی سے
اس کے بعد انہوں نے لندن سے سکونت چھوڑ دی اور مجھے ان کے بارے میں کوئی اطلاع نہ مل
سکی-

ایک مریض جسے گاشٹر سے فوری افاقہ ہوا-

آٹھ ماہ کا لڑکا، نرم عضلات اور زرد رنگت، کان سے مواد بہنے کی شکایت- پانچ دانت
نکال چکا تھا اور کرسیوں کے گرد کھڑا ہونے اور چلنے لگا، بڑھوتری عمر سے بہت زیادہ تیز- وزن
ساڑھے سولہ پونڈ- گاشٹر -30 دی گئی- پہلی ہی خوراک کے بعد کان کا بہنا بتدریج بند
ہوئے- کھوپڑی پر سوتے میں ہلکا سا پسینہ؛ سیلیکا دی گئی- یہ دوائی گاشٹر کی اچھی معاون ہے- جس
سے دانتوں کے نکلنے کا عمل زیادہ تیز ہو گیا اور مہینے میں دانتوں کی تعداد دس ہو گئی- تین چار پونڈ
وزن میں بھی اضافہ ہوا- دانتوں کے نکلنے کے دوران وزن یا تو ایک ہی مقام پر رہتا ہے یا کم ہو
جاتا ہے- مگر میں نے دیکھا کہ ہومیو علاج میں بچے دانت آسانی سے نکال لیتے ہیں- والدین کو
بیزار بھی نہیں کرتے اور عام طور پر وزن میں بھی اضافہ جاری رہتا ہے- دانتوں کے نکلنے میں کوئی
تکلیف بھی نہیں ہوتی-

یاد رکھیں کہ گاشٹر کے مزاج کا بچہ سیلیکا کی طرح ہوتا ہے- زرد رنگت، پتلا، نرم، عمر
بڑھوتری عمر کے مقابلہ پر تیز، اعصابی طور پر فاسفورس کے خوف کا امین- گاشٹر کے بعد دونوں
میں سے کبھی ایک کی ضرورت پڑے گی اور کبھی دوسری کی-

۱۹ اگست ۴۰ء

تین ماہ کا بچہ، اس کا بایاں کان بہت زیادہ بہہ رہا تھا- وزن ساڑھے تیرہ پونڈ ... کا
کم ہو رہا تھا- اس سے ہی گلے کی خرابی منتقل ہوئی- بچے کا گلا سوجھ گیا- سوزش گلے سے کان کے
... تک پہنچ گئی- جہاں سوراخ پیدا ہو گیا- چونکہ مواد شفاف اور شہد کی طرح تھا- سے
... -30 دی گئی-

۲۶ اگست کو کان کے بہنے کی صورت حال زیادہ خراب ہو گئی- اخراج زیادہ بدبودار
... زیادہ ہو گئی- کان کی بائیں لو سرخ اور سوزش زدہ ہو گئی- ان ادویہ کے علاوہ بھی کچھ ضرورت
... زائد اور دانے تھے- میں نے یہ اندازہ کیا کہ یہ ... کی سوزش ہے-

بعد میں نے سٹر پٹوکس 200- کی خوراک دی اور ایک ہفتے بعد اس کا اعادہ کیا
دوسری خوراک کے بعد سب کچھ صاف ہو گیا۔
۳-۱ اکتوبر کو چوٹی پر سینہ محسوس ہوا۔ بائیں کان کے اوپر بھی ... تھا۔ ... 30- کی
ایک خوراک اور ۲۲ اکتوبر کو اس کا اعادہ کیا۔ ۷ نومبر کو کان کے پیچھے ... ہوئے کان کی
تکلیف ختم ہو گئی۔ دس ہفتوں میں تین پونڈ وزن حاصل کیا۔ ساتویں مہینے میں وزن ۱۱ پونڈ تھا۔
پیدائشی ... نکل رہا تھا۔

مختلف اقسام کے بیکٹیریا اور کوکی سے تیار کردہ ادویہ بہت اچھا کام کرتی ہیں۔ سادہ علامات بیماری پر ان کے مرتب کردہ اثرات سے مرتب کی ہوتی ہیں۔ فرض کیجئے سٹر پٹوکس سے جلد، گلے اور کان پر جو علامات پیدا کرتی ہیں اگر آپ کسی مریض میں یہ علامات موجود پائیں اور کسی ہومیو دوا میں یہ علامات یقینی طور پر نہ مل سکیں تو سٹر پٹوکس کی ایک دو خوراکیں توانائی یافتہ دوا کے لئے راستہ صاف کر دیں گی۔ یہ دوا سیلیشیا، سلفر یا فاسفورس بھی ہو سکتی ہے۔ ایسی دوا کسی اور بھی جیسی کلس کی ہو سکتی ہے۔ مثال کے طور پر کالرا جیسی کی وغیرہ۔ مختلف جیسی اس سے نوسوڈ تیار کئے جا رہے ہیں۔ ان سے تیار کردہ دوا میں خاص طور پر بچوں میں بہت ہی مفید ہیں۔

ڈاکٹر بارنے نے سب سے پہلے ان پر کام کیا۔
پھر کالکوٹے معالجین نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق یہ نوسوڈ تیار کئے۔ ان کی بھی علامات مرتب ہیں۔ ایسی ادویہ سے صرف نظر نہیں کیا جانا چاہیے۔

مثال کے طور پر ایک خاتون کا کیس میرے ذہن میں ہے۔ اس کی عمر ۶۰ سال سے زیادہ ہے۔ اس کا گیارہ سال کی عمر میں مستائڈ کا آپریشن ہوا۔ اس کے بعد سے اس کے کان جواب دے گئے۔ اس کے کان میں خون آلود میل جمع ہو جاتی۔ خاص طور پر جب وہ زیادہ تھک جاتی۔ جس سے بہرہ پن شدت اختیار کر جاتا۔ اس کا ہومیو علاج کئی سال ہوا جب بہرہ پن میں اضافہ ہوتا تو کان سے بہاؤ بھی زیادہ ہو جاتا۔ سٹر پٹوکس کی ایک آدھ خوراک سے کان صاف اور خشک ہو جاتا۔ اس طرح بہرہ پن میں کمی آ جاتی۔ اندازہ کریں کہ پچاس سالہ پرانی سٹر پٹوکس کی سوزش بھی درست ہو جاتی۔

ایک خاتون چالیس سالہ، اپنی ابتدائی عمر میں تین بار مستائڈ کا آپریشن کروا چکی تھی۔ اس کا آپریشن اکیس سال کی عمر میں ہوا۔ اس کا بیان ہے کان اسے مسلسل تکلیف دے رہے ... کان میں ... میل ہر وقت کافی زیادہ مقدار میں جمع رہتی۔ میل کی بدبو [illegible]

[illegible] آپریشن سے کان کا راستہ بھی بڑا ہو چکا۔ خون آلود میل اور [illegible] صاف [illegible] طرح کان پر میل کا [illegible] سمجھتا [illegible] پوٹوکس 200 [illegible] میں کمی کر دیتی۔ میں سوچتی ہوں کہ مزید [illegible] طاقت سے [illegible] کی تکلیف [illegible] بہر حال سٹر پٹوکوس دینے سے پہلے اس کی تکلیف برداشت سے باہر تھی۔

بچے کان کی تکلیف کا ایک اور کیس۔ [illegible] بہت [illegible] تکلیف [illegible] تھی۔

۲۹ فروری ۱۹۴۰ء دس سال کی لڑکی کو اس کی بڑی [illegible] شدت سے [illegible] وہ اپنی عمر سے بڑی اور بھاری تھی۔ وہ [illegible] تھی۔ پانچ سال کی عمر میں اس کے ٹانسلز کاٹ دیئے گئے [illegible] جس کے بعد سے کان بہنے لگا۔ بچپن میں [illegible] سے علاج ہوا۔ بارہ ماہ کی عمر میں خراب غدود، اور پانچ سال کی عمر میں [illegible] باوجود بہتری کی کوئی صورت نہ ہوئی۔ بچی نے آنکھ کھولتے ہی [illegible] پیار کی گرم حاصل کیا ہوا، یہ معصوم عمر بھر کی اذیت کے بعد [illegible] خائف ہو گئی۔ جسمانی طور پر کان کا دائیاں پردہ غدار تھا [illegible] میں شدید قسم کا بھینگا پن جس کے [illegible] پیشاب بھی خطا ہو جاتا۔ اس کی دادی پانچ سال کی عمر سے اس کی نگہداشت [illegible] کی ماں خاوند چھوڑ کر بھاگ چکی تھی۔

یقیناً یہ بہت پیچیدہ کیس تھا۔ الجھن یہ تھی کہ علاج [illegible] کھانا لیتی تھی۔ اسے بہت سے ٹانک استعمال کرانے گئے۔ مجھی [illegible] صرف کان صاف کرانے کے ارادے سے آئی تھی۔ میں نے [illegible] سے پہلے سٹر پٹوکوکس-200 کی ایک خوراک دی۔ کیونکہ تکلیف [illegible] ہوئی تھی۔

۔ مارچ ۱۹۴۰ء ایک ہفتہ بعد اس کے بارے میں مجھے مزید معلومات [illegible] اور تلخ مزاج تھی۔ بالکل کند ذہن [illegible] جاتا تھا [illegible] تھی۔ حالانکہ عمر ۱۱ سال ہو چکی تھی۔ گھر کے کام کی بڑی شوقین [illegible] اس کی ذہانت اور اعصابی نظام [illegible] پورا نہ ہونے [illegible] میں کھیلتی [illegible]

ایک ہفتہ کے علاج سے کان کا بہنا بند ہو گیا۔ بیوبرونیم-30

۲۱ مارچ

بائیں کان کے پردہ کا سوراخ مندمل ہونے لگا۔ سرکش، بہت جھوٹ بولتی ہے۔ وہ
گی کہ وہ علاج کے مرکز میں باقاعدہ جا رہی ہے مگر حقیقت میں قریب سے بھی نہ گزری ہوں۔
کا معائنہ بہت مشکل ہے۔ چیختی ہے، چڑتی ہے، احتجاج کرتی ہے۔ بیوبرونیم-30

۲۸ مارچ ۴۰ء

دائیں کان میں میل، جلد پھٹی ہوئی، بھینگا پن، رنجیدہ، سکون سے خائف کان کا
بالکل ٹھیک۔ ہائیکو-30

۱۸ اپریل ۴۰ء

مزاج بہتر۔

۲۵ اپریل ۴۰ء

زیادہ وقت خاموش رہی، سرکش اور ناقابل کنٹرول، بے چین اور چڑچڑا۔ بیوبرونیم-30

۲ مئی ۴۰ء

بائیں کان میں معمولی نمی، سکارٹیئنم-200

۹ مئی

بائیں کان کا سوراخ خشک اور مندمل ہو رہا ہے۔ پہلے سے بہتر، خاموش تر، پانچ سال
سے بستر پر پیشاب کرتی رہی۔ مگر اب تو ہفتے سے یہ شکایت ختم ہو گئی۔ سکارٹیئنم-200

۱۶ مئی

سکول میں سست، پڑھنے میں تکلیف نہیں ہوتی۔ سلفر 30

۳۰ مئی

بائیں کان کا سوراخ مندمل، دائیں کان سے مکھن جیسا بدبودار اخراج، ہاتھ لگانے سے
بہت ... سلفر-30

۶ اگست

کان مندمل ہو گئے، پیشاب خطا ہونے، بھینگا پن، بد مزاجی، کانوں کا بہنا غرض ہر
تکلیف ختم ہو گئی۔ وہ اب بالکل صحت مند نظر آتی۔

یقیناً ہر کوئی ہومیوپیتھی کو اختیار کر کے معجزات دکھا سکتا ہے۔ پوری ہسٹری کے ساتھ
چلیں۔ میں نے بہت سے ناقابل علاج مریض ڈسپنسری و ہسپتال میں اپنے قبضے سے اور

دیکھے- ان کو چھو بھی نہیں جا سکتا تھا یہاں تک کہ ان کا ہومیو علاج کیا گیا-

اس کیس میں ایک اور نوسوڈ استعمال کی گئی۔ یہ مرض بخار سے پیدا ہونے والی بات بالکل واضح تھی- تمام تکالیف کی ابتدا سرخ بخار سے ہوئی تھی- سکارلیٹینم نے سرخ بخار کے اثرات زائل کئے تو شفا کا عمل شروع ہو گیا- جیسا کہ ان کیسوں سے واضح ہے ہومیو علاج میں ایک معمول کا طریقہ ہو نہیں سکتا- ہر کیس کو حقائق کی روشنی میں علاج کیا جاتا ہے-

ایک اور کیس،

۱۶ دسمبر ۱۹۴۰ء

لڑکی چھ سال عمر کی، اگرچہ کی غذائی تصویر عمر اس سے [illegible] بہت ذہین فطین [illegible] پہلے فیور ہسپتال میں چیچک اور اس کے بعد سرخ بخار میں چھ مہینے زیر علاج رہ کر فارغ کی گئی- اس کا بایاں کان خوب بہہ رہا تھا اس کی آنکھوں کی پلکیں چپکی [illegible] تھیں [illegible] شب [illegible] پوری کیفیت کے ساتھ گاڑھے زرد پیلے مواد سے چپکی ہوئی- [illegible] بصورت [illegible] میں [illegible] ذرات کی تعداد پچاس فی صد- میں نے اپنی طویل پریکٹس میں ہسپتالوں میں کانوں اور آنکھوں کے ایسے سینکڑوں مریض دیکھے ہیں- یہ مہینوں بلکہ سالہا سال تک کانوں اور آنکھوں میں [illegible] مواد اور ذرات رہے مگر ذرا بھی فائدہ نہ ہوا- بعض بچے آنکھوں کے [illegible] بھیج دیئے گئے- جہاں وہ سال ڈیڑھ تک رہتے ہیں- یہاں ان کو خصوصی غذا دی جاتی [illegible] دودھ، مکھن، مچھلی کا تیل وغیرہ- اس کے باوجود بچے [illegible] اس کا کتنا بوجھ ٹیکس دہندگان پر پڑا یہ بہت کا [illegible] ہسپتال [illegible] وسیع نرسنگ سٹاف، متعدد ڈاکٹر بہت خوش [illegible] یہ ہسپتال آنکھوں [illegible] اگرچہ یہ سب کچھ بہت قابل تعریف ہے مگر علاج [illegible] مریض [illegible] ہی مقصود ہو تو اتنا کام تو ان کو گھر رکھ کر بھی کیا جا سکتا ہے

میں مریضہ کو مار بلی ایم-30 چیچک کی نوسوڈ دے رہی تھی- ضرورت ہوئی تو اس کے بعد سکارلیٹینم بھی دی جا سکتی ہے- کان کو خشک روئی سے باقاعدہ صاف کرنے اور آنکھوں [illegible] کے بلکے محلول سے دھونے کی ہدایت کی گئی- [illegible] کی خراش [illegible] لوگ [illegible] کرے گا کہ یہ علاج بہت سادہ ہے-

مریضہ کو ۳۱ دسمبر کو دیکھا گیا- [illegible] سے اخراج بند ہو گیا مگر بایاں کان بہتا ہے- آنکھیں بالکل ٹھیک ہیں- معائنہ پر معلوم ہوا [illegible] دائیں کان کے پردے کا سوراخ مندمل ہو گیا ہے- بائیں کان میں [illegible]

آنکھوں کی تکلیف بالکل ختم ہوگئی تھی۔ صرف پپوٹوں کے چھلکے باقی تھے۔ مریضہ اب سفید اور زرد کے بجائے کلی کی طرح تازہ رو ہوگئی تھی۔ اسے مار بلی ٹم کی ایک خوراک دی گئی۔ اسے ہر روز آنے کے لئے کہا گیا تا کہ اگر کانوں اور آنکھوں میں کوئی تکلیف ہو تو اس کا مقامی علاج کیا جائے۔

مجھے یقین تھا کہ اسے مزید کسی علاج کی ضرورت نہیں ہوگی۔ میں بیس سال میں کانوں اور آنکھوں کے امراض میں مبتلا بچوں کا خیال کرتی ہوں اور مجھے افسوس ہوتا ہے کہ مجھے مار بلی ٹم اور سکارلیٹی نم کا علم نہیں تھا۔ ہزاروں کیس ایسے تھے جن میں ان کے ذریعے علاج کیا جا سکتا تھا۔ تکلیف و آزار کا پورا ایک سلسلہ اس طرح ختم کیا جا سکتا تھا۔

(XXIV)

چیچک کا حفاظتی ٹیکہ

MORBILINUM

چیچک ہمیشہ سے موجود ہے۔ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ اس کی زیادہ پرواہ نہیں کرنا چاہیے۔ بوڑھی ماؤں اور دادیوں کی محتاط تیمارداری پر انحصار کافی ہے۔ کسی باقاعدہ علاج کی ضرورت نہیں۔ یہ مرض اپنی مدت پوری کر کے ختم ہو جاتا ہے۔ آخرکار یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ بچوں میں چیچک کے نتیجہ میں طویل مدت کے لئے معذوری اور صحت کی تباہی لازم ہے۔ انگلینڈ اور ویلز میں مئی اور جون میں چیچک کے تیرہ ہزار کیس نوٹ کئے گئے۔ یہ درست ہے کہ شرح اموات زیادہ نہیں۔ دس بارہ مریض ہر ہفتے مرے۔ یہ شرح ہزار میں ایک سے بھی کم ہے۔ مگر اس مرض کے بعد کے اثرات بہت سنگین ہیں۔ مزمن آشوب چشم وغیرہ کئی کئی سال چلتے ہیں۔ یہ سب چیچک کی وجہ سے ہیں۔ کمی خون، کمزوری، لاغر پن اور تپدق بھی اس کے نتیجہ میں ہو سکتی ہے۔ یہ بات عام ہے کہ بچے چیچک کے بعد کبھی صحت مند نہیں رہتے۔ انہیں مچھلی کا تیل اور فولاد کے ٹانک مہینوں تک لینا پڑتے ہیں۔ لاغر پن اور کالی کھانسی بھی اس کے بعد کے اثرات میں سے ہیں۔

مروجہ طریقہ علاج میں چیچک کے مواد سے تیار کردہ دوائی سے چیچک کا علاج کیا جاتا ہے۔ یہ مواد روبصحت مریضوں سے لیا جاتا ہے۔ بہرحال میں نے ایسے بچے دیکھے ہیں جن کو انسدادی ٹیکے لگا کر ہسپتال سے فارغ کر دیا گیا۔ ان ٹیکوں کے بارے میں تمام رپورٹ محکمہ صحت کے میڈیکل آفیسر کو بھیجنا چاہیے۔ جدید میڈیکل کا شعبہ ہانیمن کے اصولوں کی پیروی میں بہت سست رو ہے۔ حالانکہ ان اصولوں کی دریافت کو ڈیڑھ صدی گزر چکی ہے۔ بات صرف یہ ہے کہ مروجہ طریقہ علاج میں دوائی کی مقدار کافی زیادہ ہے۔ جس سے مرض میں شدت پیدا ہوتی ہے اور علاج کے خطوط بدل جاتے ہیں۔

ہومیو علاج میں چیچک کا نوسوڈ ماربلینم استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے استعمال میں پچاس سال ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹر برنٹ نے ان کو اس سے بھی پہلے استعمال کیا۔ انہوں نے تو اس سے رسولیوں کا بھی علاج کیا۔ یہ رسولیاں چیچک کے شدید کیسوں کے بعد پیدا ہوئی تھیں۔ آپ یقین کریں یا نہ کریں کہ رسولیاں ختم ہو گئیں۔

ماربلینم بھی دوسری ہومیو دوائی کی طرح تیار کی جاتی ہے۔ ایک اور سو کے تناسب سے

اس کی تفصیل کی جاتی ہے۔ اصول کے مطابق یہ کافی اونچی طاقت میں استعمال کی جاتی ہے تا بیماری میں شدت نہ ہو۔ احتیاطاً کوئی نوسوڈ تیس طاقت سے کم استعمال نہیں کیا جانا چاہیے۔ بعض ہومیو پیتھ نوسوڈ کے استعمال کی مخالفت کرتے ہیں لیکن وہ بھی علامات کی مطابقت پر زیادہ زور دیتے ہیں۔ میرے خیال میں ان کا نقطہ نظر ٹھیک ہے۔

میں نے گذشتہ سال میں بہت سے بچے دیکھے جن کو چیچک کے بعد کمزوری، کمی خون، وزن اور بعض کو آنکھ کی سوزش لاحق ہوئی۔ ان پر میں نے ماربیلینم کے خوش گوار اثرات دیکھے ہیں۔ میرے لئے یہ اثرات حیران کن تھے۔

1

پیٹر بعمر دو سال، ۹ جنوری ۴۱ء کو دیکھا۔ اسے دسمبر ۴۰ کو چیچک ہوئی۔ ہسپتال میں داخل رہا۔ چیچک معمولی نوعیت کی تھی۔ وہ غصیلا، رونی صورت، کھانے سے انکاری، اٹھائے رکھنے پر مصر۔ ۱۲ دانت نکال چکا ہے۔ حلق کی سوزش، ٹانسلز اور کمی خون میں مبتلا ہے۔ لڑکھڑاتا ہے۔ اسے مچھلی کے تیل اور مالٹ کے سوا کچھ نہ دیا گیا۔ ایک مہینے بعد دیکھا تو اس کی حالت میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی۔ گلے کے غدود پہلے کی طرح دکھتے اور پھولے ہوئے تھے۔ گلے کی حالت بھی خراب تھی۔ بالکل چل نہیں سکتا تھا۔ وزن ۲۸ پونڈ، رنگ نیلا، جسم ڈھیلا۔ نارمل وزن میں ۴ پونڈ کی کمی۔ ماربیلینم-100، ایک ڈی۔

3-3-41

معائنہ کیا۔ دو پونڈ وزن میں اضافہ۔ ایک دانت نیا نکلا، رنگ بہتر ہوا، چست ہے۔ ماربیلینم 100 دہرائی گئی۔

24-3-41

وزن میں کمی۔ لحمی نہیں ہوئی۔ وجہ شاید یہ تھی کہ وہ ٹھنڈے فرش پر سویا۔ پھیپھڑے بلغم سے بھرے ہوئے۔ اٹھایا جانا چاہتا ہے۔ دانت نکال رہا ہے۔ ماربیلینم 100 اور پلساٹیلا-6 دن میں تین بار فوری تکلیف کے لئے۔

2-4-41

چار پونڈ وزن بہتر ہوا۔ پھیپھڑا بھی بہتر ہوا۔ چیچک کے بعد سے بستر پر پیشاب کرنے کا، اس ہفتے میں یہ تکلیف نہ ہوئی۔ ماربیلینم 100

28-4-41

تین ہفتوں میں ۲ پونڈ کا اضافہ ہوا۔ سابقہ دوائی کا اعادہ کیا گیا

8-5-41 دانت نہیں ہو گئے، وزن نارمل ہو گیا۔

2

۲۳ جنوری ۴۱ء

ایک لڑکی عمر چار سال، وزن پانچ پونڈ، بہت نازک اور رونے والا مزاج، بچھنے پر چیختی ہے۔ اس کا بایاں پاؤں اس کے لئے باعث آزار ہے، لنگڑاتا ہے، وہ پاؤں زمین پر آسانی سے نہیں رکھ سکتی، عضلاتی کمزوری کے سوا کوئی خاص تکلیف معلوم نہیں ہوتی، البتہ پاؤں کافی موٹے ہیں، گلے کے غدود بڑھے ہوئے ہیں اور دکھتے ہیں، کمی خون، زرد رخسار، دو بار چیچک ہو چکی ہے، دوسری بار چیچک کی وجہ سے نو ہفتے ہسپتال میں رہی، دو ہفتے پہلے ہسپتال سے فارغ کر دی گئی ہے۔ پلساٹیلا-30 علامات کے پیش نظر دی گئی۔ پاؤں کی فربہی کے [illegible] تبدیلی کی۔

۳۰ جنوری ۴۱ء

چار اونس وزن کا اضافہ، ٹانگیں اور پاؤں پہلے سے زیادہ مضبوط، بائیں پاؤں میں درد قریباً ختم، یہ پاؤں اب زیادہ جان دار محسوس ہوتا ہے۔ مارچ، ٹم-100 [illegible] بے چین تھی، اس نے اس بہتری پر ہی علاج سے فراغت کا مطالبہ کر دیا۔ وہ لندن چھوڑ رہی تھی۔

۸ مئی ۴۱ء

بارہ ہفتے کی صحت کے بعد وزن میں دو پونڈ کا اضافہ، یہ اضافہ تبدیلی آب و ہوا [illegible] سے تھا یا دوائی کی وجہ سے، اس بارے میں کوئی بات یقین سے نہیں کہی جا سکتی [illegible] اگر اس کا باقاعدہ علاج لندن میں روک دیا جاتا تو بہت [illegible] لندن چھوڑنے سے پہلے افاقہ شروع ہو چکا تھا۔ اب اسے خارش کی پرانی تکلیف نے [illegible]
30-

3

۳۰ دسمبر ۴۰ء

[illegible] عمر ساڑھے چار سال، نومبر میں [illegible] چیچک ہوئی [illegible] [illegible] بائیں ہاتھ پر [illegible] زخم، گاڑھا [illegible] جسم [illegible] میں [illegible] پونڈ [illegible] ۲۹ پونڈ [illegible] [illegible] دانوں کا بھوری [illegible] شامل سلفر-30،

اس نے دو ماہ تک سلفر کی [illegible] سے [illegible] میں مسلسل اضافہ [illegible] [illegible] ۳ پونڈ اور [illegible] ہو چکا تھا [illegible]

پرمسہ باقی تھا- چیچک کے بعد منظر کا ظاہر ہوتے خوب ہو گیا- 100-ایم ،

۱۳ مارچ ۴۱ء

بکا سے کے زخم ختم ہو گئے- یہ چیچک کے بعد سے چپ آ رہے تھے-

۱۰-اپریل ۴۱ء

وزن ۳۲ پونڈ اور ۸ اونس۔ بھوک خوب۔ گھٹنے کا مسہ غائب ہو گیا- ماربی ایم 100-

• ہفتے ایک خوراک۔- جون کے شروع میں وزن ۳۳ پونڈ اگرچہ ابھی نارمل وزن سے کافی کم ہے مگر اس کا جسم اور ہڈیاں پتلی ہیں- اس کے دانت اور معدہ بھی [illegible] ہیں- ۱۰۰ فی صد تندرست ہے- علاج شروع کرنے کے بعد چار پونڈ وزن میں اضافہ ہوا، مسے اور خارش ختم ہو گئی-

4

۱۲ دسمبر ۴۰ء تک اس بچے کو باقاعدہ کلینک پر دیکھا جاتا رہا- اس وقت اس کی عمر ۲ سال تھی اور وزن تیس پونڈ تھا- اسے کوئی عارضہ نہیں تھا- اس کا جسم کافی توانا تھا- اس کے عضلات مضبوط، دانتوں کے لحاظ سے بہت آگے- آٹھ کے بجائے سولہ دانت نکال چکا تھا- اس کے بعد اس کی والدہ کیمبرج شائر کے بینے نقل مکانی کر گئی- وہاں اسے چیچک ہو گئی- ہم نے اسے ۱۰ فروری ۴۱ء سے پہلے نہ دیکھا- اس وقت اس کا وزن ڈیڑھ پونڈ کم ہو چکا تھا- پیلا اور زرد، اسے سانس کی نالیوں کی سوزش بھی تھی-

13-2-41

ایک ہفتہ بعد وزن اٹھارہ پونڈ پندرہ اونس۔ کھانسی ختم ہو گئی، بارہ اونس وزن میں اضافہ ہوا، ماربی لائم-100 ،

20-2-41

وزن بیس پونڈ دو اونس، پندرہ دن میں دو پونڈ کا اضافہ، ماربی ائم-100

20-3-41

وزن اکیس پونڈ، ماربی لائم۔

۱ اپریل، ۱۷، ۲۴، یکم، ۲۲ مئی اور ۱۲ جون کو ماربی ائم کی خوراکیں دی گئیں- اس کا وزن ۲۳ پونڈ اور ۱۹ اونس تھا- اس کے مزید چار دانت نکل آئے- وزن میں چار ماہ میں ساڑھے چار پونڈ کا اضافہ، میرا خیال تھا کہ وہ اب بالکل ٹھیک ہے اور وزن بڑھتا رہیگا-

5

10-2-41

آرش بچہ، ساڑھے دس ماہ، وزن، سولہ پونڈ پانچ اونس۔ چھ دانت اگل [illegible]

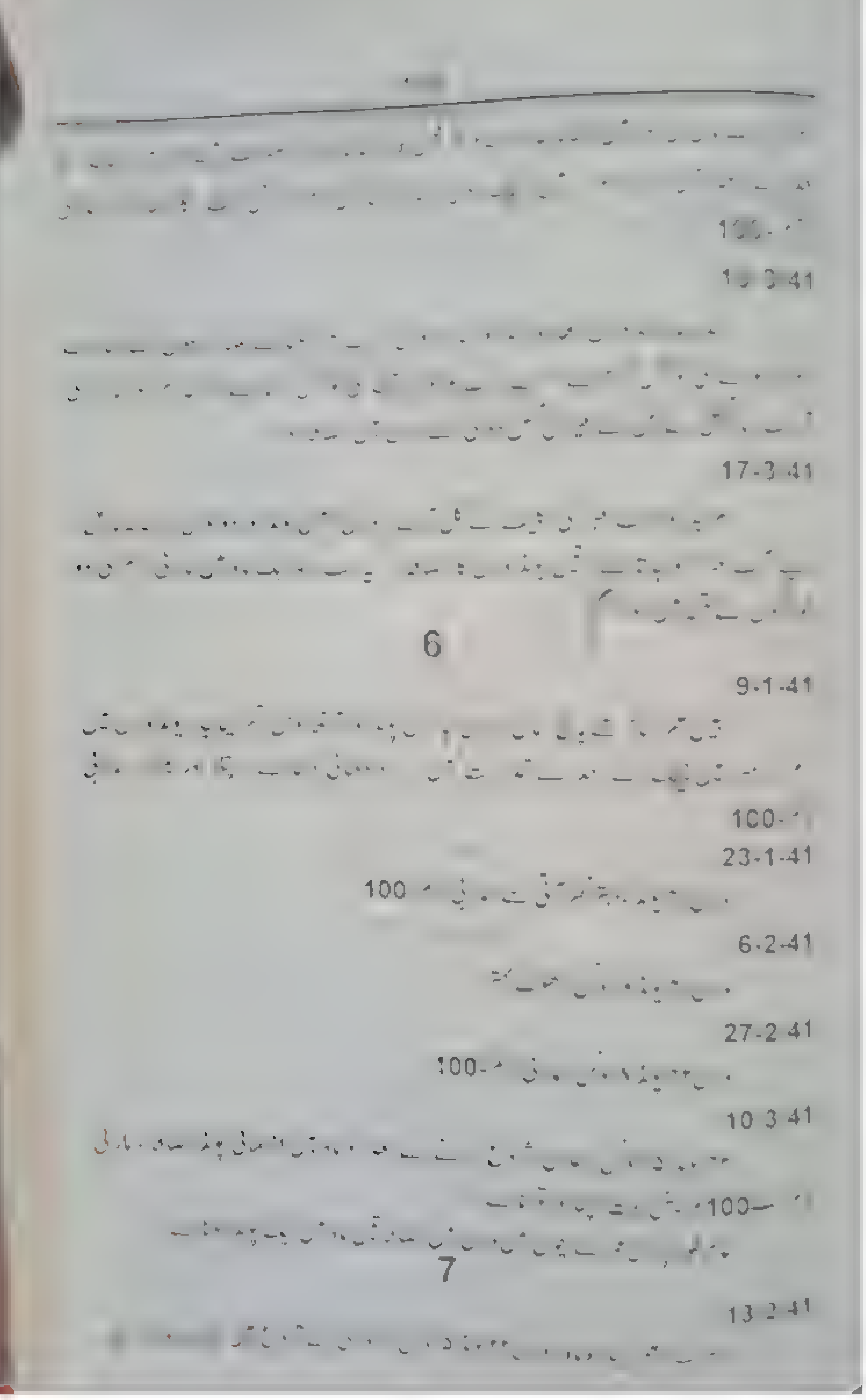

100-

17-3-41

6

9-1-41

100-

23-1-41

100

6-2-41

27-2-41

100-

10-3-41

100-

7

13-2-41

ہفتہ پہلے ہسپتال سے گھر آیا، نزلہ، پھیپھڑے، نزلہ کی تو وزن سے بھرے ہوئے، مار بی ام 100-

24-2-41

وزن ۲۳ پونڈ ۴ اونس، گیارہ دن میں ایک پونڈ کا اضافہ، ... خوب کام کرتی ہے۔ ماربی لا ام-100

13-3-41

وزن ۲۳ پونڈ ۱۵ اونس، خوب نظر آتی ہے۔

24-3-41

وزن ۲۴ پونڈ ۶ اونس، ماربی ام – 100

چھ ہفتوں میں چیچک کی نوسوڈ کی دو خوراکوں سے دو پونڈ وزن میں اضافہ ہوا، نزلہ علاج کے پہلے ہفتے میں ہی غائب ہو گیا۔

8

25-2-41

لڑکا بعمر ساڑھے پانچ سال، وزن ۳۹ پونڈ ۶ اونس، بمبئی میں چیچک کے بعد تندرست نہیں، ہر دو ہفتے بعد قے کا حملہ ہو جاتا ہے، اسے یہ شکایت پندرہ ماہ کی عمر سے ہے۔ گردن کے غدود بڑھے ہوئے ہیں اور ہاتھ لگانے سے دکھتے ہیں، ماربی ام-100

4-3-41

وزن میں چوتھائی پونڈ کا اضافہ، مریض پر رونق نظر آتا ہے، ماربی ام-100

11-3-41

غدود تقریباً ختم ہو گئے، رنگ بھی بہتر، اب اتنا سفید نہیں، ماربی ام-100

18-3-41

علاج شروع کرنے سے قے کی کوئی شکایت نہ ہوئی، ماربی ام-30

1-4-41

کافی بہتر، ماربی ام-30

29-4-41

وزن ۴۰ پونڈ ۶ اونس، دو ماہ میں ایک پونڈ وزن بڑھا، ماربی ام-30

13-5-41

غدود صاف ہو گئے، گذشتہ سال بچے کی وفات سے مدقوق ہے۔ ... 30- ...

شام۔

10-6-41

چند روز میں نانسلز صاف ہو گئے، غدود بھی ختم ہو گئے، وزن بدستور، مزاجی دوائی کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ متعینہ وقفوں کے بعد تو چیچپ سے بھی پہلے سے ہوتی تھی، مگر اب وہ بالکل ٹھیک لگتی ہے۔ اس کی جلد صاف، گلابی، سرخ رخسار، روشن آنکھیں، بہت توانا اور مستعد۔

9

اب ہم چیچک کے بعد آشوب چشم کے کیسوں کا ذکر کریں گے۔

5-9-40

پانچ چھ سال کی عمر میں چیچک ہوئی، جس کے بعد سے آشوب چشم، دو سال تک سوائے ہسپتال میں رہی، اپنے والدین کے پاس اگست ۳۹ میں آئی۔ پچھلے سال آنکھوں کے قریبی ہسپتال گئی۔ آنکھوں کی اس وقت کی صورت یہ ہے کہ دا میں آنکھ کے قرنیہ میں جالا، بائیں آنکھ کی نچلی پلک پر گوہانجنی، زرد، نظر دھندلی، وزن ۸۲ پونڈ، آنکھوں میں ڈالنے کے لئے یوفریزیا لوشن اور کھانے کے لئے ماربی لائینم-30

12-9-40

آنکھ کافی بہتر، وزن میں تین اونس کا اضافہ، پلک پر گوہانجنی پیپ دار، یوفریزیا ڈراپس اور ماربی لائینم-30

24-9-40

گوہانجنی ختم ہو گئی، قرنیہ کا دھندلا پن بھی کافی کم، عام شکل وصورت بہتر، ماربی لائینم-30

بچہ تین ہفتہ کے علاج سے بالکل مختلف تھا۔

10

17-12-40

جان ڈبیو، بعمر ساڑھے پانچ سال۔ ہسپتال سے تین ماہ کے بعد فارغ کیا گیا۔ اسے سرخ بخار اور چیچک رہی تھی۔ دو ہفتے سے گھر پر تھی۔ دایاں کان بہہ رہا تھا۔ کان میں سوراخ تھا، بہنے والا مواد سخت بدبودار۔ دونوں آنکھیں آشوب زدہ، سفید حصے اور پلکوں کی سوزش، بھینگے پن سے عینک لگاتا ہے۔ دور نظری میں مبتلا۔ یوفریزیا لوشن آنکھوں میں ڈالنے کے لئے اور کھانے

کے لئے ماربی ازم-30-

31-12-40

دائیں کان کا سوراخ درست ہو گیا، بہنا بھی بند ہو گیا۔ چھوٹی اور سفید پھنسیاں [illegible] قریباً دور ہو گئیں، دائیں کان کے باہر کے حصہ میں خراش پیدا ہوئی-

آنکھوں میں ڈالنے کے لئے [illegible] پیدا ہوتی [illegible] کھانے کے لئے ماربی ازم-30

7-1-41

سایہ میں ٹھنڈے پتھر والے فرش پر بیٹھنے سے نزلہ، ماربی ازم-30-

14-1-41

دائیں کان کا سوراخ اب مکمل طور پر درست ہو گیا- کان کی خراش بھی ٹھیک ہوئی- بہنا پن محسوس نہیں ہوتا-

21-1-41

دایاں کان دوبارہ بہنے لگا کان میں خارش- پتھر کے فرش پر سوتا ہے- قرنیہ کی سوزش ٹانسلز- ماربی ازم-30

28-1-41

دائیں کان کے گرد دکھن، بہنا بند ہو گیا، آنکھیں تقریباً ٹھیک-

4-2-41

دائیں کان کا سوراخ دوبارہ درست ہو گیا- آنکھیں بالکل ٹھیک، ماربی ازم-30- مریض اب بہت اچھا محسوس کرتا ہے- اس کی پریشان نظری ختم ہو گئی- بہت خوش باش ہے-

13-5-41

تین ماہ کے بعد دوبارہ دیکھا- بچہ بہت اچھا تھا- آنکھ اور کان کی کوئی تکلیف دوبارہ نہ ہوئی- رنگ بہت اچھا ہو گیا- بچے کے کان کا بہنا دو ہفتے کے علاج سے ہی درست ہو گیا- اس کی والدہ نے بتایا تھا کہ اسے کان کے علاج کے لئے کئی ہفتے تک ہسپتال میں رکھا گیا تھا- گلے کی سوزش کی وجہ سے کان میں دوبارہ معمولی سی خرابی ہوئی جو جلد ہی درست ہو گئی- اس کی تیز رفتار صحت یابی علاقہ میں موضوع بحث رہی-

11

28-1-41

بچی عمر تیرہ سال، قرنیہ و آنکھ کے سفید حصے کی سوزش [illegible]

[illegible] سے آنکھوں میں زیر علاج رہ چکا - یوفریزیا [illegible] اور سلفر 30-

11-2-41

آنکھیں بہتر، چہرے اور کندھوں میں کچھ دانے نکل آئے۔ سلفر 30- اعصابی ہیئت سے [illegible] طوفان اور [illegible] اور تاریکی سے ڈرتی ہے۔ آنکھوں کے لیے یوفریزیا لوشن۔

18-2-41

کچھ بہتر۔ آنکھوں میں صبح کے وقت بندش، فی الحال یوفریزیا بدستور۔

25-2-41

چہرے میں چیچک کا سا منظر، ماربیلانم 30-

4-3-41

دائیں آنکھ کے قرنیہ پر زخم، ([illegible]) یوفریزیا اور ماربیلانم بدستور۔

11-3-41

دائیں آنکھ کا زخم صاف ہو گیا۔ سوزش اور خراش وغیرہ ختم ہو گئیں۔

مئی کے شروع میں گلی میں نظر آیا، بہت اچھا تھا۔ آنکھوں کی تکلیف ماربیلانم دینے کے دو ہفتے بعد درست ہوئی۔

12

3-9-40

لڑکا بعمر ۱۱ سال، چیچک کے بعد آنکھوں کے قرنیہ اور سفید حصہ کی شدید سوزش، چیچک پانچ سال پہلے ہوئی تھی۔ دو سال پہلے سے اس کی آنکھوں سے [illegible] ہسپتال میں تین مہینے زیر علاج رہا تھا۔ ماربیلانم اور یوفریزیا لوشن۔

24-9-40

آنکھیں تین ہفتے کے بعد درست ہو گئیں

13

28-1-41

ایک لڑکی، تیرہ سال، آنکھوں کی سوزش اور بائیں آنکھ کی پتلی پر [illegible] یوفریزیا [illegible]

25-2-41

تین ہفتے تک سلفر ہر ہفتہ [illegible] دی گئیں۔ دونوں [illegible] چند [illegible] ٹھیک [illegible]

مار بی ایم 30 اور یوفریزیا لوشن

1-4-41

دو ہفتے میں آنکھیں کافی درست ہو گئیں۔ اس کے بعد اس کے چہرے پر پھنسیاں نکل آئیں۔ مار بی ایم۔ پھنسیاں بھی تھوڑے عرصہ بعد ختم ہو گئیں۔

14

27-5-41

پیٹریشیا، بعمر چھ سال، کرسمس سے ذرا پہلے اسے چیچک ہوئی۔ آنکھوں کا آشوب، جلد ۔۔۔ مار بی ایم اور یوفریزیا۔

10-6-41

دو ہفتے بعد آنکھیں درست ہو گئیں۔ غدود ٹھیک ہو گئے۔ دیکھنے میں ٹھیک۔ مار بی ایم 30

15

29-5-41

پانچ سالہ مینی، تین سال پہلے چیچک میں مبتلا ہوئی، اس وقت سے آنکھوں کی سوزش میں مبتلا ہے۔ بائیں آنکھ کے نیچے اور اوپر کی پلک پر بہت سے مسے۔ مار بی ایم 30-

10-6-41

آنکھوں کی سوزش درست ہو گئی۔ مسے سکڑنے لگے۔ مار بی ایم تیس دن تک روزانہ بالکل ٹھیک ہو گئی۔

یہ کیسوں کا ایک مختصر سا سلسلہ ہے۔ میں نے مار بی ایم کا استعمال گذشتہ سال ہی شروع کیا۔ کاش مجھے اس کے بارے میں کافی پہلے علم ہوتا۔ میں نے آشوب چشم کے سینکڑوں کیس کے قریبا دس سال میں مقامی علاج کرتی رہی۔ یقیناً مروجہ علاج کی قابل رحم ناکامی کا یہ کھلا ثبوت تھا مقامی علاج سے گرد اور غلاظت تو صاف ہو جاتی مگر آنکھوں کی مزمن حالت اگر چیچک کے اثرات کے تحت ہوتی تو اسے کوئی فرق نہ پڑتا۔ یقیناً غذا کی کمی اور ناقص غذا امراض کے علاج میں بہت اہم ہے مگر پھر بھی ایسے مریض مہینوں ہسپتال میں زیر علاج رہے۔ جہاں غذا کو خصوصی اہمیت دی جاتی۔ مارمائیٹ، مچھلی کا تیل، پنیر، انڈے، سنگترے اور اضافی وٹامنز فراہم کیے جاتے مگر اس کے باوجود ہسپتال میں تین سے چھ ماہ تک لگ جاتے۔ جب کہ مار بی ایم کی چند خوراکیں بگڑی حالت میں بھی خراب اور مزمن ترین آشوبی حالت کو دو تین ہفتوں میں درست کر دیتی

ایک اور کیس،

ایک 55 سالہ خاتون کئی سال سے ہومیو علاج کی مداح تھی۔ اسے سرکاری طور پر

نے ترک سکونت پر مجبور کر دیا گیا- وہ دیہات میں آئی تو چیچک میں مبتلا ہو گئی۔ اس نے مجھ سے
مشورہ کیا- میں نے اسے ماربلی لائنم-200 تجویز کی- دو خوراکیں مہینے مہینے کے وقفے کے ساتھ-
وہ چیچک کی نوسوڈ سے خائف تھی۔ چنانچہ مدتوں تک اس نے دوا نہ لی۔ ایک ماہ بعد جب دوبارہ
آئی تو اس کی حالت میں بہت تبدیلی آچکی تھی- وہ ہمیشہ آشوب نف میں مبتلا ہو جاتی تھی- اسے
چھپانے کے لئے وہ کریم اور پوڈر کا استعمال کرتی مگر اسے زیادہ کامیابی نہ ہوتی۔ اس بار جب
اس نے کلینک کے دروازے پر قدم رکھا تھا تو میری نظر پڑی- اس کا ناک سفید اور معمول کے
رنگ میں کریم اور مرہم کے بغیر تھا- میں نے مسکراتے ہوئے اس سے پوچھا کہ آیا اس بار اس نے
خصوصی وارنش استعمال کیا ہے تو اس نے جواب دیا کہ میں نے اس کے لئے کوئی چیز استعمال نہیں
کی- ناک کی سرخی پچھلے مہینے ختم ہو گئی- اس کو کئی سال سے تکلیف تھی۔ اس نے بتایا کہ اسے توقع
تھی کہ ہومیو علاج سے اس کے ناک کو فائدہ ہوگا- مگر یہ چلتا رہا- البتہ اب یہ ختم ہو گیا ہے- اس
نے بتایا کہ اس کو پانچ سال کی عمر میں چیچک کا شدید حملہ ہوا- جس سے اس کی نظر بہت کم ہو گئی
اسے بہت موٹے موٹے شیشوں والی عینک لگانا پڑتی تھی- اس زمانے سے اس کی ناک بھی سرخ
رہنے لگی- ماربلی لائنم-200 نے اس کی بدصورتی کو ختم کر دیا۔ بعض لوگ اس کو کوئی اہمیت نہیں
دیتے- مگر یہ امر دلچسپ ہے کہ چیچک کے بعد اگر ناک اور رخساروں کی رگیں بڑھ جائیں تو نصف
صدی کے بعد بھی ماربلی لائنم سے ٹھیک ہو جائیں گی- ایک مہینے کے علاج سے معاملہ درست ہو
گیا- دیکھنا یہ ہے نظر کی خرابی بھی درست ہوگی یا نہیں- اصولی بات تو یہ ہے کہ زیادہ عمر کی ہونے
کی وجہ سے یہ تکلیف باقی رہے گی مگر اس میں بہتری بہر حال ہوگی- اگرچہ مدت زیادہ ہونے کی
وجہ سے پیش گوئی مشکل ہے مگر نظر کی بحالی کا امکان بہر حال موجود رہے گا-

ایک پانچ ماہ کا بچہ، بہت المناک کیس-

اس کی آنکھیں بالکل درست تھیں- اسے چیچک ہو گئی- سات ہفتے تک وہ ہسپتال میں
رہا- بائیں آنکھ کی سوزش کے ساتھ ہسپتال سے فارغ کیا گیا- بہت سخت اور سرخ تھیں- بائیں
ابرو بہت چھوٹی تھی- جب کہ دائیں بڑی تھی، ستارے کی شکل کی تھی- روشنی ڈالنے سے کوئی اثر نہیں
ہوتا تھا- پردے کی سوزش تشخیص کی گئی-

بائیں آنکھ کی اوپر والی ابرو گر چکی تھی اور آنکھ قریب قریب بند تھی- بہت خطرناک
صورت تھی- آنکھوں کے امراض کے ماہر نے کہہ دیا تھا کہ نظر بالکل ختم ہو گئی ہے- بچے کی ماں
قدرتی طور پر پریشان تھی- بچے کو لیوٹیکم-30 کی ایک خوراک دی گئی- تین دن بعد [illegible]
ہو گئی- تب مجھے ہسپتال سے رپورٹ ملی کہ بچے کو چیچک تھی- چنانچہ میں نے دوا بدل کر ماربلی
لائنم-100 تجویز کر دی- لیوٹیکم کی دو خوراکوں نے آنکھ کی سرخی ٹھیک کر دی- [illegible] بھی کم

ہوں۔ البتہ روغن کا کوئی تاثیر تھا [illegible]

[illegible]

چونکہ یہ تکلیف چیچک کی وجہ سے تھی [illegible]
رہی جاتے

اصل بات یقینی ہے [illegible]
حتیٰ کوئی نہ جاتی ہے

چیچک سے بعد کی [illegible] کے چند مزید [illegible]

لندن کی مزدوروں کی آبادی میں آمد [illegible]
تسلسل نہیں رہ سکا۔

مثال کے طور پر ایک خاتون کے دو بچے ہیں۔ وہ ان دو بچوں کو لے کر ملکوں ملکوں گھومتی پھرتی ہے۔ اپنے خاوند سے ملنے کے لئے جنوبی لندن ایک فلیٹ میں مقیم ہے۔ ان میں سے ایک بچے کو جلدی امراض کی شکایت ہوئی۔ میڈیکل آفیسر نے اسے سوزشی تکلیف تشخیص کیا اور بتایا کہ اس بچے کے لئے ہسپتال کا علاج ضروری ہے۔ میں نے اس سے اتفاق نہ کیا۔ اس مشکل کو قدرت نے خود ہی حل کر دیا۔ دسمبر ۱۹۳۰ء کے شروع میں اسے چیچک کی بنا پر ہسپتال داخل ہونا پڑا۔ یہ وہ بڑا لڑکا ہے جس کی عمر تین سال تھی۔ اس کا وزن ۳۰ پونڈ تو ہسپتال سے فارغ کر دیا گیا۔ اس کے باوجود کہ اس کے ٹانگوں کے نچلے حصوں پر سوزشی خارش تھی۔ اس کی گردن کے غدود بڑھے ہوئے تھے۔ سانس کی نالیوں کی سوزش بھی تھی۔ ۹ فروری تک اس کے وزن میں ایک پونڈ کی کمی ہو چکی تھی۔ دکھتے ہوئے غدود، چپکنے والے ابرو، بلغمی کھانسی، [illegible] علامات قابل [illegible] مارفی نمبر 100 دی گئی۔ پانچ ماہ تک ان کی ماں غائب رہی۔ جولائی کے پہلے ہفتے میں واپس آئی۔ اس عرصہ میں بچے کے وزن میں تین پونڈ اضافہ ہو چکا تھا۔ ماں نے بتایا کہ بچے کی حالت بہت بہتر ہے۔

اس کی ماں نے بتایا کہ وہ بالکل ٹھیک تھا۔ البتہ کالی کھانسی سے معاملہ خراب ہوا تھا۔ چپکنے والی آنکھیں درست ہو گئیں۔ کالی کھانسی کے لئے میں نے اسے پرٹوسین دی۔ مجھے یقین ہے کہ چند دن تک یہ بھی ٹھیک ہو جائے گی۔ اس بچے نے آٹھ ہفتے کے ہسپتال کے علاج میں [illegible] وزن حاصل کیا۔ حالانکہ وہ زیادہ وقت بستر میں رہا۔ مارفی نمبر نے اس کے وزن میں [illegible] میں تین پونڈ کا اضافہ کیا حالانکہ اس دوران کالی کھانسی کا حملہ بھی ہوا۔ یہ حملہ بہت سارے بچوں کی بھوک کو متاثر کرتا ہے۔

اس کا بھائی اب پورے دو سال کا ہو گیا۔ اس کا وزن اگست ۱۹۳۰ء سے نومبر ۱۹۳۰ء تک ایک ہی رہا [illegible] باوجود کہ وہ بہت میں رہا۔ اگلے مہینے [illegible] 30 [illegible]

دی گئیں۔ اس کا وزن ڈیڑھ پونڈ اضافہ ہوا۔ پھر اس پر چیچک کا حملہ ہوا۔ دو ماہ بعد پھر اس کا وزن کم ہوا۔ آنکھیں چپکنے لگیں، زکام، بخار رہنے لگا۔ مار بی لائنم -100 کی ایک خوراک دی گئی۔
پانچ ماہ بعد اس کے وزن میں پانچ پونڈ کا اضافہ ہو چکا تھا۔ چار دانت نکل آئے تھے اور کوئی تکلیف نہ ہوئی۔ پچھلے دانت نکالنے میں بڑی مشکل سے نکلے تھے۔ وزن کے لحاظ سے ایک پونڈ زیادہ تھا۔ مار بی لائنم کی خوراک سے یہ فرق پڑا۔ اس کا مقابلہ کیجئے کہ وہ ہسپتال میں علاج سے کیا جا سکتا ہے۔ حالانکہ اس کا وزن دو ہفتے ہسپتال میں رہا، غذا میں بھی کوئی فرق نہیں تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ صحیح ہومیو دوائی ہی سے مریض کی حالت درست ہو جاتی ہے۔ اس طرح ایک کمزور بچہ ایک خوش باش صحت مند بچے میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ حالانکہ ہسپتالوں میں غذا کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔

۱۶ دسمبر ۴۰ء

تھامس عمر ۳ سال، وزن ۲۸ پونڈ، اس کا وزن جس قدر ہونا چاہئے تھا اس سے کم تھا۔ اس کی حالت قابل رحم تھی۔ نزلہ، زکام اور کھانسی، بڑھے ہوئے ٹانسلز۔ دو دن بعد سے چیچک ہو گئی۔ تین ہفتے ہسپتال میں رہا۔ اس کا چہرہ ابھی متورم تھا کہ ہسپتال سے فارغ کیا گیا۔ اس کی زبان پر موٹی سفید تہہ، مزاج بے حد چڑچڑا۔ لائنم کے -20 کی ایک خوراک دی گئی جس سے علامات صاف ہوئیں۔ ابتداً اس کا وزن کم ہونے لگا۔ اسے سنلہ -30 دی گئی۔ جس سے اس کے وزن میں اضافہ ہونا شروع ہوا۔ مارچ تک اس نے تین پونڈ وزن حاصل کیا۔ تین ہفتے بعد پھر وزن میں کمی ہونے لگی۔ مار بی لائنم -100 دی گئی۔ ایک مہینے میں وزن بحال ہوا۔ ایسے غریب گھرانوں میں جہاں غذا مشکل ہو وہاں وزن میں اضافہ بہت کم ہے۔ اس کے گھر میں بہتر غذا اس کے باوجود صحت میں بہتری برقرار رہی ہے۔

جین عمر ۱۳ ماہ، اسے سیلیکا دی گئی۔ اس دوائی نے بہت اچھا کام کیا۔ اسے چیچک ہو گئی۔ اس کی حالت دوبارہ خراب ہو گئی۔ وہ خاموش، پژمردہ، اور قابل رحم۔ وزن میں تیزی سے کمی۔ مار بی لائنم -100 دی گئی۔ اگلے ہفتے وہ بالکل ٹھیک اور خوش باش تھی۔ وزن بھی بڑھتا ہوا۔ تین ہفتوں میں پانچ پونڈ وزن بڑھا۔ اب وہ ہشاش بشاش تھی۔

ایک بار پھر کہہ دوں کہ چیچک کے مواد سے تیار کردہ دوائی ماربی لائنم، چیچک سے متاثرہ مریض کے لئے اونچی طاقت میں بے حد مفید ہے۔ مریض کو مسلسل کئی ہفتے تک ... مچھلی کا تیل اور مقوی غذا میں یہ علاج بہت ... درست ...

مریض ... اسے چیچک سے ایک دو ہفتے ... ماربی لائنم ...

... دوائی ... دو تین ... ساتھ ...

(XXV)

سرخ بخار کا انجکشن

(SCARLATINUM)

پہلی جنگ عظیم میں جب انگلستان کی خواتین نے اپنے وطن کی خدمت کی [illegible]
کرتے ہوئے اپنے گھروں اور پیاروں کو چھوڑا۔ بڑے بوڑھوں کے ذمہ بچوں کی نگہداشت تھی
اگر بڑے بوڑھے یہ ذمہ داری نہ سنبھالتے تو بچے تباہ ہو جاتے۔ ان بوڑھوں میں سے ایک
جڑواں بچوں کو ایک ویلفیئر سنٹر لائے۔ یہ بچے ۱۹۱۶ء میں پیدا ہوئے تھے۔ تین ہفتے کی عمر سے ان کے
بارے میں دی گئی ہدایات کی خلوص سے پابندی کی جا رہی تھی۔

میرے لئے اس بوڑھے کی اپنی تکلیف دلچسپی کا باعث تھی۔ وجہ اس کی آنکھوں کی تکلیف
تھی۔ وہ اس تکلیف کو چھبیس سال سے بہادری کے ساتھ برداشت کر رہا تھا۔ اس کی پلکیں
بالکل لٹک چکی تھیں۔ سرخ اور پر درد تھیں۔ اس طرح جیسے کچا گوشت کا سوزش زدہ ٹکڑا ہو۔ آنکھوں
کی تمام جلد متاثر تھی۔ اس نے تسلیم کیا کہ وہ کئی ہسپتالوں میں علاج کرا چکا ہے مگر کوئی فائدہ
نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ عارضی افاقہ کے لئے دی جانے والی دوائیں بھی وہ کافی عرصہ سے
چھوڑ چکا تھا۔

میں نے اسے سلفر دی جو اس نے شوق سے ان پڑیوں کو کھایا۔ وہ فربہ، غیر شادی شدہ
شخص تھا۔ اسے اپنے لباس اور وضع قطع کا کوئی خیال نہیں تھا۔ وہ گندہ تھا۔ سلفر کے بعد
سورائینم دی کیونکہ اس کے جسم سے بدبو آتی تھی۔ اس کے بعد پلسٹیلا اور گریفائٹس مختلف اوقات
میں دی۔ مگر یہ سب کچھ بیکار ثابت ہوئیں۔ مزید تجسس پر علم ہوا کہ اسے یہ تکلیف سرخ بخار کے بعد
شروع ہوئی تھی۔ لیکن مجھے اس الجھن کا سرا نہ ملا۔ کئی سال گزر گئے جب وہ بچے سترہ سال کے
ہوئے۔ وہ اپنے اچھے مستقبل کی راہ پر تھے۔ وہ خوشی سے بتا رہی تھی مگر مجھے افسوس تھا کہ میں
علاج نہ کر سکی۔

تقریباً اسی زمانے میں ایک اور خاتون سے واسطہ پڑا۔ وہ بھی فربہ، غلیظ، بھدی [illegible]
بالکل بچی کی طرح چلتی۔ اس کی یہ حالت متعدد بچے جننے کی وجہ سے ہو گئی تھی۔ اس کی پلکیں
بھدی، اکھڑی اور خراب ہو چکی تھیں۔ وہ چھچھوروں کی طرح تقریباً بہری۔ اس کو ایک [illegible]
سے چلنا آتا۔ وہ اپنے ساتھ اس سال سے چھوٹی عمر کا بچہ لاتی۔ وہ خون کی شدید [illegible]

جہنم میں جلتا تھا۔ میں اپنی پچھلی ناکامیوں کی وجہ سے مایوس تھی۔ مگر پھر بھی میں نے اس کی عام حالت کے پیش نظر سلفر-30 دی۔ یہ ۲۵ مارچ ۱۹۴۱ء کا دن تھا۔ اگلے ہفتے اس کی آنکھوں کی حالت بہتر ہوئی۔ وہ آنکھوں کے ہسپتال نہ گئی۔ سلفر کی ایک خوراک اور دے دی گئی۔ مگر اگلی ملاقات کے وقت دیکھا تو اس کی حالت بہت خراب تھی۔ اس کو آنکھوں میں [illegible] رنگ کا لوشن لگایا گیا جسے اس نے سخت ناپسند کیا اور مزید مقامی علاج سے انکار کر دیا۔ اتفاق سے مجھے پتہ چلا کہ [illegible] سال پہلے سے سرخ بخار ہوا جس کے بعد اس کی آنکھوں کی یہ صورت ہوئی۔ آنکھوں کی حالت بگڑتی رہی اور [illegible] پر فتح ہوئی۔ اس سے اس کے مزاج پر بھی اثر پڑا اور وہ ہر وقت ہر ایک سے برہم رہتی۔ کوئی اس کی مدد کو نہ پہنچتا۔ یقیناً آنکھوں کی حالت مزمن تھی۔ آنکھ کا زخم بہت موٹا اور سخت تھا سرخ بخار کے حملے کے ذکر سے مجھ پر بہت کچھ واضح ہوا۔ میں پر امید تھی۔ ۲۱ اپریل کو میں نے سکارلیٹینم-200 کی ایک خوراک دی۔ مقامی طور پر کوئی چیز لگانے سے منع کر دیا۔ ایک ہفتہ بعد مزید ایک خوراک دی۔

۱۷ جون ۱۹۴۱ء کو اس کی ماں دوبارہ آئی۔ ہوائی حملے اور [illegible] جانے کی وجہ سے وہ اتنے عرصہ نہ آ سکی۔ اس کی آنکھیں بہت بہتر تھیں۔ [illegible] سکارلیٹینم-200۔ تین ہفتے بعد وہ پھر آئی۔ اب وہ پہچان میں نہیں آتی تھی۔ وہ بالکل بدل چکی تھی۔ صاف ستھری، روشن، رخساروں کے ساتھ، صاف سفید اور ریشم کی طرح نرم [illegible] بالکل ٹھیک وہ بالکل مختلف ہو گئی۔ تمام سرخ گوشت ختم ہو گیا۔ آنکھ کا زخم [illegible] کی طرح کی کوئی بات نہ رہی۔ یقیناً ایک معجزہ ہو گیا۔ وہ بالکل نئی صورت میں تھی۔ اس ماں کی بدصورتی کے بعد وہ چند ہفتوں کے علاج سے ٹھیک ہو گئی۔

سرخ بخار سے بچاؤ کے ٹیکے ہمیشہ کامیاب نہیں ہوتے۔ مجھے [illegible] کیسوں کے علم ہیں جن میں یہ ٹیکے ناکام ہوئے۔

3) ایک معروف فزیشن کے دو جوان لڑکے سکول کے بورڈنگ ہاؤس میں رہتے تھے۔ سرخ بخار کی وبا پھیل گئی۔ سکول میں تمام طلبہ کو حفاظتی ٹیکے لگائے گئے۔ [illegible] جرأت بھی نہ کی۔ ایسے ظالم اور ہٹلرازم کے خلاف انگلینڈ اور پورے خطے میں [illegible] ان بچوں پر [illegible] متوقع اثرات کا پیشگی اندازہ نہ لگایا گیا۔ چنانچہ تعلیم اور صحت کا زبردست نقصان ہوا۔ [illegible] اونچا بخار اور پورے جسم پر موٹے موٹے سرخ دانے نکل آئے جس سے وہ [illegible] رہتے اور مسلسل بیدار رہتے۔ لوشن [illegible] کے حساب سے لگائے گئے مگر کوئی فائدہ [illegible] ہفتوں تک اونچا رہا۔ بہترین امداد و نگہداشت کے باوجود ان کی حالت خراب سے

خراب ہو چکی تھی۔ [illegible] کے [illegible] مزید مشورہ کے لیے [illegible]
[illegible] کے [illegible] تدبیر [illegible] سے [illegible] تھے

سرخ بخار سے پیدا شدہ طویل مدت کے [illegible] مدافعت [illegible]
کے استعمال سے [illegible] قوت مدافعت [illegible] شفا [illegible] ہو سکتی ہے۔

اسی طرح سرخ بخار کے باقی ماندہ اثرات دور کرنے کے لیے [illegible]
بہت موثر ہے۔ ان اثرات میں گردے کے عوارض، پیشاب میں چربی [illegible]
ہیں۔ ان کا میں پہلے تفصیل کے ساتھ ذکر کر چکی ہوں۔ ان بداثرات [illegible]
صرف چند خوراکیں کافی ہیں۔

[illegible] سرخ بخار [illegible]
قوت مدافعت کی سفارش کرتے ہیں۔ میں نے بھی اس کا تجربہ نہیں کیا تھا۔ بعد میں [illegible]
ہدایت پر عمل کیا [illegible] بیلاڈونا سرخ بخار کے خلاف بہترین تحفظ ہے۔ میں نے اس کو مفید
پایا۔

ایک نوجوان لڑکی [illegible] سال عمر، سرخ بخار تھی۔ میں نے [illegible] 200 [illegible]
بعد دی۔ بخار [illegible] جلد میں [illegible] اور چند دن میں [illegible]
گھر میں دیگر چھوٹے افراد خانہ کو بیلاڈونا 30 دن میں تین بار دی گئی۔ [illegible]
بخار نہیں ہوا۔

کچھ سال کے عرصہ میں سرخ بخار کی وبائی بار پھیلی۔ میں نے [illegible] مریض
بخار سے بچنے کے لیے بیلاڈونا 30 صبح شام ایک ہفتہ تک استعمال کرائی۔ اس طرح
دوسروں تک نہ پھیلا۔ خاندان سے [illegible] مریض تک ہی محدود رہا۔

سرخ بخار کے [illegible] کے نتیجہ میں بچے ہفتوں تک [illegible] رہتے ہیں۔
[illegible] علاج سے بخار کی روک تھام کی جا [illegible]
مجھے ایک اور کیس یاد ہے۔ اس میں [illegible] بخار کے بعد [illegible] بچہ
ہسپتال میں رہا۔ [illegible] سخت [illegible] مسلسل [illegible] 200
[illegible] ٹھیک ہو گیا۔ جب [illegible]
[illegible]

ایک [illegible] پیشاب [illegible]
[illegible] 200 [illegible]

ایک مہینہ کے اندر وہ درست ہوگئی۔ اسے ایک سال سے تکلیف تھی۔ کان بہنے اور پیشاب خطا ہونے کی دونوں تکالیف دور ہوگئیں۔ حامد پانچ سال سے دو دفعہ پیشاب سے پریشان تھی۔ تین ہفتے میں وہ ٹھیک ہوگئی۔

(ایک چودہ سالہ لڑکی کو سرخ بخار کے بعد پیشاب میں چربی کی شکایت تھی اس کی ٹانگیں گھٹنوں تک متورم تھیں۔ سکارلیٹنم-200 کی ہفتہ وار خوراکوں سے وہ جلد ہی درست ہوگئی۔)

یہ چند کیس بتا جو میرے ذہن میں ہیں۔ جب میں ان مریضوں سے تقابل کرتی ہوں جن کا میں نے اپنے ایلوپیتھی کے زمانہ علاج میں علاج کیا تو ہومیو علاج کی برتری میں میں اور بھی یقین ہو جاتی ہوں۔ ہم مچھلی کا تیل، اسٹائلنک، فولاد کے شربت استعمال کرا کرا کے تھک جاتے تھے۔ مگر یہاں سکارلیٹنم کی چند خوراکوں سے علاج مکمل ہو جاتا۔ حقیقت یہ ہے کہ ان دونوں کا کوئی تقابل ہی نہیں۔

کسی مرض کے مواد سے تیار کی جانے والی نوسوڈ بہت اچھی دوائیں ہیں اور ان کو بھی نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔

(XXVI)

ذہنی امراض اور ہومیوپیتھی

ایک دوست میٹیریا میڈیکا کی ایک کتاب کی ورق گردانی کر رہی تھی۔ اس نے اچانک پکارا،

آپ کی دواؤں میں کتنی مخصوص علامات پائی جاتی ہیں۔ کیا آپ لوگوں کو ان کی مدد سے شفا دیتے ہیں؟

میں نے کتاب پر نگاہ ڈالی تو وہ تھوجا کی تفصیلات دیکھ رہی تھی۔ میں نے اسے بتایا ہمارا جواب واضح ہے۔ اس کی صراحت کے لئے ایک کہانی بیان کر دینا کافی ہے

"مجھے کئی بار ذہنی طور پر کمزور اور بیمار لوگوں کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ وہ سب بہت دلچسپ ثابت ہوئے ہیں۔ وہ بچوں کی طرح اپنے اندرونی خیالات تک صحیح صحیح بیان کر دیتے ہیں۔ وہ بالکل بے تکلف، اپنی پسند اور ناپسند میں بہت ہی بے تکلف ہیں۔ ان کی [illegible] بہ توسط [illegible] میں جنگ خوں سے نکالیں تو آسانی سے آپ کی ہر بات مانیں گے اور آخرکار اپنے خیالات و ترک کر دیں گے۔

میں اپنے حافظہ میں بعض ایسے مریضوں کے حالات ترتیب دیتا ہوں ان کے خوف اور مضحکہ خیز خیالات اور وسوسوں کا ذکر کروں گا۔ ان کے علاج کے لئے مجھے اجازت [illegible] دی گئی تھی حالانکہ میں اس کے لئے بے چین تھی۔ میں ان کے حالات کا بغور مطالعہ کرتی رہی" میٹیریا میڈیکا کی اپنی کتابوں میں ان کے حالات کے حوالے سے طور پر اے اور بی کے نام درج کر لیے ہوں تاکہ علامات کے لحاظ سے وہ میرے ذہن میں رہ سکیں۔

(1)

ایک نوجوان، اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا،

افسوس وہ اپنی گلی میں سے گھوڑا گزرنے میں کبھی کامیاب نہ ہوتا۔ آخرکار [illegible] وہ اپنے گھٹنوں کے بل جھک کر اس کی دم کے پیچھے دست بدعا ہو جاتا۔ وہ مذہبی جنون میں مبتلا تھا

"ایک گھوڑے کے پیچھے وہ کیوں جھکتا تھا"

میں نہیں جانتی۔ بہرحال اس کے ساتھ چلنا بہت پریشان کن تھا۔ اس طرح اسے [illegible] وہ [illegible] دعا میں مصروف نظر آتا۔ ان دنوں گھوڑا ریس کلبوں میں عام تھا

ایک روز وہ ایک ادارے کی بلند و بالا فصیل پر چڑھنے میں کامیاب ہو گیا"

ہو جاتا چاہتا تھا۔ مگر جلد ہی پکڑا گیا۔ اس روز بھی وہ گھوڑے کو قتل نہ کر سکا اور مجھے ہوئے ان
کرتا ہوا پکڑا گیا۔ کینٹ ریپرٹری میں "گھوڑے کو قتل کرنا" کے عنوان کے تحت بہت سی دوائیں
درج ہیں۔ تفصیل یہ ہے:

آرسینک، ہائیوسمس، سٹرامونیم، ویراٹرم۔

حیرانی کی بات یہ ہے کہ ایک علامت اس طرح بھی درج ہے

"گھوڑے کی بجائے لوگوں کو قتل کرنے کی خواہش"

اس علامت کے لئے ہائیوسائمس دی گئی ہے۔

سٹرامونیم، ہائیوسائمس کے ساتھ بائیو سائنس ہمارے تجربے کی حد تک مریضوں کے لئے کافی
ہوا کی۔ اس طرح ہمارے ہسپتال بھی مریضوں کے لئے شفا کا مرکز ہیں۔ یہ شرمناک اور تکلیف
دہ بات ہے کہ ذہنی امراض کے لئے ہومیو ہسپتال موجود نہیں ہیں جبکہ ایلوپیتھی کے بڑے
بڑے ہسپتال موجود ہیں اور ان میں مریضوں کو انتہائی کامیابی سے ٹھیک کیا جاتا ہے۔ وہاں بحالی کی
شرح موجودہ طریقہ علاج کے مقابلے پر بہت اونچی ہے۔

میری خواہش تھی کہ میں ذہنی بیماریت میں مبتلا مریض کا ہومیو علاج کرتی مگر اس
زمانے میں میں صرف ایلوپیتھک دوائیں ہی دے سکتی تھی۔ وہ مریض ایلوپیتھک دواؤں سے ٹھیک
ہو گیا مگر کچھ عرصہ بعد جب میں نے ہسپتال چھوڑا تو وہ مریض وہیں موجود تھا۔ آج اگر مجھے دوبارہ
موقع ملے تو سٹرامونیم، ویراٹرم یا جو دوا بھی علامات کے لحاظ سے ٹھیک ہو وہی دینی چاہئے۔ اس
کی صحت یابی کا پورا امکان موجود ہے۔ اس زمانے میں میں نے صرف مزاج اور مخصوص علامات نوٹ
کی تھیں۔

اسی ہسپتال میں ایک اور دماغی مرض کا مریض تھا۔ اس کا والد ایک معروف پروفیسر تھا۔
مجھے یاد نہیں کہ وہ مریض کس طرح پاگل پن کا شکار ہوا۔ دیکھنے میں وہ بالکل ٹھیک ٹھاک تھا البتہ جب
بھی اس کے سامنے پولیس کا ذکر کیا جائے تو وہ جذباتی ہو جاتا تھا۔ پولیس سے خوف زدہ رہنے کا وہم
تھا۔ پولیس والا اس کے گھر آ رہا ہے۔ اس کیفیت پر اس کی دوا بائیو سائنس یا کالی کارب دینا چاہئے
تھی۔ بیلاڈونا یا ہائیوسائمس اونچی طاقت میں دینا چاہئے تھی۔ یہ بھی عجیب بات ہے کہ انہوں نے یہ دوا کی
مقدار میں استعمال کرائی۔ ہائیوسائمین ہائیڈروبرومائیڈ 1/100 گرین مقدار میں دی گئی۔ یہ دوا
پاگل پن کے لئے ہسپتال میں عام دی جاتی ہے۔ اس سے اسے نیند آ جاتی ہے مگر یہ دوا فزیولوجیکل
مقدار سے زیادہ دی جاتی ہے۔ وہ اس کے عادی ہو جاتے ہیں۔ اگر یہی دوا قلیل مقدار میں
استعمال کی جائے تو مریض صحت یاب ہو جاتے۔

مکمل طور پر کامیاب علاج کیا۔ یہ ذہنی عدم توازن کا شکار تھی۔ تیس سال کی عمر میں اس کا وزن ۳۱ پونڈ تھا۔ اسے بھوک بالکل نہیں لگتی تھی۔ اسے ہر قسم کے کھانے سے نفرت ہو گئی تھی اور جب ہوتی وہ کسی دوسرے کی جانب سے نفرت کرتی تھی۔ اسے کسی کا اس سے چھونا برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ وہ شوہر کے پاس جانے کی جرأت نہیں کرتی۔ صبح شام اس کے کپڑوں کی تبدیلی کا منظر بہت خوف ناک ہوتا۔ وہ اپنی ماں کی گود میں بھی نہیں بیٹھتی تھی۔ اسے تنہا چھوڑ دیا جاتا تو وہ اپنے آپ کے ساتھ ہی جینے میں خوش رہتی۔ اس کی ماں نے بتایا کہ وہ کہتی ہے کہ اگر کسی نے اسے ہاتھ لگایا تو اس کا جسم ٹوٹ جائے گا۔ میں نے اسے تھوجا کی خوراک تجویز کی۔ پہلے 6 اور پھر 30۔ اس کے وزن میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ اس کی بھوک بحال ہوئی۔ اب اس نے باہر کی تبدیلی کی اجازت دینا شروع کر دی۔ وہ ہمیشہ خود پسندی کی ایک حد تک وہ مریضہ رہی۔ اس کا مزاج خود پسندی کا ہی رہا۔ وہ اپنی بیٹی کو پسند کرتی ہو اس سے ملتی جلتی علاج کے آخر پر وہ یہ بھول گئی کہ اس کو چھوا گیا تو وہ ٹوٹ جائے گی۔ ان مریضوں کا میں نے کامیاب علاج کیا ان میں سے ایک یہ بچی تھی۔)

مجھے یقین ہے کہ اگر پاگل خانہ میں موجود شخص کو تھوجا دی جائے تو اس کا اپنے بارے میں شخصیت کی ساخت کا واہمہ دور ہو جاتا اور وہ اپنے گھرانے میں ایک خوشگوار طور پر پیوند کیا جاتا۔ وہ ذہنی طور پر بالکل صحت مند ہوتا۔ عجیب بات ہے کہ اس کی زندگی میں صرف یہی ایک غیر صحت مند بات تھی جس نے پورے مزاج کو تباہ کر دیا تھا۔ صرف اس ایک بات کو دور کر دیں صحت مند جسم میں صحت مند ذہن بحال ہو جائے گا۔

یہ خیال نہ کریں کہ میں بغیر ٹھوس ثبوت کے ایک بیان دے رہا ہوں۔ ہمارا قانون یہ ہے کہ بیماری کو مشابہ دوا شفا دیتی ہے۔ ایک طرف یہ ایک علامت ہے جو صحت مند آدمی میں پائی جاتی ہے اور دوسری طرف یہ علامت ایک بیمار میں پائی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بے شمار کلینکل تجربات سے ثابت ہوا کہ ایسی کیفیت میں تھوجا دی جائے تو شفا ہوتی ہے۔ یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ یہ پازیٹو تھراپی ہے۔ اسی وجہ سے فرانس میں بعض حلقے اس کا نام بدل کر اسے ہومیوپیتھی کے بجائے پازیٹو تھراپی کہنے پر مصر ہیں۔ کیونکہ ہم جانتے ہوئے شفا کی پیش گوئی کر سکتے ہیں۔ شرط صرف یہ ہے کہ صحیح دوا منتخب کی جائے۔

(ایک معمر خاتون ہمارے وارڈ میں آئی۔ اس کے ساتھ تین بچوں کا خاندان اور ان کی والدہ تھی۔ نوجوان والدہ خاموش و ساکت کونے میں بیٹھی رہی جیسے بت ہو۔ ... کی علامت ہے۔ وہ بچے یا خاوند کی طرف دیکھتی تک نہیں۔ ... ان کی حالت کا سبب

نہیں دیتی، جنبش بھی نہیں کرتی، اپنے مخاطب کی جانب سر اٹھا کر دیکھتی [illegible]
علامت تھی [illegible] جو [illegible] رہی ہے سمجھتی ہے۔ اس [illegible] کی مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔
یہاں تک [illegible] کے بعد بچی بھی [illegible] ہوئی۔ [illegible] نہیں لگاتی تھی۔ [illegible]
چند [illegible] شخصیت تھی۔ [illegible] کرنا چاہیے وہ جو [illegible] تھی۔ [illegible]
پڑی۔ میں نے اسے اگلے روز آنے [illegible] مگر اگلے روز وہ نہ آیا۔ مجھے یقین تھا [illegible]
متاثر معذوروں کے ادارے میں مشہور [illegible] داخل [illegible] قرار [illegible] باقاعدہ
معذور قرار دیا جائے۔ میں نے زچگی کی [illegible] ذہنی معذوری تشخیص کی۔ ایک [illegible]
[illegible] مجھے بہت افسوس تھا [illegible]
کچھ کرنے کے بارے میں پرامید تھی۔

ایک ہفتہ بعد پھر وہی منظر سامنے تھا۔ بچہ اس کی دادی کے ساتھ [illegible] کے خانے میں خاموش [illegible] میں بیٹھی ہوئی ہے۔ دادی نے بتایا کہ وہ اسے ذہنی [illegible] کے پاس لے گئی تھی۔ اس نے ذہنی معذوروں کے ادارے [illegible] کا مشورہ دیتے ہوئے [illegible] مزید [illegible] نہیں ملتا [illegible] معذور [illegible] پر تصدیق [illegible] دادی [illegible] نہیں تھی۔ [illegible] میری [illegible] یاد آئی [illegible] میں نے [illegible] سفر 10m- [illegible] ایک [illegible] جانے کی ہدایت [illegible] تکلیف کی [illegible] صورت میں ادارے میں آنے کی ہدایت [illegible] میں قدرتی طور پر متجسس تھی [illegible] اوقات بچے کو قتل کر دیتے ہیں۔ ان کے خیال میں تمام آزار [illegible] سبب بچہ ہی ہوتا ہے۔ [illegible] چھٹکارا پانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

[illegible] ہفتے بعد وہ تینوں آئے۔ مگر فرق یہ تھا کہ ماں نے بچے [illegible] ہوا تھا اور دادی پیچھے پیچھے چل رہی تھی۔ ماں نے بچے [illegible] بتایا [illegible] اگلے روز [illegible] بچے میں دلچسپی لینا شروع کر دی تھی۔ [illegible] اجازت مانگی۔ دادی اس پیش رفت پر کافی خوش تھی۔ ایک ہفتہ بعد ماں اور بچہ بغیر دادی کے آئے۔ [illegible] اپنے بچے [illegible] اور گھر کی تمام ذمہ داریاں پوری کر رہی تھی۔ اس میں اب [illegible] معاونت کی بھی ضرورت نہ تھی۔ وہ مسلسل بہتر ہو رہی تھی۔ [illegible] اور [illegible] کی اصل رنگت بحال ہوئی۔ اب وہ [illegible] آپ اور بچے [illegible] زیادہ خوش اور [illegible] ہوگا۔ [illegible] دوران پیدا ہونے والی ذہنی معذوری [illegible] میڈیکل کی کتابوں میں [illegible]

تک چھت ٹوٹ جانے تک رہتی ہے۔

یہ مریضہ ادھیڑ عمر کی عورت تھی۔ اس کو شدید تکلیف تھی۔ دوران علاج میں نے اسے زیر
مشاہدہ رکھا۔ دوبارہ بیماری کی کوئی علامت ظاہر نہ ہوئی۔ یہ بات ہے کہ اس قسم میں یہ
علامت شامل نہیں ہے۔ لیکن ایسے مریضوں کو جو اس قسم میں مبتلا ہوں علاج سے اداروں میں
داخل کرایا جاتا ہے مگر وہاں تو علاج کی امید ہی نہیں کی جاتی۔ میں نے اس وجہ سے بیشتر یہ
مطالبہ کیا ہے کہ ان مریضوں کے علاج کے لئے نئے طریقہ علاج کو موقع دیا جائے۔ ان اداروں میں
جو یہ طریقہ ہی موجود ہے کہ ان کے کسی قسم کا علاج نہیں۔ اگر اس حقیقت سے کام لیا جائے
تو بہت سے مریض جو آج کل ذہنی امراض کے اداروں میں پڑے ہیں، وہ تندرست ہو جائیں
گے۔

(XXVII)

اعصابی تکالیف

دیوانگی کی حالت کا بیان بائبل میں اس طرح درج ہے:

نبوچدنزر بادشاہ نے کہا،

"کیا بابل کی عظیم مملکت کی تعمیر میں نے اپنی بادشاہت کے لئے نہیں کی ہے، کیا یہ
میری طاقت اور عزت کا مظہر نہیں؟"

یہ الفاظ ابھی بادشاہ کی زبان پر ہی تھے کہ آسمان سے آواز آئی،

"اے نبوچدنزر بادشاہ تم نے یہ کیا کہا ہے؟ اس کی پاداش میں تم بادشاہت سے
محروم کئے جاتے ہو تم کو انسانوں سے الگ کر کے درندوں کے ساتھ رہنا پڑے گا۔ تم گھاس کھاؤ
گے جیسے بیل اور دوسرے جانور کھاتے ہیں۔ سات زمانے اسی طرح سے گزریں گے۔ جس کے
بعد تمہیں تمہاری بادشاہت واپس کر دی جائے گی۔"

اسی وقت اس آسمانی پکار پر عمل شروع ہو گیا۔ شاہ نبوچدنزر کو آدمیوں سے نکال دیا گیا
اور وہ بیلوں کی طرح گھاس کھانے لگا۔ اس کا جسم آسمان سے برسنے والی برف سے بھیگ گیا۔ اس
کے بال عقاب کی طرح کے ہو گئے، اور ناخن پرندوں کے پنجوں کی طرح کے۔

دن کے خاتمے پر شاہ نبوچدنزر نے اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھائیں اور اس
کی عقل بحال ہو گئی۔

[illegible] منظور ہوئی وہ اپنی کیفیت یوں بیان کرتا ہے:

"میری عقل، استدلال اور اقتدار واپس کر دیا گیا۔ تب میں آسمانی قوت، قدرت اور عزت کا اعتراف کرتا ہوں اور مانتا ہوں کہ جو کوئی تکبر کرتا ہے وہ رسوا ہوتا ہے۔"

پرانے زمانے کے اس بادشاہ [illegible] کے پیچھے کا مرض لاحق ہو گیا تھا۔ اس کا دماغ [illegible] کی طرح ہو گیا۔ ان کے ساتھ ہی وہ کھلی فضا میں سات سال تک رہا۔ ان کی طرح [illegible] اسے اپنی ذات کا شعور حاصل ہوا۔ اس نے اپنے رب کا اعتراف کیا۔ وہ ایک بار پھر معتبر ہو گیا۔

اس طرح کی ٹوٹ پھوٹ کے بہت سے اسباب ہیں۔ اگر شروع میں علاج کیا جائے جب کہ ابھی ذہن زیادہ متاثر نہ ہوا ہو، کسی طرح کے مریضوں کا علاج فہم و بصیرت رکھنے والوں سے کرایا جائے تو نتائج بہتر ہوتے ہیں۔ مگر مشکل یہ ہے کہ عام طور پر لوگ ایسے مریضوں سے علاج میں [illegible] جاتے ہیں۔

گذشتہ روز اسی طرح کے ایک مریض سے مجھے واسطہ پڑا۔ یہ اسی قسم کا ذہنی عارضہ تھا۔ مقامی ڈاکٹر نے بھی [illegible] والدہ کو بہت غلط مشورہ دیا۔ اس کی بیٹی جو تیس سال سے کم و بیش [illegible] ہے۔ اس کا دماغ مکمل طور پر شل ہو گیا۔ والدہ نے اس پر یقین کر لیا مگر خوش قسمتی سے ایک [illegible] نے اس سے تعلق کیا اور اسے میڈیکل ہسپتال میں مزید تشخیص کے لئے بھیج دیا۔ [illegible] اس کے معائنہ کی ذمہ داری میرے سپرد ہوئی۔

مریضہ کی ہسٹری کافی خراب تھی۔ اسے کئی سال سے مرگی کا عارضہ لاحق تھا۔ [illegible] دورے دواؤں سے قابو میں نہ آتے۔ ایک ہفتے میں تین چار دفعہ یہ دورے [illegible] ہوتے۔ گذشتہ ہفتے یہ دورے زیادہ ہو گئے۔ دورے قریباً رات بھر جاری رہتے۔ ایک ختم ہوتا دوسرا شروع ہو جاتا۔ دن کے وقت وہ کند ذہن ہو جاتی۔ وہ ہر سوال کے جواب سے انکار کر دیتی۔ وہ بات ہی نہ کرتی، کھانے اور پینے سے بھی انکار کر دیتی۔ [illegible] اس کے ساتھ وہ خود پسند بھی تھی۔ کئی دن سے اس کی کیفیت بد سے بدتر ہو رہی تھی۔ وہ آبادی سے کافی [illegible] دیہات میں رہتی تھی۔ اسے شہر میں ایمبولینس میں لایا گیا۔ جہاں وہ قابل [illegible] بعد لیتے ہیں۔

[illegible] کی قلیل مقدار دی گئی۔ [illegible] مرگی کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

سے مہینوں علاج کرنا پڑے گا۔ ہومیو علاج مرض کی تشخیص میں وقت لیتا ہے۔ [illegible]
کا پیمانہ چھلکنا نہیں چاہیے۔ معائنہ کرنے والے اولین ڈاکٹر کی رائے [illegible]
اور مریض کی والدہ اس کی رائے کو قبول کر کے بچے کو ذہنی ادارہ میں لے جاتی تو [illegible]
ہوتا۔ ضرورت ایسے اداروں کی ہے جہاں ہومیو علاج کے اصولوں [illegible] طور پر تشخیص [illegible]
اور اس طرح علاج کے نام پر خواب آور ادویہ استعمال کرا کے دماغ کے خلیوں [illegible]

بائبل کے مطابق نیبو چدنضر بادشاہ صحت یاب ہو گیا۔ اس کی [illegible]
صلاحیت بحال ہو گئی تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس نے [illegible]
اس نے گوشت سے پاک غذا استعمال کی۔ اس نے کوئی دوائی نہ لی۔ میں پورے یقین سے [illegible]
ہوں کہ اگر وہ آج کے جدید اداروں میں رکھا جاتا، جہاں اسے ہر وقت بند رہنا پڑتا [illegible]
تالوں کی جھنکار اسے ہر وقت سنائی دیتی، اور وہ دواؤں کے اثر کے تحت غنودگی میں رہتا تو [illegible]
عقل بھی بحال نہ ہوتی۔ مجھے جدید طریق علاج بہت عجیب لگتا ہے [illegible]
[illegible] کا پابند نہیں بنایا جا سکتا۔ اسے کسی صورت دبایا نہیں جا سکتا۔ اسے اپنی راہ اختیار کرنے کا [illegible]
دینا چاہیے۔ جب بڑا ہو کر وہ غیر متوازن ہو جاتا ہے تو اسے [illegible] کی کوشش کی جاتی ہے
بڑی مقدار میں دوائیں دی جاتی ہیں اور وہ ان دواؤں کا عادی بنا دیا جاتا ہے۔ ذہنی مریضوں کے
اداروں میں مریضوں کا رکھا جانا عمر بھر کی قید کے برابر ہے۔ ابتدائی دنوں میں [illegible]
[illegible] کیا جائے اور سمجھایا جائے، اس پر غیر معاشرتی رویوں کے خلاف ذہنی [illegible] جائے۔

چند باتیں میں اپنی مریضہ کی بابت بھی بیان کرنا ضروری سمجھتی ہوں۔ وہ [illegible]
رات کی مرگی میں مبتلا تھی۔ آئرلینڈ اور لندن کے بہت سے ڈاکٹر اسے دیکھ چکے تھے۔ [illegible]
ذہنی دباؤ تشخیص کیا۔ بعض نے دماغ کی رسولی کا اندیشہ ظاہر کیا۔ اس سے [illegible]
عمر کی بیماری کے آثار نہ تھے۔

اس دوران باربی ٹیوریٹ سلسلے کی دواؤں کی بھاری مقدار استعمال کرتی رہی۔
مگر دوا سے دورے کنٹرول نہ ہوئے۔ اس کی [illegible] طبیعت میں شدت [illegible]
جھوٹ بولنے کی عادت میں بھی اضافہ ہوا۔ نیند بھی غائب ہو گئی۔

اسے پہلی ملاقات میں تجویز - 200 سی سی - اس کے بعد [illegible] 6 [illegible]
[illegible] کی غذا میں سے گوشت بند کر دیا گیا۔ اسے سبزیوں کی غذا کا پابند بنایا گیا۔ وہ [illegible]
[illegible] کافی عجیب، رات خوب گہری نیند کا لطف اٹھاتی۔ وہ اب ہر طرح کے [illegible]
اندیشے سے آزاد ہوئی۔ [illegible] ماہ کے [illegible] عرصے کے بعد ایک [illegible]

ہوئی۔

حیرت میں ڈاکٹر نے ایک ٹیسٹ کرایا ... حیرت میں تھی۔
آپریشن کے بعد ہوش آیا تو اس کا تمام ... سے ختم ہو چکا تھا۔

تین مہینے کوئی تکلیف نہ ہوئی۔ ہوئی ... بات ... خوف تھی ...
کافی پہلے سے وہ اپنے کام پر باقاعدگی سے ... رہی تھی۔ وہ پہلے سے زیادہ محنت سے کام کر رہی
تھی۔ کام میں دلچسپی لے رہی تھی۔

وہ ... پانی غذا پر گزارہ کر رہی تھی۔ ... اس کی
والدہ نے بتایا کہ

''وہ اپنی عمر سے کم معلوم ہوتی ہے ... میں شاید ... تھیں۔ مریضہ
کو دیکھیں تو بچپن میں نظر آتے۔ ہومیوپیتھی نے کمال کر دیا ہے''

ہاں اب یہ ثابت ہو چکا کہ ذہنی امراض میں ہومیوپیتھی کا ... علاج میں ... ہاں
۲ سال کی مدت نہیں تھی جس طرح کہ بادشاہ نے علاج میں کی

ایک رپورٹ سے واضح ہو کہ ... سال ... ہومیوپیتھی ...

اعصابی تکالیف

لوگ ڈاکٹر کے پاس کس وقت جاتے ہیں؟

عام طور پر درد کی وجہ سے وہ ڈاکٹر سے رجوع کرتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ درد فوری
طور پر ختم ہو جائے۔ مگر بدقسمتی یہ ہے کہ کئی سال سے خود علاج کا رجحان چل رہا ہے ... اور
مغرب میں یہ مزاج بن گیا ہے۔ کیفیت یہ ہو گئی ہے کہ درد سے تنگ آ کر کوئی فزیشن کے پاس
نہیں جاتا۔ وجہ یہ ہے کہ ہر کوئی مقبول عام دوائی یا میڈیکل سٹور سے ... کا کوئی مرکب درد
ختم کرنے کے لئے لینے کا عادی ہوتا ہے۔ اس طرح درد کا سبب معلوم نہیں ہوتا، درد کو دبایا جاتا ہے
اور حقیقی بیماری جو درد کا سبب ہے بغیر روک ٹوک پرورش پاتی رہتی ہے۔ سالہا سال کی دواؤں کے
استعمال ... کے بعد جب صورت حال قابو سے باہر ہو جاتی ہے تو مریض ڈاکٹر کے پاس جاتا
ہے۔ اس وقت تک مرض جڑ پکڑ لیتا ہے۔

ڈاکٹر کے پاس جانے کی دوسری وجہ کمزوری اور کمزوری کا احساس ہے ... وقت میں
... ختم کرنا مشکل ہے۔ ...

1

ہے۔ گردوپیش کے حالات میں شگوفوں کو چکریوں کی چند فوری ملاقات
ہے۔ ضروری ہے اور چیخ کے بارے میں پانی ہوں ہے۔ اس میں سے کچھ لوگ سب
میں کا جگہ کا میں واقعہ [illegible] واقعی کا شعور [illegible] ہیں کہ [illegible]
مختلف جگہیں ہے۔ تقریباً صرف بچے سے دیوار آگئی جب شدید چوٹ لگی [illegible]
[illegible] کو محسوس ہو گا۔

ایک ترید کو پچھلے اور 30 وقت میں تبدیلی [illegible] کی [illegible]
کی [illegible] میں [illegible] رہتی تھی۔ [illegible] کی طرف توجہ دینے کی ضرورت تھی [illegible]
اپنے اندر [illegible] کے بعد [illegible] دیکھتے رہے۔ آہستہ آہستہ تبدیلی آنے لگی [illegible]
پڑھتے ہوئے ہیں۔ [illegible] اب وہ تھوڑے وقت میں زیادہ کام کرنے لگی۔ پہلے [illegible]
باری میں بھی تبدیلی شروع ہوئی۔ حرکات میں خاموشی اور سکون پیدا ہو گیا۔ تعلقات میں کوئی
فرق بھی نہیں تھی اس کو دیکھنے والے بھی تبدیلی محسوس کرتے۔ آپ نے میری کتنی وقت
بعد [illegible] ملازمہ رکھ لی ہے؟ وہ مشکل سے مانتے تھے کہ یہ پرانی لڑکی ہے اب کام
بھی بہتر ہونے لگا۔ [illegible] کی [illegible] مہینے مہینے بعد [illegible] جنگ کے دوران [illegible]
فروری ۱۹۴۶ء میں [illegible] نے اپنے اچھے ہونے کی رپورٹ دی۔

ہر شخص کا پورا مزاج صحیح دوائی سے تبدیل ہو جاتا ہے۔ [illegible] کیفیت
[illegible] سکتی ہے۔ [illegible] میں بہت سی مشکلات ہیں۔ پہلی مشکل تو مریض کی ذات ہے۔ [illegible]
ہیں جو آپ آپ کو جانتے ہیں۔ ایک یونانی فلاسفر اپنے شاگردوں سے کہا کرتے تھے

"آدمی اپنے آپ کو جانتا ہے"

اپنے آپ کا علم حاصل کرنے کے بعد اسے درست کریں، اس کے ساتھ رہیں، اپنے آپ کو
[illegible] تربیت کریں اور عقل و بصیرت میں پختگی اختیار کریں۔ اگر ایک شخص اپنے آپ کو
جو اپنا مزاج کو نہیں سمجھتا، اپنی پسند و ناپسند کو محسوس نہیں کرتا، وہ بعض کام غلط طریقے سے
کرتا ہے۔ آپ کو جاننا چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو کیسے تبدیل کر سکتا ہے۔ ہم کیسے [illegible]
[illegible] سے [illegible] خطوط پر سوچتے ہیں۔ لوگوں کو سوچنے کا سلیقہ سکھاتے ہیں۔ اس طرح
[illegible] کا سبب معلوم ہوتا ہے مگر وہ بہت زیادہ آگے نہیں جاتے۔ وہ صرف الفاظ [illegible]
[illegible] محدود رہتے ہیں۔ میرے خیال میں جو پیچھے زیادہ گہرائی میں جاتا ہے۔ وہ [illegible] کا
معلوم کرتا ہے۔ [illegible] مریض [illegible] اس کے بعد [illegible] ہوتے ہیں [illegible] مقدار [illegible]
[illegible] میں [illegible] میں [illegible] صحت مند شخص [illegible] زمانی [illegible] پر بہت [illegible] ہوئے [illegible]

تھیں جس وقت صحت کی حالت میں تھے۔ ہومیو معالج خوب جانتا ہے کہ دوا جو علامات پیدا کرتی ہے کسی مریض میں وہ علامات موجود ہوں تو یہی دوائی ان علامات کو دور کرتی ہے۔ وہ اس بات پر تو یقین رکھتا ہے کہ وہ علامات سے بعض نتیجوں کو پہنچتا ہے اور ان کو سامنے رکھ کر نقصان پیش گوئی کر سکتا ہے۔ اس میں وقت لگ سکتا ہے خاص طور پر وہ مریض جو سالہا سال سے بیمار ہوں اور اپنے آپ کو ٹھیک بھی سمجھتے ہوں۔

دوسری مشکل یہ ہے کہ مریض سے تمام علامات لینے کے بعد ان کو کسی ایک دوائی میں تلاش کرنا ہوتا ہے۔ تاکہ ایک دوائی مریض کے لئے موزوں ثابت ہو سکے۔ معالج کے علم اور مطالعہ کی وسعت پر منحصر ہے کیونکہ سینکڑوں دواؤں میں سے دوا منتخب کرنا ہوتی ہے۔ بعض دوائیں مشابہ ہوتی ہیں، بعض زیادہ مشابہ۔ مشابہ ترین دوائی کا انتخاب قریباً ناممکن ہے عام طور پر مشابہ تر دوائی پر گزارا کرنا ہوتا ہے۔ بعض اوقات مشکل پیش آتی ہے، یہ دوائیں کام کرتی ہیں ان کو بدل بدل کر استعمال کرایا جاتا ہے۔ انگلینڈ اور یورپی ممالک میں یہ طریقہ کامیابی سے چل رہا ہے۔ ان سے شاندار معجزے سرانجام دیئے جا رہے ہیں

آج یہ مسئلہ بھی بہت اہم ہے کہ ولایتی نسخے، ٹیکے اتنے زیادہ ہیں اور مزمن امراض اتنے پیچیدہ ہوتے ہیں اور وہ نسل در نسل منتقل ہو رہے ہیں کہ حادثاتی اور موروثی امراض کو غلط علاج سے خراب کر دیا جاتا ہے۔ ہومیو معالج کو ان تمام پہلوؤں کا لحاظ رکھ کر علاج کرنا پڑتا ہے

لیکن ہومیو معالج دوسرے طریقہ علاج کے مقابلہ پر اس صورت حال پر قابو پانے کے لئے بہتر پوزیشن میں ہے۔ وہ ایک قانون شفا کی پیروی کرتا ہے۔ نئے علاج [illegible] ہیں وہ دی گئی ہیں جو تجربہ گاہ میں حیوانی رحم سے آزمائی نہیں گئیں بلکہ ان کا ثبوت [illegible] میں ہوا [illegible] صحتمند انسانوں پر آزمائی گئی ہیں۔ [illegible] جب تو ان کے اثرات محسوس کئے جاتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ دوائیں طاقت [illegible] اور شفا کے حساب سے مریض [illegible] اور [illegible] سے [illegible]

نفسیاتی مریض کا ایک اور کیس

یہ چالیس پینتالیس سال کی خاتون تھی۔ پیشہ کے لحاظ سے نرس تھی۔ بیس سال قبل ایک ذہنی مریض کے کیس میں اس نے میری معاونت کی تھی۔ درمیانی عرصہ میں وہ وطن سے باہر رہی اب [illegible] میں واپس لندن آئی۔ ۱۹۲۹ء میں اسے رحم کی رسولی اور اپینڈیسائٹس کی تکلیف تھی دونوں کے آپریشن ہوئے۔ اس کے بعد اسے کبھی پیٹ درد سے نجات نہ ملی۔ [illegible]

نوعیت خصوصی تھی۔ یہ درد ماہواری کے ایام میں شروع ہوتا ... ماہواری کے بعد یہ [illegible]
ہوتی۔ قیص میں ناقابل ... اسے حسب ... تکلیف ہو جاتا تھا ... سے [illegible]
دردی ماہانہ ... سے مریضہ کو ... اور ... پڑتا تھا۔ اس وجہ سے ... تکلیف [illegible]
پڑتا تھا۔ اسے مشورہ دیا گیا ... تو وہ درد برداشت ... سے یہ ... سے ... [illegible]
تکلیف کا سبب معلوم کرے۔ یہ تکلیف پچھلے آپریشن کے بعد ہی سے شروع ہوئی۔ [illegible]
میں اس کا کافی زیادہ خرچ ہو چکا تھا۔ اس وجہ سے اب وہ سرجن کے پاس جانے کی ہمت [illegible]
تھی۔ سابقہ آپریشن کے ایک سال تک وہ بیکار رہی۔ وہ چونکہ ایک معقول ملازمت پر تھی [illegible]
ضائع نہیں کرنا چاہتی تھی۔ چونکہ اسے بار بار تکلیف ہوتی جس سے اس کی صحت [illegible]
طرح متاثر تھے۔ وہ بوڑھی معلوم ہوتی، بہت دبلی اور ... اس کا رنگ پیلا ... [illegible]
نا ستری تھا۔

بیس سال بعد سے میں نے مستقل ہی سے پوچھا۔ وہ ہشاش بشاش، خوش [illegible]
بڑی تھی مگر اب وہ قابل رحم ادھیڑ عمر کی خاتون تھی۔ اب اتنی کمزور ہو گئی تھی کہ چلتے ہوئے [illegible]
دباؤ محسوس کرتی، پیشاب کے دوران درد ہوتا، لہذا وہ ... سے خائف رہتی۔

پیشاب کے دوران درد میں شدت ہو جاتی ... پیٹ سے دونوں جانب ... [illegible]
جاتی۔ پیشاب کی حاجت کے وقت بھی درد میں شدت ہوتی ... پیچیش ہو چکی تھی۔ [illegible]
آپریشن بھی ہو چکا۔ تین قطعی علامات تھوجا کی جانب رہنمائی کرتی تھیں۔ لہٰذا تھوجا تجویز کی گئی۔

ایک ماہ بعد دیکھا گیا۔ ماہواری پندرہ روز دیر سے ہوئی۔ اس کی نیند بہتر ہوئی [illegible]
محسوس کرتی تھی۔ تمازت میں بھی کمی ہوئی۔ گذشتہ روز اسے طویل مسافت پیدل کرنا پڑی [illegible]
کوئی تکلیف نہ ہوئی۔ پیٹ میں درد بھی نہ ہوا۔ تھوجا دوبارہ دی گئی اور اس کے بعد پلاسیبو [illegible]
کر دی گئی۔

تین ہفتے بعد دیکھا۔ ڈیوٹی کے دوران ایک بھاری بوجھ مریضہ کو اٹھانے سے درد [illegible]
ہو گیا۔ میں نے پشت پر مالش کے ساتھ پٹھوں کی تقویت کے لئے ورزش تجویز کی۔ ماہواری [illegible]
زیادتی ختم ہو گئی۔ رحم کی کیفیت بھی ٹھیک تھی۔ آرنیکا-30 پٹھوں پر درد کے لئے تجویز کی گئی۔ وہ [illegible]
بعد اس کی حالت بالکل ٹھیک تھی۔ پلسٹیلا-12 تین بار دن میں جاری رکھی گئی۔ چونکہ وہ [illegible]
والے کو پسند کرتی تھی، چکنائی سے حساس ہوتی، جلد ہی رونے لگ جاتی ... [illegible]
رکھا ہوا تھا۔ پیٹ میں درد ختم ہو گیا۔ یہ درد دو سال پہلے آپریشن سے شروع ہوا۔

[illegible]

[illegible]

(XXVIII)

دواؤں میں کیا چیز شفا دیتی ہے؟

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

انفلوئنزا کی وبا میں ایلوپیتھک علاج میں چالیس مریض موت کے منہ میں گئے۔ یہ جدید سائنسی طریق علاج کی کارکردگی ہے۔ اس کے برعکس ہومیو علاج میں موت کی شرح ایک فی صد رہی۔ دونوں طریقہ ہائے علاج میں شرح موت کا فرق ۳۹ فی صد کا ہے۔ یہ فرق ہومیو علاج کے حق میں ہے اور پھر اس طریقہ علاج کو حقیر جانا جاتا ہے۔ یقیناً اس رویہ کا خیال بھی یہی ہو گا کہ تعصب کے باوجود ہومیوپیتھی مضبوط ہو رہی ہے اور ایلوپیتھی اسے پچھاڑنے میں ناکام ہے۔ حالانکہ ایلوپیتھی کی بنیاد اس بات پر ہے کہ مخصوص بیماری پر ہے۔ ہر مرض کے لئے مخصوص دوائی۔ مخصوص دواؤں کو ہسپتالوں میں مریضوں پر وسیع پیمانے پر آزمایا جاتا ہے۔ اس نظریے کے مطابق یہ کافی نہیں کہ ایک مریض ایک خاص دوائی یا دوا کے بغیر بھی شفا پا جائے۔ اس طرح سائنسی طریقہ یہ ہے کہ کوئی مخصوص دوا ایک مرض میں مبتلا پچاس یا سو مریضوں کو دی جائے۔ اسی طرح اس مرض میں مریضوں کو جو دوا کے بغیر رہیں ان کو قدرت کے سپرد کریں اور ان کا بھی ریکارڈ رکھا جائے۔ پھر نتائج کا تقابل کیا جائے۔ اگر دوا کافی مریضوں کو شفا دینے میں کامیاب ہو جائے تو اسے اس مرض کی مخصوص دوا قرار دیا جاتا ہے۔ اس طرح کثرت مشاہدہ کے اس طریقہ سے مرکری (پارے) کو آتشک کی مخصوص دوا خیال کیا جاتا ہے۔ پھر پروفیسر ایرلچ نے مرکری کی جگہ سالورسان کو دے دی۔ سالورسان کی قلت کی وجہ سے دوسرے کیمیکلز کا تجربہ کیا گیا۔ اس طرح بیماریوں سے بہت سے معذور افراد مزید کمزور ہو چکے تھے۔ ان حالات میں دواؤں کے شفائیہ اثرات کا تعین کرنے کا طریقہ بالکل غلط ہے۔ ہر دوا کو صحت مند افراد پر آزمایا جانا چاہیے۔

ہومیو معالجین نے بانی مسلک کی پیروی کرتے ہوئے یہ ثابت کیا ہے کہ مخصوص مرض کے مخصوص دوائیں نہیں ہو سکتیں۔ مخصوص دوائی مخصوص مریض کے لئے ہوگی۔ وہ مریض جو آپ کے سامنے علاج کے لئے موجود ہے۔ دوا کا اثر پہلے پہل صحت مند افراد پر متعین کیا گیا ہے۔ یہ سادہ سا اصول ہے۔ مریضوں پر کثرت تجربہ کی مدد سے دوا کا اثر معلوم کرنا جب کہ دوا کے اثرات کا دائرہ غیر معلوم ہو اس کے برعکس مریض کو ایسی دوا کا دینا جس کے اثرات پہلے سے متعین ہوں، مطالعہ میں آ چکے ہوں۔ یہ دو مختلف طریقے ہیں۔ پہلے طریقے کو سائنسی کہا جاتا ہے مگر سوال یہ ہے کہ اس سے مریض دوا سے حساس ہو سکتا ہے، یا دوا سے بالکل ہی کوئی اثر قبول نہیں کرتا۔ کوئی نہیں جانتا جب تک دوا نہ لی جائے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ دوا کی گہرائی اور گیرائی کس قدر ہوگی۔ اس کے منفی اور ثانوی اثرات کیا ہوں گے۔ اس سے کیا پیچیدگیاں پیدا ہوں گی۔ کوئی ان کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا۔

مثال کے طور پر سلفونامائڈز سے نمونیا کے کیسوں میں شرح موت میں کمی ہوئی مگر ایسے امراض کی فہرست بڑھتی جا رہی ہے۔ جن میں مریض کی دواؤں سے حساسیت پہلے سے

ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہے کہ خون میں اس دوا کا وقتی طور پر تجزیہ کیا جاتا ہے۔ یہ تجزیہ بیان
پندرہ دن تک پھیلا ہوا ہے۔ اتنے طویل عرصہ تک دوا کو استعمال کرنے کے بعد ہی مستقل
دیا جاتا ہے۔ میں مریض کے طور پر دوا کو اپنے اوپر تجربہ کرنے کی جرأت نہیں دوا کے
برعکس میں ہومیوپیتھی طریقہ کو ترجیح دوں گی۔ جس سے وقتی منفی اثرات میں اور نئی تبدیلیاں
پیدا کرتا ہے

دوا میں شفابخش چیز کیا ہے؟

دراصل دوا میں شفابخشی اس اصول کی مرہون منت ہے۔ یہ اصول علاج کا پہلا ہے۔
پروفیسر بیکارڈ کی کلینک میں علاج کے دوا کے اثرات کو تسلیم نہیں کرتے ہیں۔ مگر میں ان سے
اختلاف رکھتی ہوں۔ وہ شفا جو مختلف کیسوں میں ایک خاص اصول کے تحت کئے گئے علاج سے
سامنے آتی ہے اس کو تسلیم کیا جانا چاہیے۔ آپ کو علاج کے اس ثمرات کا علم ہونا چاہیے۔

میں یہاں بات واضح کرنے کے لئے ان کیسوں کا ذکر کروں گی جن میں ایلوپیتھی دوا ناکام
ہوئی اور ہومیوپیتھی علاج کے اصولی علاج سے مریض صحت یاب ہوئے۔

1

مقامی ڈاکٹر نے دل کے ایک بیمار مریض کو ہومیو علاج کے لئے بھیجا۔ جسے دل کی
تشخیص میں شک ہونے کے علاوہ اسے چھ ہفتے کیلئے مکمل آرام کا مشورہ تھا۔ آرام کا یہ مشورہ مریض
کے لئے کسی صورت قابل عمل نہیں تھا۔ چنانچہ مریض کی درخواست پر اسے ہومیو علاج کے لئے بھیج
دیا گیا۔

یہ مریض تیس سالہ نوجوان تھا۔ گیارہ سال کی عمر سے وہ سکول نہ جا سکا۔ اس نے یہ عرصہ
زیادہ تر بستر میں گزارا۔ گرنے سے اس کی ریڑھ کی ہڈی ٹیڑھی ہو گئی تھی۔ سترہ سال کی عمر میں
اسے جوڑوں کا بخار ہوا۔ پندرہ ہفتے بستر میں رہنے کے بعد وہ عارضہ قلب میں مبتلا ہو گیا۔ جس
سے وہ کبھی نجات حاصل نہ کر سکا۔ اس نے ہلکے پھلکے کام کے مگر ان کو بھی وہ زیادہ عرصہ تک جاری
نہ رکھ سکا۔ اکثر اوقات اسے رخصت لینا پڑتی یا کام کے لئے چلنے کے بجائے رینگنا پڑتا۔

وہ ہمیشہ غنودگی میں رہتا۔ جب رات کو کام سے واپس آتا تو کرسی میں تھکن سے نڈھال
ہو کر گر پڑتا۔ جوڑوں سے متعلقہ علامات بھی تک نمایاں تھیں۔ تبدیلی موسم میں تکلیف میں شدت
بارش سے پہلے ہمیشہ شدت، پھنسیاں بار بار نکلتیں، پشت اور سینے پر مہاسے اور پیپ دار
پھنسیاں پورے جسم پر موجود تھیں۔ کان کی لو کے پیچھے خراشیں اور زخم جس سے مواد خارج ہوتا
رہتا۔ ایک مدت سے اس کی دائیں کان کی سماعت ختم تھی۔ گھڑی کی آواز قریب سے بھی سن نہیں
سکتا تھا۔ سانس کی تنگی، سیڑھیاں چڑھتے ہوئے سانس پھول جاتا اور سانس درست ہونے میں

کئی منٹ تک جاتے۔ دو دو راتیں سو بھی نہیں سکتا تھا۔ جب ملنے آتا تو اس کا دم گھٹنے لگتا۔
کمزوری، پیٹ میں چبھن، وقفہ سے چھینکیں بند ہو جاتیں۔ پسینہ [illegible] اور دل سے ساتویں پسلی
تک دھڑکنیں انتہائی تیز۔ بلڈ پریشر 150/100۔ اس سے پہلے جو نبض [illegible] باقاعدہ، نبض کی رفتار
[illegible] جلد [illegible] اور [illegible] عام طور پر مرطوب موسم میں [illegible] اور
تبدیلی موسم گرم موسم میں شدید، پیاز سے شدت، چربی غذا سے شدت، ڈرانے کے خواب جو
بیداری کا سبب بنتے، جس میں ایک بار وہمی تشخیص ہوئی۔

ان علامات پر میں نے دوائی تجویز کی۔ پہلے تو جوڑوں سے [illegible] کی [illegible]
عام طور پر [illegible] زہریلے اثرات کی وجہ سے ہوتا ہے۔ میں نے سوچا کہ سب سے پہلے ان
کے بد اثرات دور کیے جائیں۔ چنانچہ [illegible] 200 کی ایک خوراک دی [illegible] خوراک کی
[illegible] تھی۔ اور فرق پڑ جائے تو دوائی کی خوراکوں کا درمیانی وقفہ بڑھا دیا جائے۔ [illegible] درمیانی
وقفہ [illegible] 6 [illegible] تین بار [illegible] علامات بھی [illegible] تھیں۔ پیاز سے شدت
چربی [illegible] ڈرانے کے خواب [illegible] سے شدت [illegible] تھیں۔ [illegible] کے بعد
200 [illegible] ہدایت کی گئی [illegible] جب [illegible] میں کوئی غیر معمولی تکلیف ہو
یا ضرورت کے مطابق رابطہ کر سکتی ہے۔

چھ ماہ تک دوبارہ مریض کو آنے کی ضرورت نہ ہوئی۔ چھ ماہ کے علاج کے بعد اس کے
وزن میں چودہ پونڈ اضافہ ہوا۔ وہ انفلوئنزا کے حملے کے باوجود بہت کم محسوس کر رہا تھا۔ [illegible] کی
مکمل ختم ہوئی۔ سیڑھیاں چڑھنے پر بھی سانس نہیں پھولتا تھا۔ اب وہ [illegible] چار [illegible] سکتا
تھا۔ [illegible] کام کا بوجھ کافی بہتر تھا۔ [illegible] لوگوں کی گفتگو کی جانب رخ [illegible] بغیر [illegible]
[illegible] تھوڑی [illegible] فاصلہ پر [illegible] سکتا تھا۔ جوڑوں کی تکلیف بھی کافی بہتر تھیں۔
کمزوری اور پیٹ میں چبھن بھی ٹھیک تھی۔ نیند بہت اچھی رہی۔ نیند میں تکلیف نہیں تھی۔ کانوں
سے [illegible] ختم ہو گئے۔ جلد جو ایک مدت سے کام نہیں کر رہی تھی اب ٹھیک ہو گئی۔ جلد میں سے بہت
گندگیاں خارج ہو چکی تھیں۔

وہ تین ماہ سے کام پر باقاعدگی سے جا رہا تھا۔ اس دوران ایک دن کی رخصت بھی
نہیں لی۔ کام سے واپسی پر وہ خود کو نڈھال محسوس نہیں کرتا تھا۔ اب وہ [illegible] کرسی میں سو
[illegible] معمول جاتا رہا۔ اب وہ مزاج کے لحاظ سے چڑچڑا بھی نہیں رہا۔ دل کی دھڑکنیں بھی معمول
پر تھیں۔ [illegible] کے تمام معمولات نارمل۔ دل کے متعلق؟ وہ پہلے سے جسم میں کافی کم تھا۔ نبض
مضبوط اور باقاعدہ۔ دل کے [illegible] اور پھیپھڑوں سے پیدا ہونے والی [illegible] کم [illegible] بلڈ پریشر
[illegible] کان سے [illegible] میں تھوڑی سی خرابی باقی تھی۔ یہ شدید [illegible] تھا۔

تقریباً دس سال پہلے دل کی تکلیف شروع ہوئی اور اس کے بعد شریانی مرض
ڈاکٹروں نے اسے بتایا کہ وہ کبھی مکمل طور پر ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ معمول کا کام شروع کرنے سے پہلے
اسے کم سے کم چھ ماہ سے زیادہ آرام چاہیے مگر وہ مریض تین ماہ بعد ہی اپنے کام پر باقاعدہ جانے لگا اور
ہمیشہ سے سخت کام کر سکتا تھا۔ میں خود بھی اس نتیجہ پر حیران تھی۔ دل کے والو کی خرابی ہوتے ہوئے بھی
بے حد تیزی کے ساتھ ٹھیک ہو گئی۔ جس نے اس شخص کو کئی سال سے معذور کر رکھا تھا۔ ذیا
بیطس اور دل کی دوسری دواؤں نے اس کی کوئی مدد نہ کی۔

ہومیو علاج دل کے مرض کو اہمیت دیے بغیر شروع کیا گیا۔ مریض کی مجموعی ذہنی اور جسمانی
علامات کو لیا گیا۔ زہر کے اثرات دور کرنے کے لئے چھوٹی چھوٹی خوراکوں سے دوائی دی گئی۔
نو سوڈ یا معمول زہر کے اثرات ختم کرنے کے مقصد سے دوا کا راستہ صاف کر دیتی ہے۔ تھوجا سے علاج کیا گیا
جو اصول کارفرما تھا اس کے تحت یہ شخص صحت یاب ہوا۔

مروجہ طریقہ علاج جسے سائنٹفک کہا جاتا ہے کے مقابلے پر یہ علاج کا اصول بالکل درست
ثابت ہوا۔ تھوجا صحت مند شخص پر جن علامات کو پیدا کرتی ہے۔ اگر یہ دوائی زیادہ مقدار میں دی جائے
یہی علامات پیدا ہوتی ہیں۔ تبدیلی موسم سے وہ شخص موجود علامات میں شدت محسوس کرے گا۔ نمی
سے شدت، ہمدردی کو ناپسند کرتا ہے۔ تھوجا کے اثرات دیکھنے کے لئے اسے کبھی کسی حیوان پر
آزمایا نہیں جاتا۔ نہ ہی اسے بیماروں پر آزما کر اس کے اثرات معلوم کئے جاتے ہیں۔ جدید
دواؤں کی آزمائش اسی طرح ہی ہوتی ہے۔ پہلے پہل ٹیسٹ ٹیوب میں جیسے یا اور پھر بیماریوں
میں مختلف جانوروں پر اسے آزمایا جاتا ہے اور آخر کار اسے بیماروں پر آزمایا جاتا ہے جو پہلے ہی
کمزور ہو چکے ہوتے ہیں۔

تھوجا بھی کسی حیوان کو دل کے عارضہ میں نہیں دی گئی۔ بلکہ ہم علم الامراض کے
اصولوں کے مطابق دل کے مرض میں بھی نہیں دی جاتی۔ بلاشبہ تھوجا دل کی دوا نہیں مگر اس شخص
کے دل کو یہ دوا درست کرنے کا ذریعہ بنی۔ یہاں تک کہ مریض ٹھیک ہو کر اپنے کام پر جانے لگا۔
اب اس کا کام میں دل خوب لگتا تھا۔ وجہ یہ تھی کہ تھوجا کی علامات مریض میں پائی جاتی تھیں۔
مرضیاتی کیفیت میں کوئی مماثلت نہیں۔ علامات میں مماثلت ہے۔ سانس کی تنگی، تیز دھڑکن
وزن اٹھانے کے ناقابل ہونا، مگر عجیب و غریب اور مخصوص علامات جو اس دوائی کے لئے خاص ہیں
وہ ہیں پیاز سے تکالیف میں شدت، گرنے کے خواب۔ اس مریض کے کیس میں شفا کا
اصول دوا اور مریض کی علامات کی مماثلت ہی تو تھی۔ اس اصول نے خوب کام کیا۔

ہومیو معالج کو ہر نئے مریض پر صفر سے کام شروع کرنا پڑتا ہے۔ اسے مریض سے
آگاہی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کی تمام خصوصیات، عادات، بیسیوں چیزوں کی ضرورت ہوتی

ہے۔ جس کی بنیاد پر اسے دوسروں سے ممتاز کیا جاتا ہے۔ تین ماہ بعد اس کا علاج [illegible]
گیا۔ وہ بغیر وقفے کے ہر کام کر سکتا تھا۔ اسے مزید دوا کی بھی ضرورت نہ تھی۔

2

ایک دوسری مثال جس سے شفا کے اصول کی وضاحت ہوتی ہے۔ [illegible]
کتاب کا اصول بھی واضح ہوتا ہے۔

یہ ۶۳ سالہ شخص، اپنی عمر سے زیادہ بوڑھا نظر آتا، پست قامت، [illegible]
بال [illegible]، گندی اور پیلی جلد، آنکھوں میں پیلاہٹ، [illegible]
میں موٹی اور پھیلی ہوئی، اسی طرح شریانیں بھی موٹی اور پیچدار۔

اس کو بڑی شکایت یہ تھی کہ وہ اچانک نیند میں [illegible]
پر حملہ ایک ہفتہ قبل ہوا۔ وہ دس منٹ تک بے ہوش رہا۔ [illegible]
محسوس کرتا رہا۔ یہ حملہ ایک اقتصادی کانفرنس کے بعد ہوا [illegible]
اس کا بلڈ پریشر ۱۲۰-۱۹۰ تھا۔ عمر کے لحاظ سے بہت زیادہ تھا۔ [illegible]
ہائی بلڈ پریشر ہی تکلیف کا باعث تھا۔ وہ قبض کا مریض تھا۔ [illegible]
سالٹس پینے کا عادی تھا۔ اس نے ۱۹۱۴-۱۸ کی جنگ عظیم میں خدمات [illegible]
[illegible] کی چوٹ تھی۔ [illegible]
[illegible] یہ کئی سال تک رہا۔ اسے آرام نہ [illegible]
[illegible] خون جاری ہوا۔ جس سے اس کے [illegible] بلڈ پریشر کی شدت [illegible]
[illegible] کے لئے کوئی چیز معاون نہیں۔ [illegible]
[illegible] رہتی۔ اس کے بائیں ہاتھ کی درمیانی [illegible]
[illegible] تھی۔ یہ تمام علامات مرضیاتی نوعیت کی ہیں [illegible]
[illegible] وضاحت [illegible] مقصد سے پوچھا گیا تو معلوم ہوا [illegible]
[illegible] یہ بار کامیاب نہیں رہی تھی۔ [illegible]
[illegible] دونوں سے تکلیف میں اضافہ ہوتا، چینی پسند [illegible]
[illegible] بند کرنا برداشت نہیں کر سکتا، [illegible] آسانی سے غصہ آ جاتا ہے۔ [illegible]
[illegible] فلسفی [illegible] تمباکو اور شراب سے مجتنب [illegible] سلفر اور نکس [illegible]
[illegible] قبض [illegible]
[illegible] میں نہایت شوق [illegible] بھی شامل [illegible] 30 [illegible]
[illegible]

تھا- وہ بھی منع کر دی- مختلف ویکسی نیشنز، ٹائفائیڈ، ہیضہ وغیرہ کے لئے ٹیکوں کے توڑ کے لئے تھوجا-30 سے شروع کیا- اس دوران نکس وامیکا کا عمل شروع ہو چکا تھا-

چھ ہفتوں بعد دیکھا تو عام حالت کافی بہتر تھی- جلد، آنکھوں کی زردی میں کمی تھی- نیند کے لئے گر جانے کی کیفیت بھی بہتر تھی- البتہ بلڈ پریشر ۷۰-۱۲۰ تھا- دائیں انگوٹھے کی سوجن کم ہو رہی تھی- درد اور جلن بھی کم تھی- اس نے بتایا کہ وہ کریوزوٹ مکسچر اپنے گلے اور نزلہ کے لئے استعمال کرتی ہے- کیونکہ وہ گائیک ہے- مجھے پہلے اس کا علم نہیں تھا- میں نے یہ مکسچر بند کر دیا اور تھوجا200 ہر روز دس دن تک لینے کی ہدایت کی- نکس وامیکا-30 دن میں تین بار قبض کے لئے جاری رکھنے کو کہا- اس کا سانس بہت بہتر تھا-

دس ہفتے بعد، نیند کے دو معمولی حملے ہوئے، وگرنہ طبیعت کافی بہتر تھی- آنکھیں صاف تھیں، اتنی زرد نہیں تھیں- میں اس کی ایک بڑھوتری کا ذکر بھول گیا ہوں- یہ آنکھ کی نچلی ابرو پر تھی اور اس کی شکل گوبھی کے پھول جیسی تھی- اس نے اسے کئی سال سے پریشان کر رکھا تھا- تھوجا تجویز کرنے میں یہ بڑھوتری بھی ایک اہم وجہ تھی- یہ بھی کافی نرم اور چھوٹی ہو گئی تھی- وہ اپنے پاؤں بڑے محسوس کرتا تھا مگر اب یہ احساس بھی نہیں تھا کہ پاؤں ہیں بھی یا نہیں- بلڈ پریشر ۸۰-۱۲۰، تھوجا- 1m ہر دس روز بعد ایک خوراک- نکس وامیکا-30 بدستور- بائیں ٹانسلز میں بہت پیپ تھی- تین ماہ بعد دیکھا- اس دوران ایک ہلکا سا حملہ نیند کا ہوا- دو تین ہفتے پہلے نزلے کی معمولی سی شکایت، سامنے کی شریانیں اب نمایاں نہیں تھیں- حیض ختم ہوا، البتہ سردی اب بھی جلد ہی لگ جاتی تھی- انگوٹھا ٹھیک ہو گیا- نظر بہتر ہو رہی تھی- بائیں ہاتھ کی انگلی اب اتنی سخت نہیں تھی، آنکھیں اور جلد صاف، یرقان ختم ہو گیا- انگلیوں کا کھچاؤ ختم ہو گیا، بلڈ پریشر ۷۰-۱۲۰ تھوجا 10m- صرف ایک خوراک-

مزید تین ماہ بعد دیکھا- کوئی علامت ظاہر نہ ہوئی- درمیانی انگلی کی حرکت بند ہو جاتی تھی، اب اسے آسانی سے حرکت دی جا سکتی تھی- گانٹھ کا بڑھاؤ ختم ہو گیا- انگلیوں کا کھچاؤ دو سال سے بڑھتا جا رہا تھا بالکل ختم ہو گیا- بلڈ پریشر ۱۰۰-۱۶۰- اب وہ پہلے سے زیادہ جوان نظر آتا تھا- یرقان ختم ہو گیا- بال مضبوط ہو گئے اور ان کا رنگ بھی کم خاکستری تھا- بائیں آنکھ کی بڑھوتری کم ہو رہی تھی- خون کی وریدوں کی موٹائی بھی ٹھیک تھی- تھوجا10m

اس شخص کا دس ماہ علاج ہوا- نارکولیپسی، ہائی بلڈ پریشر، پاؤں کے انگوٹھے کی سوزش، انگلیوں کا کھچاؤ اور جڑاؤ، پرانا نزلہ، غرض وہ مجموعہ تھا امراض کا- اس کے علاج میں کسی علامت کو مقامی طور پر نہیں لیا گیا- نہ ہی کسی مرض کو مرض کے طور پر علاج کیا گیا- اس کی مجموعی علامات پر سب سے پہلے نکس وامیکا کے ذریعے پچھلی ادویات کے اثرات زائل کئے- تھوجا ویکسی نیشن کے

بداثرات دور کرنے کے لئے دی گئی- جونہی یہ اثرات دور ہو گئے تمام تکالیف خود بخود ایک خاص ترتیب سے دور ہو گئیں-

نکس وامیکا اور تھوجا آزمائی ہوئی دوائیں ہیں- ان کی آزمائش صحت مند افراد پر ہوئی ہے- ان دواؤں کی متعدد علامات موجودہ مریض سے مشابہہ تھیں- سب سے سنجیدہ تکلیف بلڈ پریشر اور خون کی نالیوں کی موٹائی تھی-

ایک لڑکا ساڑھے تین سال کا، جون ۱۹۴۳ء میں مقامی میڈیکل سکول میں علاج کیا گیا- اسے ہفتے میں تین بار ناک سے خون جاری ہو جاتا- اس سے وہ نڈھال ہو جاتا- اس کے خون میں سرخ ذرات کم ہو جاتے- اس کی حالت دن بدن خراب ہوتی جا رہی تھی- اس وجہ سے اس کے والدین بہت پریشان تھے- اس کی والدہ کو یاد آیا کہ وہ خود اپنے بچپن میں کمی خون میں مبتلا ہوئی تھی- جس کے لئے ایک فری ڈسپنسری کی ایک خاتون ڈاکٹر سے علاج کروایا تھا- لہٰذا وہ اسی کلینک میں پہنچ گئی- اسے مایوسی کا سامنا نہیں کرنا پڑا-

معلوم ہوا کہ لڑکے کو خناق سے بچاؤ کی ویکسی نیشن جنوری میں دی گئی- تین ہفتے بعد ناک سے خون جاری ہوا- کسی نے ان دونوں واقعات میں باہم تعلق نہ جوڑا- اسے ڈفتھیریم 30 دی گئی- یہ ۲۹ جون ۱۹۴۳ء کی بات ہے- ۲۶ جولائی تک ہفتہ وار چار خوراکیں دی گئیں- اس کا وزن ۲۹ پونڈ تھا- سات ہفتے بعد ۱۷ اگست کو اس کا وزن میں ڈیڑھ پونڈ کا اضافہ ہو چکا تھا- اس عمر میں اوسط اضافہ تین ماہ میں ایک پونڈ ہے- اسے ناک سے خون نہ آیا- اس کی بھوک خوب رہی- وہ توانا اور خوش باش تھا، نیند خوب رہی، اس کا رنگ بھی بہتر ہوا، کمی خون درست ہو گئی- ہومیوپیتھی نے سات ہفتوں میں وہ نتائج حاصل کر لئے جو ایلوپیتھی کے معروف سپشلسٹ لندن کے وسط میں رہتے ہوئے پانچ ماہ میں بھی حاصل نہ کر سکے-

آیئے ہم اب پیٹ کے علاج میں دونوں طریق ہائے علاج کا مقابلہ کریں- چھوٹے بچوں میں چکنائی ہضم نہ کرنے کی وجہ سے بچے شدید کمزوری کا شکار ہوتے ہیں- اس کے نتیجہ میں پیٹ کے شدید حملے ہوئے- میں چھ ایسے کیسوں کو جانتی ہوں- چار کیس تازہ اور دو کافی پرانے ہیں- چار میں مروجہ علاج میں مریض موت کا شکار ہوئے- جب کہ چھٹا بچہ بیس ماہ تک ہسپتال میں زیرِ علاج رہنے کے بعد میرے پاس آیا- وہ اس وقت قریب المرگ تھا- ہومیو علاج کے ذریعے یہ بچہ ایک ہفتہ میں بہتری کے آثار دینے لگا- تین ماہ کے علاج سے اس نے ۸ پونڈ وزن حاصل کیا- وہ معمول کی غذا بشمول چکنائی ہضم کرنے لگا-

جب اسے تین ہفتے بعد دیکھا تو اسے پیٹ کے عارضے کے کوئی آثار نہ تھے-

اس کے باوجود اسے اس دوران بخار بھی ہوا لیکن ہمارا کلینک بند تھا، اس وجہ سے بخار

میں اس کا علاج ہسپتال میں کیا گیا- چلڈرن وارڈ کے لوگ اس بچے کی بہتر صحت کی وجہ سے پہچان ہی نہ سکے- حالانکہ وہ ان کے ہاں بیس ماہ تک زیر علاج رہ چکا تھا-

کیا دو طریقہ ہائے علاج کے نتائج میں فرق نہیں ہے؟ ہومیو علاج سے بچہ تیزی سے صحت یاب ہوتا ہے- بغیر تکلیف کے شفا ہوئی ہے- چند ہفتوں میں صحت ہو جاتی ہے- والدین کی کوشش بھی اس میں شامل نہیں تھی- خرچ بھی برائے نام ہوا- کیلوں کے کریڈ بھی لانے نہیں پڑے- مروجہ علاج میں ایسے مریضوں کے لئے کیلوں کی بھرمار کے سوا کوئی اور مداوا نہیں- اس سے مہنگو علاج کرنا پڑتا ہے اور نتائج پھر بھی غیر یقینی ہوتے ہیں-

ہومیوپیتھی دلکش نہیں؟ یا کم از کم دوائیں دلکش نہیں؟ وہ اتنی چھوٹی چھوٹی گولیوں میں ڈالے جانے والے بے ذائقہ قطروں میں عام آدمی دوائی اثرات ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتا- لیکن جب وہ یہ دیکھتا ہے کہ سال ہا سال سے وہ بیمار ہے، اسے پروفیسر آف میڈیسن نے نامرگ لا علاج قرار دے دیا اور اس کے بعد اسے شفا ہوگئی ہے تو اسے ہومیوپیتھی کے جادو کو تسلیم کرنا پڑتا ہے-

یہ فسوں یا جادو نہیں مگر یہ میجک ہے- یہ لفظ کے حقیقی معنوں میں درست ہے- یہ اعلیٰ تر عقل ہے- یہ عقل مند اور دانشمند شخص کا علم ہے- جس کے ذریعے یہ معلوم کیا جاتا ہے کہ دوا میں کون سی چیز شفا بخش ہے- جادو جو اس کو ودیعت ہوا ہے اور طاقت ور لہریں کس طرح بیماری کو فرو کرتی ہیں- یہ پہلی بار ہانی من نے دریافت کیا- عظیم سائنسدان، علم کیمیا کا ماہر اور بیماری کا مشاہدہ کرنے والا- اس نے یہ تعلیم دی کہ بیمار کا مشاہدہ دوائیہ علاج کے لئے ضروری ہے- مرض کا سبب اور بیماری کا علاج مریض کو صحت اور بیماری کی دونوں حالتوں میں مطالعہ سے معلوم کیا جاسکتا ہے- اس کے لئے دوا کا صحت مند شخص پر اثرات کا نوٹ کیا جانا بہت ضروری ہے- اس طرح بیمار کو تیزی کے ساتھ صحت کی جانب لایا جاسکتا ہے-

ڈیلفک آریکل نے اپنا فیصلہ دیا،

''آدمی اپنے آپ کو جانتا ہے''

اور پوپ نے اس کی ان الفاظ میں تائید کی،

''انسان کا بیماری اور صحت کی حالت میں مطالعہ ہی علاج کی کلید ہے''

میں اس میں صرف اتنا اضافہ کروں گی کہ

مطالعہ صحت و مرض دونوں حالتوں میں ضروری ہے- اس طرح اعلیٰ تر دانش پر مشتمل ان اصولوں کی تمام میڈیکل کی تعلیم کے اداروں میں تعلیم دی جانی چاہیے اور انہیں ہسپتالوں او یونیورسٹیوں کے مین دروازوں معالجوں کے ڈیسکوں پر بطور راہنما اصول لکھے جانے چاہئیں- یہ الفاظ مستقل طور پر یاد رکھنے چاہئیں-

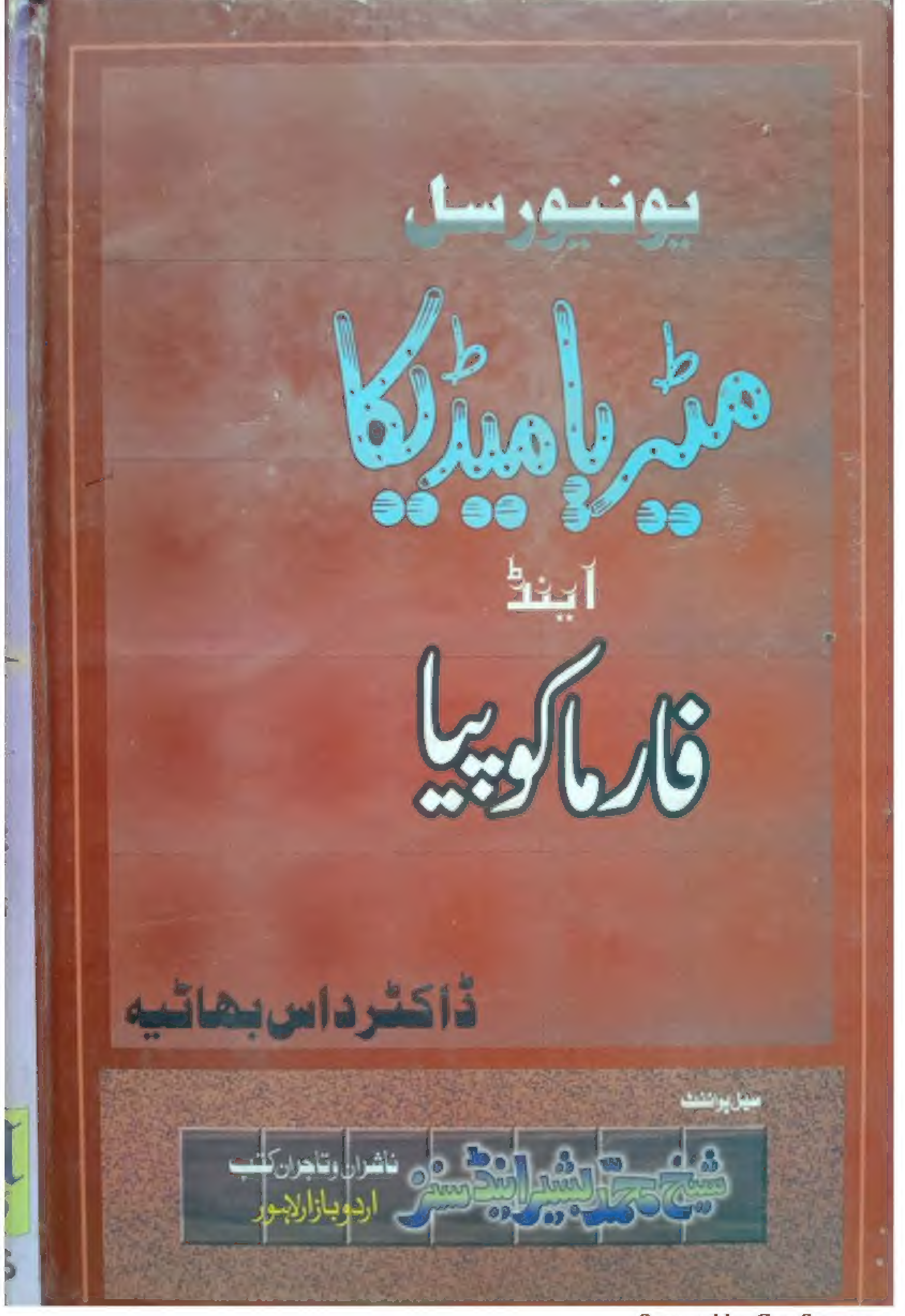
یونیورسل
میٹریا میڈیکا
اینڈ
فارماکوپیا
ڈاکٹر داس بھاٹیہ
سیل پوائنٹ
شیخ محمد بشیر اینڈ سنز
ناشران وتاجران کتب
اردو بازار لاہور